بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

منظر ایلیاء Shia Books PDF

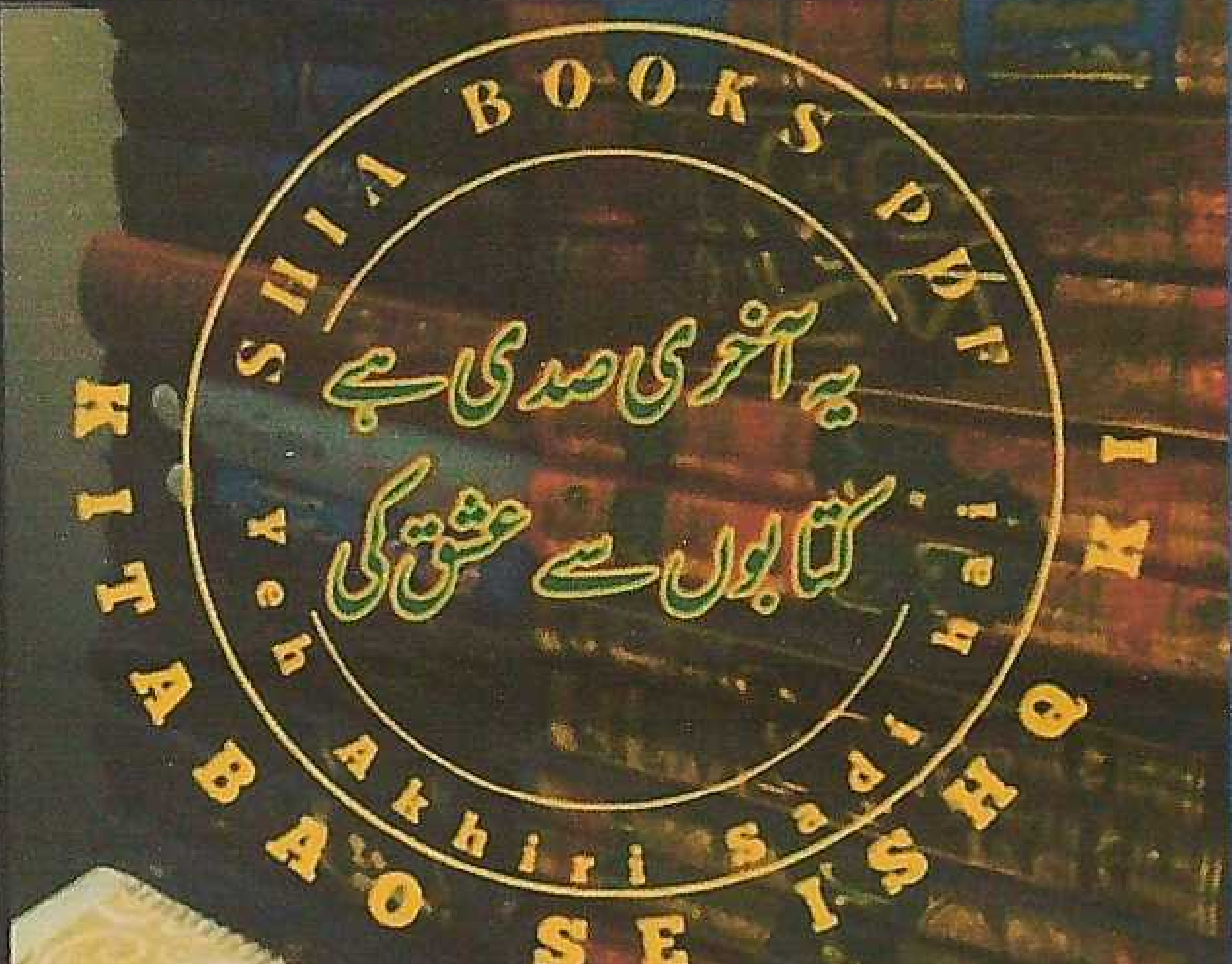

MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

امیرالمومنین علیہ السلام کے معروف
خطبے کی شرح والد صاحب بحارالانوار کے قلم سے

شرح
خطبۃ البیان

تالیف

علامہ محمد تقی مجلسی

المعروف مجلسی اول

ترجمہ

سید فواد حیدر کاظمی

تراب پبلیکیشنز لاہور
042-37112972, 0345-8512972

شرح
خطبۃ البیان

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

مؤلف:۔
علامہ محمد تقی مجلسی

مترجم:۔
سید فواد حیدر کاظمی (فاضل قم)

تُراب پبلیکیشنز لاہور

دکان نمبر 9، گراؤنڈ فلور الوہاب مارکیٹ 38-غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

فون: 042-37112972
0345-8512972
0306-9755612

نوٹ: التماس سورہ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس، ملتان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	شرح خطبۃ البیان
مؤلف	:	علامہ محمد تقی مجلسی
مترجم	:	سید فواد حیدر کاظمی (فاضل قم)
پروف ریڈنگ	:	محمد آصف اصفہانی
ٹائٹل	:	حیدری ویژنز
کمپوزنگ	:	سید وسیم حیدر نقوی، ملتان
سن طباعت	:	جون 2021ء
تعداد	:	1100
ہدیہ	:	=/[redacted] روپے

ملنے کا پتہ

تُرابْ پبلیکیشنز لاہور

دکان نمبر 9، گراؤنڈ فلور الوہاب مارکیٹ 38-غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

فون: 042-37112972 , 0345-8512972 ,0306-9755612
email: molai512@gmail.com , facebook.com/turabpublishers

انتساب

قال امیر المومنین علیہ السلام:

"أنا النقطة، أنا الخط، أنا الخط،
أنا النقطة، أنا النقطة والخط"

(مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲ ص ۴۹)

"یہ کتاب اس نقطے کے نام
جس سے خلق کے ہر خط کا آغاز ہے"

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

قال امیر المومنین علیہ السلام

"اِلٰهی کَفٰی بِی عِزّاً اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْداً، وَ کَفٰی بِی فَخْراً اَنْ تَکُوْنَ لِی رَبّاً، اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ، فَاجْعَلْنِی کَمَا تُحِبُّ ○ إلهی کَیفَ أدعُوكَ وقد عصیتك، و کیف لا أدعوك و قد عرفتك، وحبّك فی قلبی مکین، مددت إلیك یداً بالذنوب مملوّة، و عیناً بالرجاء ممدودة، إلهی أنت مالك العطایا، وأنا أسیر الخطایا، ومن کرم العظماء الرفق بالأُسراء، وأنا أسیر بجرمی مرتهن بعملی"۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1.	انتساب	03
2.	مناجات امیر المومنین علیہ السلام	04
3.	عرض ناشر	10
4.	زندگی نامہ محمد بن تقی مجلسی اصفہانی	14
5.	ولادت	14
6.	صاحب "لؤلؤ البحرین" محمد تقی مجلسی کے بارے میں کہتے ہیں	14
7.	نسب مجلسی اوّل	14
8.	اولاد محمد تقی مجلسی	17
9.	اساتید محمد تقی مجلسی	17
10.	ملا محمد قاسم نطنزی (علامہ مجلسی اوّل کے ماموں)	19
11.	ان کا اساتید کے ساتھ ارتباط	19
12.	تصوف اور عرفان کی جانب ان کا انتساب	20
13.	شاگردان مجلسی اوّل	27

14. شیخ الاسلام اصفہانی 29
15. وفات 29
16. تالیفات 30
17. نکتہ 33
18. دراحوالات مجلسی اوّل 34
19. صورت اجازہ سماع کتاب کافی از محمد تقی مجلسی بہ ملا محمد رضا 39
20. خط محمد تقی مجلسی در حاشیۂ کتاب من لایحضرہ الفقیہ 40
21. منابع وماخذ 41
22. مقدمہ مصحح 44
23. کتاب شناسی "خطبۃ البیان" 44
24. ''خطبۃ البیان'' پر لکھی گئی شروحات 50
25. (۱)۔ ''خلاصۃ الترجمان فی تاویل خطبۃ البیان'' 50
26. (۲)۔ "شرح خطبۃ البیان" (میر اسحاق سوگندی بلخی) 51
27. (۳)۔ "شرح خطبۃ البیان" (میرزا ابوالقاسم بن حسن گیلانی قمی) 51
28. (۴)۔ "شرح وترجمہ خطبۃ البیان" 52
29. آغاز 52
30. انجام 53
31. (۵)۔ "شرح منظوم خطبۃ البیان" 53
32. آغاز 53

33. انجام 53
34. (۶)۔ "معالم التاویل والتبیان فی شرح خطبۃ البیان" 54
35. آغاز 54
36. انجام 54
37. (۷)۔ "شرح خطبۃ البیان" (سید حسین بن سید غیبی) 54
38. (۸)۔ "شرح خطبۃ البیان" (میر سید شریف جرجانی) 55
39. (۹)۔ "شرح وترجمہ خطبۃ البیان" 55
40. آغاز 55
41. انجام 55
42. (۱۰)۔ "خطبۃ البیان وخطبۃ تطنجیہ وشرح آن" (مؤلف ناشناس) 55
43. (۱۱)۔ "شرح خطبۃ البیان فارسی میں اور مؤلف ناشناس" 55
44. (۱۲)۔ "شرح خطبۃ البیان" 56
45. (۱۳)۔ "شرح خطبۃ البیان من کلام علی علیہ التحیہ والرضوان" 56
(لطف علی کافی)
46. (۱۴)۔ مناجات مرتضوی در شرح خطبۃ البیان" (امیر محمد صالح) 56
47. (۱۵)۔ "افتتاح خطبۃ البیان" (فارسی رسالہ شرح خطبۃ البیان) 56
48. (۱۶)۔ (مترجم) ''اسرار ولایت مطلقہ'' 57
(مصنف محمد علی بہمئی رامہرمزی)
49. شرح خطبۃ البیان کی تصحیح اور وہ نسخہ جات جن سے استفادہ کیا گیا 57

50.	اوّل	58
51.	دوم	58
52.	سوم	58
53.	چہارم	59
54.	مجلسی اوّل کی ”شرح خطبۃ البیان“ پر تحقیق	59
55.	منابع وماخذ مقدمہ	62
56.	تصویر ۱۔ صفحۂ آغازین شرح ”خطبۃ البیان“ محمد تقی مجلسی	65
57.	تصویر ۲۔ صفحۂ پایانی شرح ”خطبۃ البیان“ محمد تقی مجلسی	66
58.	تصویر ۳۔ ”خطبۃ البیان“ نسخہ شمارۂ ۱۹۱۸ء	67
59.	تصویر ۴۔ ”خطبۃ البیان“ نسخہ شمارۂ ۴۵۶۵	68
60.	تصویر ۵۔ ”خطبۃ البیان“ نسخہ شمارۂ ۸۱۳۲	69
61.	سبحان من تقدس بجلال ۔۔۔۔۔۔	70
62.	اشعار	71
63.	اشعار	74
64.	متن خطبۃ البیان	76
65.	شرح خطبۃ البیان	99
66.	محبت علی علیہ السلام پر شیخ مفیدؒ کی پانچ وجہیں	119
67.	اوّل	119
68.	دوم	119

69.	سوم	120
70.	چہارم	120
71.	پنجم	122
72.	شرح	127
73.	ادامہ حدیث	128
74.	حدیث نورانیہ امیر المومنین علیہ السلام کی معرفت کی مخصوصی میں	133
75.	شرح	169
76.	شرح	181
77.	شرح	209
78.	بیان کمالات انسان کامل میں	292
79.	نظم	293
80.	قرب حق تعالیٰ میں بیان	300
81.	تفسیر آیۃ ”انا عرضنا السماوات والارض“	302
82.	حدیث قدسی کے بیان میں	304
83.	انسان کے مقامات کے بیان میں	310
84.	باب سوم	314
85.	باب چہارم	316
86.	بتوفیق اللہ تعالیٰ	319
87.	یادداشت	320

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر حمد ہے اس ذات باری کی جس نے صاحب الخلق کو خود سے صادر کیا اور ہر درود اور سلام صاحب الخلق پر جس نے خلق کو خلق کیا۔

شرح کلام امیر المومنین علیہ السلام کلمات اللہ کی مثل ہے جسے سات سمندر سیاہی بن کر اور سات زمینوں کے درخت قلم بن کر بھی تحریر نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا بحر عمیق ہے کہ جس میں غوطہ زن ہونے کی سعادت تو بہت سوں کو حاصل ہوئی مگر کئی میل آگے گزرنے کے بعد بھی انہیں یہی معلوم ہوا کہ اب ابھی وہ سطح پر ہی کھڑے ہیں۔

امیر کائنات علیہ السلام کا اپنا ہی فرمان دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

"کلام الامام امام الکلام۔

"امامؑ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ دراصل امام کا کلام ہے"۔

اب اس کے دو معنی لئے جاسکتے ہیں، ایک یہ کہ کائنات میں جو بھی کلام ہے امیر مومنین علیہ السلام کی زبانِ عصمت سے نکلے ہوئے الفاظ اس پر حجیت رکھتے

ہیں یا تو پھر یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ کلام فقط کلام اللہ ہے اور امیر کائنات علیہ السلام کا کلام اس پر بھی حجیت رکھتا ہے۔ جیسا میدان صفین میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"ھذا کتاب اللہ الصامت، وأنا المعبر عنه، فخذوا بکتاب اللہ الناطق"۔[1]

"نیزوں پر اٹھایا گیا قرآن خاموش قرآن ہے اور میں بولتا ہوا قرآن ہوں"۔

اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کے اس معروف خطبے کہ جس کی شرح آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے جسے "خطبۃ البیان" کہا جاتا ہے، کا ہے۔ جو منبر سلونی پر دیا گیا یہ خطبہ اپنے اندر معارف کے کئی سمندر سمیٹے ہوئے ہے، چاہے وہ لفظ خالق ہو یا لفظ معبود، یہ تمام اصطلاحات جسے عقل بشری سمجھنے سے قاصر ہے، امیر المومنین علیہ السلام کے کلمات میں گو کہ اس خطبہ میں واضح طور پر سننے یا پڑھنے کو ملتی ہیں، دیگر فرامین میں خفی الفاظ میں سامنے آتی ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب کے انتخاب میں بھی ایک حدیث پیش کی گئی ہے۔

جیسا کہ آپ حضرات واقف ہیں یہ خطبہ "نہج البلاغہ" کے مجموعے میں شامل نہیں مگر صاحب "نہج البلاغہ" سید رضی رحمۃ اللہ علیہ کے اس خطبے کو اپنے مجموعے میں شامل نہ کرنا کوئی سند نہیں اور اگر کسی عالم ربانی کے کسی حدیث کو اپنی کتاب میں شامل کرنا ہی سند کی دلیل ہے تو اس سے بڑی سند اس خطبے

۱۔ العمدۃ، ج۳۰ ص۳۳، ۵۵۰

کے لئے اور کوئی نہ ہوگی کہ محمد باقر مجلسی صاحب "بحار الانوار" کے والد محمد تقی مجلسی المعروف مجلسی اوّل نے اس خطبے کی شرح تالیف فرمائی ہے۔

گو کہ ہمارا ایمان ہے کہ مناقب و معارف پر مبنی احادیث کی اسناد دیکھنا محال ہے جب تک کہ وہ قرآن سے نہیں ٹکراتی اور اس خطبے میں ایسا کچھ نہیں جو قرآن کریم جسے امیر کائنات علیہ السلام نے کتاب اللہ صامت کہا ہے، سے ٹکراتی ہو اور اگر ایمان کی کمزوری اس ملکوتی خطبے کی اسناد پر بحث کرنے پر مجبور بھی کرتی ہے تو ہم قارئین سے گزارش کریں گے کہ سبیلِ سکینہ سلام اللہ علیہا کی شائع کردہ کتاب "الخطبة البيان بين الاثبات والرد" کا مطالعہ کریں تا کہ ان کے ان تمام شبہات کا ازالہ ہو سکے۔

قارئین کرام اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ادارہ "تراب پبلشرز" کی ہر آن یہی کوشش رہی کہ ہماری نشریات گفتگو کے آغاز کا باعث بنے، اس لئے ہم نے یہ کتاب جو تین سو سال سے ناپید تھی جس کے متعلق صرف قصوں میں سنا گیا تھا کہ مجلسی اوّل نے اس عظیم خطبے پر کوئی شرح بھی تالیف کی ہے، آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، اسی نیت کے ساتھ کہ اس کتاب کے بعد گفتگو کا آغاز ہوگا اور اس خطبے پر ملت جعفریہ کی ہٹ دھرمی ذرا نرم پڑے گی کہ جب اس ملت کے عظیم علماء اس خطبے کی شرح لکھ سکتے ہیں تو یقیناً وہ اس کی اسناد سے بھی واقف ہیں اور جب علماء اس پر گفتگو کر سکتے ہیں تو عوام اتنی ڈرتی کیوں ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ اس ملت کے کچھ گروہوں نے اس خطبے کو غلو کہہ کر باب بند کر دیا اور اس پر گفتگو ہی نہیں کی؟

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!

بہرحال اس سلسلے میں ہم تہہ دل سے مشکور ہیں عزیزم سید فواد حیدر کاظمی کے کہ انہوں نے یہ کتاب تلاش کی اور پندرہ روز کے قلیل عرصہ میں اس کا ترجمہ فرما کر ہمیں عنایت کیا تا کہ ہم اسے بوقت آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

ہمارا پھر سے قارئین کرام سے یہی اصرار ہے کہ ان موضوعات پر بات ہونی چاہیے۔ یہ مسئلہ غالی و مقصر کا نہیں بلکہ امیر کائنات علیہ السلام کے ایک عظیم خطبے کا ہے جسے غالی و مقصر کی بے تکی جنگ میں دھکیلا گیا اور پھر اسی باعث اس سے صرف نظر کر دیا گیا۔

ان موضوعات پر گفتگو ہونی چاہیے، ان موضوعات پر ابحاث ہونی چاہیے، بس یہی ہمارا مقصد ہے کیونکہ:

بات نکلے گی تو پھر دور تلک جائے گی!

ہماری بارگاہ حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف میں یہ دعا ہے کہ وہ ہمارے مقصد میں ہمارے حامی و ناصر ہوں۔

محتاجِ دعا!
علی ابوتراب خان نوانی
سربراہ، ادارہ تراب پبلی کیشنز

زندگی نامہ محمد بن تقی مجلسی اصفہانی

ولادت:۔

ملا محمد تقی مجلسی بن مقصود علی شاہ اصفہانی عالم عارف فقیہ اور دور صفویہ کے بزرگ علماء فضلاء اور محدثین میں سے ہیں جن کی ولادت ۱۰۰۳ھ میں ہوئی۔ ان کی ولادت کی جگہ مشخص نہیں ہے لیکن احتمال زیادہ یہ ہے کے انہوں نے اصفہان میں ہی آنکھ کھولی ہے۔[1]

(۱)۔صاحب "لؤلؤ البحرین" محمد تقی مجلسی کے بارے میں کہتے ہیں:

"محمد بن تقی بن مقصود علی وکان فاضلا محدثا ورعا ثقۃ۔[2]

(۲)۔نسب مجلسی اوّل:۔

ان کا نسب والد کی طرف سے حافظ ابو نعیم اصفہانی صاحب کتاب "حلیۃ الاولیاء" تک پہنچتا ہے۔ ان کے والد ملا مقصود علی فاضل شاعر و باتقویٰ مروج المذہب جعفری تھے۔[3]

۱۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۳۹
۲۔ لؤلؤ البحرین، چاپ سنگی، ص ۴۹
۳۔ رجال الاصفہان، ج ۱ پ ۱۴

شعر میں تخلص "مجلسی" رکھا تھا۔ محاورات اور محاضرات کے حساب سے خوش مجلس تھے۔ اس حوالے سے ان کی اولاد "مجلسی" سے معروف ہوئی۔

شارح "ریاض الجنۃ" کہتے ہیں:

"عنوان مجلسی دراصل شعر میں تخلص مقصود علی شاہ اصفہانی تھا، اس کے بعد اس کے بیٹے ملا محمد تقی کا لقب ہوگیا اور یہ اطلاق ان کے پوتے محمد بن تقی پر بھی ہوا ہے"۔[1]

کہتے ہیں:

"ملا محمد تقی مجلسی اپنے دستخط میں نام جبل عاملی سے استفادہ کرتے تھے اور یہ خود شاید ایک دلیل ہے کہ اس کے اجداد حافظ ابو نعیم اصفہانی وہاں پر منسوب ہوئے۔ کیا پتا کہ ملا تقی کے والد مقصود علی از دواج سے پہلے نطنز میں جبل عامل سے ہجرت کر کے آئے ہوں"۔[2]

"سید محمد علی روضاتی نے مجلسی اوّل کے نسب میں احتمال کیا ہے کہ محمد تقی مجلسی کے والد مقصود علی بن سلطان خیل ہوں"۔[3]

ان کی والدہ بنت ملا کمال الدین درویش محمد بن حسن عاملی نطنزی ہیں جن کے بارے میں صاحب "ریاض العلماء" کہتے ہیں: (ملا کمال الدین درویش محمد بن شیخ حسن العاملی النطنزی الاصفہانی جو اکابر ثقات العلماء میں سے تھے) روایت کرتے

۱۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۳۷
۲۔ رجال و مشاہیر اصفہان، ص ۴۷۷
۳۔ تکملہ طبقات اعلام الشیعہ، ص ۳۳۲

ہیں۔ الشیخ علی الکرکی اور وہ روایت کرتے ہیں فضلاء کی جماعت سے جن میں ملا محمد تقی مجلسی والد الاستاد الاستناد[1]، حیدر علی مجلسی (۱۱۴۶۔ ۱۲۲۰ھ) "تذکرۃ الانساب" میں محمد بن تقی مجلسی کے بارے میں کہتے ہیں:

"ان کے والد ملا مقصود علی عارف صاحب کمال اور مقدس تھے۔ بہت اچھے شعر کہتے اور ان کا تخلص مجلسی تھا۔ ان کے ماموں ملا محمد قاسم فضلاء میں سے تھے بلکہ ان کی والدہ بھی مقدسہ عارفہ تھیں اور مقدس القاب علامہ میر عبد الباقی سے سنا گیا ہے کہ والد آخوند مرحوم نے جب سفر کا ارادہ کیا تو اپنے دو بیٹے ملا محمد تقی مجلسی اور ملا محمد صادق مجلسی کو علامہ مقدس آخوند عبد اللہ شوشتری علیہ الرحمہ کے مدرسے میں چھوڑا اور ان کی اس مرحوم کو سفارش کی اور سفر کی طرف روانہ ہوگئے۔ ان ایام میں عید کا موسم آگیا، آخوند ملا عبد اللہ نے تین ہزار تومان (ایرانی کرنسی) نقدی علامہ تقی مجلسی کو دیئے کہ ان کو اپنی ضروریات میں صرف کریں۔ تقی مجلسی نے کہا: اپنی والدہ کے حکم کے بغیر لینے کی جرات نہیں کروں گا۔ استاد نے کہا جاؤ اور اجازت لے آؤ۔ والدہ سے گفتگو کے بعد فرمایا: میری والدہ نے کہا ہے کہ آپ کے والد کی ایک دکان ہے جس کا کرایہ چار غاز ہے

۱۔ ریاض العلماء، ج ۲ ص ۲۷۱

اور اس کو اپنے مخارج میں تقسیم کرتے ہیں اور مدت ہوگئی ہے اس کی ہمیں عادت ہوگئی ہے۔ معلوم ہے اگر اس کو لیں گے تو ہمارا سامان آجائے گا، ختم بھی ہوجائے گا اور جو ہماری پہلے والی عادت ہے وہ بھی ختم ہوجائے گی اور اپنے حال کا اظہار دوسرے آخوندوں کے ساتھ کروں یہ ہمارے لئے صلاح نہیں ہے۔ آخوند [ملا عبد اللہ شوشتری] ان کو دعا کرتے ہیں"۔[1]

اولاد محمد تقی مجلسی:۔

آخوند علامہ مغفور ملا محمد تقی مجلسی کے تین بیٹے جو حد کمال تک پہنچے تھے اور چار بیٹیاں۔ بیٹے ملا عزیز اللہ اکبر، آخوند عبد اللہ اور سب سے چھوٹے آخوند ملا محمد باقر مجلسی اور بیٹیاں ایک آمنہ فاضلہ زوجہ علامہ فہامہ ملا محمد صالح مازندرانی ہیں، جو شارح "اصول کافی" ہیں اور دوسری زوجہ فاضلہ علامہ ملا محمد علی استرآبادی ہیں اور تیسری زوجہ علامہ وحید المولیٰ میرزا محمد بن الحسن الشیروانی، جو مشہور ملا میرزا کے نام سے ہیں۔

چہارم زوجہ فاضل تبحر کمال الدین محمد فسایی جو شارح "شافیہ" ہیں۔[2]

اساتید محمد تقی مجلسی:۔

مقصود علی عالمی اصفہانی ان کے والد[3]

۱۔ کتاب شناسی، مجلسی، ص ۱۶
۲۔ کتاب شناسی، مجلسی، ص ۱۶۔۱۷
۳۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

عبداللہ بن حسین شوشتری اصفہانی (متوفی:۱۰۲۱ھ)۔[1]

بہاء الدین محمد بن حسین بن عبدالصمد بھائی عاملی۔[2]

میر داماد۔[3] شیخ یونس جزائری۔[4]

سید حسین بن سید حیدر حسینی کرکی۔[5]

قاضی ابوالشرف اصفہانی۔[6]

شیخ عبداللہ جابر[7]

شیخ جابر بن عباس نجفی۔[8]

قاضی معزالدین محمد بن تقی (جعفر) اصفہانی۔[9]

شیخ ابوالبرکات واعظ اصفہانی۔[10]

ظہیر الدین ابراہیم بن حسین رضوی ہمدانی۔[11]

سید شرف الدین علی شولستانی۔[12]

۱۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۳ ص ۵۰۲، مصادر گزشتہ، ج ۴ ص ۲۴۹

۲۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۳۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵

۴۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵

۵۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۶۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۷۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۸۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۹۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۱۰۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۱۱۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۵، ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

۱۲۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

ملا محمد قاسم نطنزی (علامہ مجلسی اوّل کے ماموں):۔[1]

ان کا اساتید کے ساتھ ارتباط:۔

محمد بن تقی مجلسی اپنے استاد عبداللہ شوشتری کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ اصفہان میں کس طرح ان کے پاس تحصیل کی۔ کہتے ہیں:

"ہمارے شیخ ہمارے امام بلکہ والد اعظم اپنے زمانے کے شیخ الطائفہ تھے اور وہ عابد، زاہد، باتقویٰ، بہت زیادہ کرامتوں والے، ثقہ، عینا، ثبتا تھے۔ میں نے ان کی اکثر کتب عقلیہ اور نقلیہ پڑھی ہیں اور مجھے سب کتب کا اجازہ بھی دیا۔ اگرچہ ان کا اعتقاد تھا کہ کتب التواترہ میں اجازہ کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح جس طرح محمد الثلاثۃ (کتب اربعہ کے مصنف) کی کتب پڑھنے کا اجازہ کے ضرورت نہیں ہے، ان کی وفات محرم کے پہلے عشرے میں ہوئی۔ تقریباً ہزار لوگوں کے ساتھ میں نے جنازہ پڑھا اور ان کی وفات کا دن ہمارے لئے یوم عاشور کی طرح تھا"۔[2]

نقل ہے کہ شیخ محمد تقی مجلسی شیخ بہاء الدین عاملی سے اپنے علمی استفادے میں شرح "من لا یحضرہ الفقیہ" میں اس طرح لکھتے ہیں:

"تصوف میں میری زیادہ صحبت ان کے ساتھ ہوتی تھی"[3]

۱۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۱

۲۔ ریاض الجنۃ، ج ۳ ص ۵۰۴، بہ نقل از روضۃ المتقین، ج ۱۴ ص ۳۸۴

۳۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۱۶۶

تصوف اور عرفان کی جانب ان کا انتساب:۔

محمد تقی مجلسی کا (۱۰۰۳۔۱۰۷۰) تصوف اور عرفان کی طرف انتساب اختلاف نظر حاکم ہے کیونکہ اس کے عمل کرنے سے پتا چلتا ہے کہ اپنے طول عمر میں کئی بار طریق شرعی پر عمل کرتے تگران سے ریاضت اور گوشہ گیری ظاہر ہوتی ہے اور ان کی شہرت بعنوانِ صوفی ہوتی ہے۔ان کے بیٹے محمد بن باقر مجلسی (۱۰۳۷۔۱۱۱۱) اپنے والد کے شیوہ سلوک کے بارے اجوبہ میں ملا خلیل قزوینی اس طرح کہتے ہیں:

> "شیخ بہاء الدین محمد رضوان اللہ جن کی کتب لبریز ہیں تحقیقات صوفیہ سے اور والد مرحوم فقیر (مجلسی اوّل) نے اس سے ایک ذکر یاد کیا اور پھر ہر سال ایک اربعین (جسے ہمارے ہاں چالیس شب کا چلہ کہتے ہیں) بجا لاتے تھے۔تابعین شریعت مقدسہ اس کو شریعت کے قانون کی موافقت میں ریاضت مانتے تھے اور فقیر بھی مکرر اربعین بجا لاتا تھا"۔[1]

اس عبارت سے مشخص ہوتا ہے کہ شیخ بہائی اور مجلسی اوّل اور مجلسی دوم مکرراً اربعین بجالاتے تھے۔شیوہ سلوک ان کا اس طرح تھا کہ بے اختیار ان کو بعض نے صوفیت کا جزو لکھا۔ان کے اوضاع اور احوال میں بعض نے ان کو جزء صوفی اور بعض نے ان کو ان میں سے مانا جنہوں نے تقیہ اختیار کیا۔مجبوراً وہ صوفی نما تھے اور مدعی ہوئے کہ مجلسی اوّل اپنے آثار میں اپنے ساتھ صوفیت کے انتساب کو رَد کر چکے

۱۔ مجلسی محمد باقر بن محمد تقی اجوبہ ملا خلیل قزوینی ر۔ک۔تشویق السالکین، ص ۳۵

ہیں۔وہ سب منابع جنہوں نے اس مورد کی نظر دی ہے کتب ذیل ہیں، جن کی عبارت اس طرح ہے:

> "صاحب قصص العلماء کہتے ہیں: لوگوں کے پاس وثوق نہیں تھا کہ ملا محمد تقی کو سلک صوفیاء میں شامل کریں۔یہاں تک مجلسی دوم میدان میں آئے اور اپنے والد کے لئے وثوق پیدا کیا۔اس کے بعد لوگوں نے بھی ان کا صوفیت کی طرف وثوق پیدا کر لیا"۔[1]

"مقدمہ مناھج انوار المعرفہ فی شرح مصباح الشریعہ" اس کو سلسلہ ذھبیہ کا جزو مانتے ہیں۔عبارت اس طرح ہے:

> "رشتہ اتصال طریقت و معنوی شیخ بہائی کے طریقے سے رکن سلسلہ علیہ ذھبیہ مزید فائدے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔ محمد تقی مجلسی شیخ بہاء الدین عاملی اور وہ جناب شیخ محمد مشہدی سے وہ جناب شیخ محمد کارندھی سے ۲۷ رکن السلسلۃ الذھب جس کی آرام گاہ ضلع شمال شرقی بارگاہ باعظمت حضرت صاحب سلسلہ علی ابن موسیٰ الرضاؑ جو معروف ہیں پیر پالان دوز کے ساتھ تکمیل پاتے ہیں"۔[2]

اسی طرح ریاض السیاحۃ "زندگانی محمد تقی مجلسی" میں لکھتے ہیں:

"وہ اپنے زمانے کے علماء اور اپنے زمانے کے حلقہ عرفاء

۱۔ قصص العلماء، ص ۲۸۹

۲۔ مناھج: ار المعرفہ فی شرح مصباح الشریعہ، ص ۱۰

کے سرمانے جاتے تھے اور علوم صوری اور معنوی میں اپنے زمانے کے علماء پر تقدم رکھتے تھے۔ زہد و تقویٰ میں عالی درجہ حاصل کیا اور ریاضت میں کئی اربعین بجا لائے اور روش باطن میں شیخ الملۃ شیخ بہاء الدین عاملی کے مریدوں میں سے تھے۔ تحصیل کمال کے بعد اجازت حاصل کی اور ناقص اور طالبان کی تربیت میں مشغول ہوگئے۔ سلسلہ طریقت شیخ بہاء الدین معروف کرخی تک پہنچتا ہے"۔[1]

محمد علی کرمانشاہی (۱۱۴۴-۱۲۱۶) اپنی کتاب "خیراتیہ" میں ملا محمد تقی کے صوفی ہونے کے خصوص میں کہتے ہیں: خال و مفضال ماہر آخوند ملا محمد باقر مجلسی اپنے عقائد کی کتاب کے آخر میں کہتے ہیں:

"اس سے پرہیز کرو کہ گمان بد کرو، میرے والد علامہ یعنی جد امجد فاضل متقی آخوند ملا محمد تقی مجلسی کے بارے میں کہ وہ صوفیاء میں سے تھے یا یہ کہ مسالک و مذاہب کی طرف ان کا اچھا عقیدہ تھا۔ کس طرح ایسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اپنے زمانے کے آشنا ترین تھے۔ "اخبار اہل بیت علیہم السلام" سے تھے اور ان کے عالم تھے۔ ان کا مسلک زہد، ورع و تقویٰ تھا"۔[2]

اور اس کے ادامے میں محمد کرمانشاہی فرماتے ہیں:

۱۔ ریاض السیاحہ، ص ۶۲۱
۲۔ خیراتیہ در ابطال طریقۃ صوفیہ، ص ۵۷

"شروع شروع میں خود پر اسم صوفی رکھا تا کہ صوفی اس کی طرف رغبت رکھیں، اس سے وحشت نہ رکھیں اور اس وسیلہ سے ان کو ہدایت کریں اور اقوال فاسدہ و اعمال بدعہ سے پلٹائیں اور اس وجہ سے جمعیت کثیر نے ان سے ہدایت پائی"۔[1]

ملا احمد بن ملا محمد علی کرمانشاہی اپنی کتاب "مرآت الاحوال جہان نما" میں ملا محمد تقی کے خصوص میں اس طرح کہتے ہیں:

"تحصیل کے بعد ایک مدت نجف اشرف میں مقام مہدی علیہ السلام میں ریاضت میں مشغول رہے۔ اپنے باطنی اخلاق و تہذیب کو کسب کرنے کے لئے اتنی حد تک کوشش کی کہ وہ تصوف کے ساتھ متہم ہوئے"۔[2]

"تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا"

یوسف بحرانی "لؤلؤۃ البحرین" میں محمد تقی مجلسی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"محمد تقى مجلسى بن مقصود على ...... و نسب الى تصوف كما اشتهر بين جمله ممن يقول بهذا القول الا ان ابنه ذكره قد نزهه عن ذالك فى بعض رساله"[3]

کچھ نے نظر بینابین کو قبول کیا ہے اور مجلسی اوّل کو طریق اہل اللہ کی طرف مائل مانتے ہیں اور اس کے صوفی ہونے کو رد کرتے ہیں۔ سید صدر الدین دزفولی (رہ)

۱۔ خیراتیہ در ابطال طریقۃ صوفیہ، ص ۵۸،۵۷
۲۔ مرآت الاحوال جہان نما، ص ۶۰
۳۔ لؤلؤۃ البحرین، ص ۴۹

(۱۲۵۸۔۱۱۷۴) "قاصم الجبارین" میں کہتے ہیں:

"آخوند ملا محمد تقی مجلسی قدس سرہ "شرح من لا یحضرہ الفقیہ "عربی و فارسی میں ریاضت و اربعین کی طرف اتنا میل ظاہر کرتے ہیں کہ ہر کوئی ان کے کلام کے ظاہر سے ان پر صوفی خالص کا حکم لگائے گا، مگر وہ صوفی نہیں تھے بلکہ طریق الی اللہ کی طرف میل رکھتے تھے"۔[2]

شہرت محمد تقی مجلسی اس سے زیادہ کہ ان کی شہرت فقہ و حدیث کی طرف ہوتی، زہد و ریاضت و عرفان و تصوف کی طرف رکھتے تھے۔ اصولاً خاندان مجلسی شروع میں عرفان کی طرف میل رکھتے تھے اور یہ لقب ان کے والد مقصود علی شاہ سے مستنبط ہوتا ہے اور اس قدر عرفان و تصوف کی طرف شہرت رکھتے تھے۔ اشخاص نظیر میر لوحی نے ان کو طعنہ دیا اور ان کے مخالفین نے اصفہان میں ان کے جد محمد بن یوسف بناء[3]، جو کہ بزرگان صوفیاء میں سے تھے کا مقبرہ مسمار کرتے ہیں۔ اگر فقہ و حدیث کی طرف شہرت رکھتے، دوسرے علماء کی طرح کسی میں جرات نہ ہوتی کہ ان کی بے احترامی کرتے۔[4]

۱۔ بحث۔ سادہ و خالص اوھر جیزی ناب (نعت نامہ دھخدا)

۲۔ قاصم الجبارین کاشف دزفولی سید صدر الدین نسخہ خطی کتابخانہ دکتر اصغر مہدوی، شمارہ ثبت ۳۰۶ ص ۱۸۸

۳۔ محمد بن یوسف حافظ ابونعیم کے اجداد میں سے تھے اور وہ مجلسی کے اجداد میں سے تھے، ان کا مقبرہ اصفہان میں تھا جس کو شاردن فرانسوی بنام شیخ سبحانے ان کو پہچانا اور ان سے تجلیل کی (رجال و مشاہیر اصفہان، ص ۱۹۳)

۴۔ رجال و مشاہیر اصفہان، ص ۴۷۸۔ بعض نے کہا میر محمد بن محمد مطہر نقیبی موسوی سبزوار مجلسی دوم کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں، اور قبر حافظ ابونعیم کو اس کے حکم پر عوام نے مسمار کیا۔
ر۔ک، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۱۸۹

اکثریت ملا باقر مجلسی صاحب کتاب "بحار الانوار" کی نظر کو مانتے ہیں جو انہوں نے اپنی عقائد کی کتاب میں بیان کی ہے اور اپنے والد کا انتساب بہ صوفی کا انکار کیا اور کہا:

"گمان بد سے دور رہو کہ میرے والد نور اللہ ضریحہ صوفی تھے یا ان کی راہ روش پر عقیدہ رکھتے تھے، ہرگز اس طرح نہیں اور کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ عالم اور اخبار آل محمد علیہم السلام کو جاننے والے تھے بلکہ ان کا راہ رسم و زہد پارسا تھا۔ خود کو صوفی کہتے تھے تاکہ یہ قبیلہ ان کی طرف میل رکھے اور ان سے گریز نہ کریں اور اس عمل سے ان کے طریقوں کو اور ان کو برے عقائد اور اعمال بدعت سے دور کریں اور کامیاب ہوئے۔ اس روش سے کئی صوفیوں کو راہ راست پر لے آئے۔
آخری عمر میں جب دیکھا اس مصلحت کا اب وقت نہیں، طغیان ٹوٹ کر گر گیا، لشکر شیطان بکھر گیا۔ جانتے تھے کہ یہ دشمن خدا ہیں اور ان سے بیزاری اختیار کی۔ ان کے باطل عقیدوں کی وجہ سے ان کی تکفیر کرتے تھے اور میں اپنے والد کی راہ روش کو بہترین طریقے سے جانتا ہوں، اس بارے میں ان کے خطوط بھی میرے پاس ہیں"۔[1]

۱۔ عقائد، ص ۱۷۴۔۱۷۵

مجلسی دوم اس حال میں اس عبارت کو لکھتے ہیں: زمان جامعہ صفویہ صوفیہ میل سے پلٹتے ہیں اور صوفی مخالف نے زیادہ طاقت پکڑ لی اور مخالفت صوفی گری بہت زیادہ ہوئی۔ بعض نے کہا مجلسی دوم اپنے والد کے عقائد سے آگاہ تھے، تب یہ عبارت لکھ کر دعوی کیا کہ ملا محمد تقی مجلسی اہل تصوف نہ تھے اور اس طرح کا استدلال قابل قبول بھی نہیں کیونکہ کافی ایسے تھے جن کے والد اہل تصوف نہ تھے لیکن خود صوفیاء کے بزرگوں میں ہوئے یا پھر اس کے برعکس صوفیت یا عرفان کی طرف عقیدہ امر داخلہ ہے۔

بہت زیادہ ایسے متصوفہ اور عرفاء ہیں جنہوں نے اپنے عقائد ظاہر نہیں کیے حتیٰ کہ ان کے اپنے اہل بیت کو بھی پتا نہ تھا کہ ان کا کیا عقیدہ ہے، اس وجہ سے مومنین کے درمیان کئی اولیاء ہیں، لہٰذا کسی کی توہین نہ کریں، کیا پتا وہ اولیاء الٰہی ہوں۔

اصولاً مجلسی دوم والد کی طرح عرفان کی طرف میل نہیں رکھتے تھے، جتنا بھی اس نے کہا اجوبہ ملا خلیل اربعین بجالاتے تھے، یہاں پر حکایت ذیل خصوصاً اختلاف عقیدہ مجلسی پدر ہے۔ بیٹے کے ساتھ اس حد تک کے مسئلے کو روشن کرتے ہیں۔ مرزا ابوالقاسم فندرسکی نے مدتوں ہندوستان میں زندگی گزاری۔ اہل عرفان وتصوف تھے اور ملا تقی مجلسی سے معاشرت رکھتے تھے، نقل ہے کہ باقر مجلسی میر کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ واقعہ ہے کہ ملا محمد تقی نے میر کی توصیف کی باقر مجلسی کے سامنے۔ جب باقر مجلسی کو میر کے آگے لے گئے، ماہ مبارک تھا۔ میر نے ایک آلو بخارہ کا کاسہ اس کے منہ میں ڈالا جس سے باقر مجلسی کا رنگ متغیر ہوا اور اٹھا۔ اس نے اپنے والد پر اعتراض کیا، اس کے بعد میر نے ملا تقی سے کہا: میں نے دیکھا ہے اہل شریعت ہے، اس سے ترویجات کاملہ ظاہر ہوں گی۔ میں نے چاہا وہ ہماری طریقت کی طرف میل نہ کرے

اسی لئے اس کے منہ میں آلو بخارہ رکھا اور اس کے بعد منہ سے باہر نکالا۔[1]

گزی اصفہانی صاحب "تذکرۃ القبور" کہتا ہے:

"جو چیز مسلم ہے وہ یہ ہے کہ اہل ریاضت وفکر وذکر تھے، اربعین میں ریاضتیں کیں اور ایک چھوٹا رسالہ بھی اربعین میں "ریاضت شریعہ" کا لکھا۔ صوفیہ کے ساتھ بھی ارتباط رکھتا تھا کہ صوفی اس کو خود سے جانتے ہیں اور اپنے سلسلہ سند کو اس تک پہنچاتے ہیں اور حقیر نے ایک کتاب ان کی طرف منسوب دیکھی ہے، جو بعض علماء کے ساتھ مخالفت میں جواب اشکال ملا پر تھے، ان کے کلمات اور اشعار کی توجیہ کرتے ہیں، لیکن مرحوم آخوند ملا محمد باقر مجلسی ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ ملا تقی مجلسی صوفی نہ تھے اور مصلحت کی وجہ سے اور شریعت کو مخلوط کرتے تھے۔ لازماً اسی وجہ سے ہو"۔[2]

شاگردان مجلسی اوّل:۔

شاگردان مجلسی اوّل بیشمار ہیں لیکن جن کا شمار مشاہیر اور تذکروں میں اور بعنوانِ شاگرد یا جن کو اجازہ دیا وہ یہ ہیں۔

محمد باقر مجلسی مشہور بہ مجلسی ثانی (ان کے بیٹے)

سید بدرالدین حسینی عاملی انصاری۔[3]

۱۔ تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۰، رجال مشاہیر اصفہان، ص ۵۵۹

۲۔ تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۶

۳۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۱۲۱

قوم الدین محمد جعفر بن عبداللہ بن ابراہیم حویزی۔[1]

جمال الدین بن حسین بن جمال الدین محمد خوانساری۔[2]

(متوفی:۱۱۲۱یا۱۱۲۵ھ)۔

ملا میرزا محمد بن حسن شیروانی معروف بہ فاضل اصفہانی و مدقق شیروانی و ملا میرزا (ان کے داماد)۔[3]

حسام الدین محمد صالح بن احمد بن شمس الدین مازندرانی۔

(متوفی: ۱۰۸۶)، (ان کے داماد)۔[4]

محمد باقر بن محمد مومن خراسانی سبزواری (متوفی:۱۰۹۰ھ)۔[5]

محمد فضل بن محمد مہدی المشہدی (زندہ: ۱۰۹۲)۔[6]

آقا حسین بن جمال الدین خوانساری۔[7]

عبداللہ بن محمد تقی مجلسی۔[8]

میرزا ابراہیم بن کاشف الدین محمد ارگانی یزدی۔[9]

1۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۲۹۳، رجال ومشاہیر اصفہان، ص ۴۲۰

2۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۳۱۱

3۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۵۱۹، رجال ومشاہیر اصفہان، ص ۲۸

4۔ ریاض الجنۃ، ج ۳ ص ۳۲۵، رجال ومشاہیر اصفہان، ص ۴۷۰

5۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۳۴۹

6۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۵۱۹

7۔ رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۶، بہ نقل از حدائق المقربین، محمد صالح خاتون آبادی

8۔ رجال اصفہانی، ج ۱ ص ۲۰

9۔ ریاض الجنۃ، ج ۴ ص ۲۴۹

شیخ الاسلام اصفہانی:۔

اولین شیخ الاسلام امام جمعہ اصفہان جو سلاطین صفویہ کی طرف سے معین ہوئے شیخ بہائی تھے، ان کے بعد حکیم وفقیہ بزرگ میر محمد باقر داماد۔ ان کے بعد جیسے سستی کا دور شروع ہوا کہ کبھی ملا محمد باقر سبزواری اور کبھی کچھ اور علماء اس فریضے کو انجام دیتے تھے، یہاں تک کہ سلاطین کے حکم سے محمد تقی مجلسی اس مقام پر منصوب ہوئے۔

قاضی امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور امور حسبیہ اور نظارت عالیہ وعالموں پر عہدہ دار ہوئے اور ان ذمہ داریوں میں ایک امامت جمعہ بھی ایک ذمہ داری تھی۔[1]

وفات:۔

ملا محمد تقی مجلسی کی وفات ۱۰۷۰ھ اصفہان میں ہوئی۔[2]

یہ جامع مسجد کے پہلو میں اصفہان میں مدفون ہوئے۔ اس کا مزار آج بھی مشہور ہے۔ اپنے بیٹے محمد باقر مجلسی کے ساتھ بنام مجلسی کے نام سے موسوم ہے۔ اطراف وجوانب سے اس مزار کی زیارت کرنے آتے ہیں صاحب[3] "ریاض الجنۃ" تاریخ وفات مجلسی جو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

افسر شرع اوفتاد   بی سر وپا گشت فضل

تاریخ وفات مجلسی است۔[4]

1۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۵۷

2۔ اکثر تراجم ان کی وفات کو ۱۰۷۰ھ مانتے ہیں لیکن گزی اصفہانی تذکرۃ القبور میں اس کی وفات کو ۱۰۸۰ھ میں جانتے ہیں، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبد الکریم، ص ۶۶

3۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۸

4۔ ریاض الجنۃ، ج ۲ ص ۱۷۴

تالیفات:۔

محمد تقی مجلسی کی تالیفات بہت زیادہ ہیں۔ فقہ میں حدیث میں تصوف و عرفان اور ادعیہ کی شروحات میں اور کتب کے تراجم خصوصاً ان کے تمام آثار کا شمار نہیں کیا گیا اور بے نظیر کتابیں جیسے "شرح خطبۃ البیان" اور نیچے ان کی تصانیف کی تعداد بیان کی گئی ہے۔

"آداب نماز شب"۔[1]

"شرح من لا یحضرہ الفقیہ" شیخ صدوق فارسی میں مشہور ہے "لوامع صاحبقرانی" یا "لوامع القدسیہ" کے نام سے۔[2]

"شرح من لا یحضرہ الفقیہ" شیخ صدوق عربی میں مشہور ہے "روضۃ المتقین" کے نام سے۔[3]

"شرح صحیفہ سجادیہ"۔[4] (عربی زبان میں)۔

1۔ اربعون حدیثاً، ص ۱۰۴، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۶۲، الذریعہ، ج ۱ ص ۲۳، عین الحیات مجلسی دوم میں آیا ہے کہ نماز شب کی کیفیت اور اس کی دعائیں میرے والد نے اس رسالے میں لکھی ہیں۔
ر۔ک۔ عین الحیات، ج ۲ ص ۱۶۵

2۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، لؤلؤۃ البحرین، ص ۴۹، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۶۱، الذریعہ، ج ۱۸ ص ۳۶۸

3۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، لؤلؤۃ البحرین، ص ۵۰، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۱۶۱، الذریعہ، ج ۱۱ ص ۳۰۲

4۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۶۱، الذریعہ، ج ۱۳ ص ۳۴۸

"حدیقۃ المتقین در مسائل علمیہ"۔[1] "رسالہ در رضاعت بنام رضاعیہ"۔[2]

"رسالہ در اوزان"۔[3] "شرح زیارت جامعہ کبیرہ"۔[4]

"حاشیہ بر اصول کافی"۔[5] "شرح خطبہ استسقاء"۔[6]

"الاربعون حدیثاً" جو میرزا اشرف الدین گلستانہ کی درخواست پر لکھا گیا۔[7]

"رسالہ تشویق السالکین"۔[8] "رسالہ مستند السالکین"۔[9]

"شرح خطبۃ البیان" (کتاب حاضر)۔ "تفسیر قرآن بہ فارسی"۔[10]

"جہادیہ یا احکام اہل ذمہ"۔[11]

1۔ رجال الاصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۶۱، الذریعہ، ج ۱۳ ص ۳۴۸

2۔ رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۰۰، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، (شیخ یوسف بحرانی با عبارت رسالۃ فی الرضا) نام لیا ہے کہ اس سے مقصود وہی رسالہ ہو۔ ر۔ک۔ لؤلؤۃ البحرین، ص ۵۰، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۶۱، الذریعہ، ج ۱۱ ص ۱۸۹

3۔ رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور مہدوی، سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰

4۔ رسالۂ صغیرہ حج، محمد باقر مجلسی (مندرج در بیست و پنج رسالہ فارسی) ص ۲۲۰، رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰

5۔ رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور گزی اصفہانی، عبدالکریم، ص ۶۳، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰

6۔ دانشمندان و بزرگان اصفہان، ص ۴۴۳، الذریعہ، ج ۷ ص ۱۹۷

7۔ رجال اصفہان، ج ۱ ص ۱۸، تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص ۲۲۰، ریحانۃ الادب، ج ۵ ص ۲۰۰، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص ۲۶۰، الذریعہ، ج ۱ ص ۴۱۳

8۔ الذریعہ، ج ۴ ص ۱۹۲

9۔ الذریعہ، ج ۲۱ ص ۱۴

10۔ اربعون حدیثاً، ص ۱۰۵، آقا بزرگ طہرانی، ذیل تحفۃ الغرایب اس کو آثار جزء مجلسی اول جانا گیا ہے۔
ر۔ک۔ الذریعہ، ج ۳ ص ۴۵۸

11۔ اربعون حدیثاً، ص ۱۰۵۔ ایک رسالہ ہے تحت عنوان جہاد، کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی (رہ) میں، بہ شمارہ ۹۲۰۶ موجود ہے، ممکن ہے یہی رسالہ ہو۔ یہ رسالت دفتر سوم میراث اسلامی ایران، سید ابوالحسن مطلبی کی کوشش سے چاپ ہوا۔ ر۔ک۔ میراث اسلامی ایران، دفتر سوم، ص ۷۰۹ کے بعد

"حقوق والدین"۔[1] "ترجمہ صحیفۃ الرضا"۔[2]

"زادالسالکین"۔[3] "سیر وسلوک یا مجاہدیہ"۔[4]

"شرح رویاہا صادقہ"۔[5] "قبلہ"۔[6]

"المسئولات"۔[7] "لمعات شاہنشاہی"۔[8]

"احیاء الحدیث در شرح تہذیب"۔[9]

"حاشیہ برصحیفہ سجادیہ"۔[10] "حاشیہ نقد الرجال"۔[11]

"حواشی براصول کافی"۔[12]

"رسالہ برنماز جمعہ و وجوب تعیینی آن"۔[13]

۱۔ ریاض العلماء، ج۵ ص۴۷

۲۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۵

۳۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۶

۴۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۶

۵۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۶ (نقل از روضات الجنات، ج۲ ص۱۲)

۶۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۷

۷۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۸، الذریعہ، ج۲۱ ص۲۹

۸۔ اربعون حدیثا، ص۱۰۷

۹۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰، اربعون حدیثا، ص۱۰۵، الذریعہ، ج۱ ص۳۰۷

۱۰۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰، ریحانۃ الادب، ج۵ ص۲۰۰، الذریعہ، ج۶ ص۱۴۵، وج۱۳ ص۳۴۸

۱۱۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰، ریحانۃ الادب، ج۵ ص۲۰۰

۱۲۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰

۱۳۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰، اربعون حدیثا، ص۱۰۵، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص۶۲، الذریعہ، ج۱۵، ص۶۸

"رسالہ در ریاضیات شرعیہ (طریق الریاضۃ الشرعیہ)"۔[1]

"رسالہ در رد ایران ہای کہ بر ملای رومی گرفتہ اند"۔[2]

"شرح مشیخہ فقیہ"۔[3] "شرح خطبہ ہمام یا خطبۃ المتقین"۔[4]

"ریاض المومنین وحدائق المتقین (شرح صحیفہ سجادیہ بہ فارسی)"۔[5]

"طبقات الرواۃ"۔[6] "طریق روایت صحیفہ کاملہ"۔[7]

"رسائل صغیرہ وکبیرہ در آداب حج"۔[8]

اس کے علاوہ بہت زیادہ رسائل جو فوق الذکر ہیں، ممکن ہے وہ پائے جائیں، جس طرح اکثر تراجم میں ملا محمد تقی مجلسی کی تالیفات کے ذکر میں اشارہ ہوا ہے۔

نکتہ:۔

علامت اختصاری نام محمد تقی مجلسی بہ صورت (م ت ق) و (م ح ق) آیا ہے۔ آقا بزرگ طہرانی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا اور اس بنیاد پر جن کتب میں یہ نام اختصاری طور پر نام آیا ہے وہ بھی تقی مجلسی کی جانی جائیں گی۔[9]

۱۔ تذکرۃ القبور، مہدوی سید مصلح الدین، ص۲۲۰، اربعون حدیثا، ص۱۰۵، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص۶۲، الذریعہ، ج۱۵، ص۶۸

۲۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے

۳۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے

۴۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے

۵۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے

۶۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے، الذریعہ، ج۱۵ ص۱۴۸

۷۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے

۸۔ مصادر گزشتہ سے استفادہ کیا گیا ہے، رسالہ کبیرہ آداب حج، ص۴۶۷، نجوم السماء فی تراجم العلماء، ص۶۱

۹۔ الذریعہ، ج۴ ص۱۳۶، ج۱۴ ص۸۲

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

دراحوالات مجلسی اول

محمد صالح خاتون آبادی (۱۰۵۸۔۱۱۲۶ھ) داماد مجلسی دوم کتاب "حدائق المقربین دراحوالات محمد تقی مجلسی" میں کہتے ہیں:

"مولانا محمد تقی مجلسی جو علم فقہ وتفسیر وحدیث ورجال میں شاگرد مولانا عبداللہ تستری اور شیخ بہاء الدین محمد ہیں اور اہل روزگار تھے، زہد وعبادت وتقویٰ وورع وترک دنیا کی وجہ سے اپنے استاد مولانا عبداللہ تستری کے جانشین تھے۔ اپنی پوری زندگی میں ریاضت ومجاہدہ نفس وتہذیب، اخلاق و عبادت اور ترویج احادیث اور مومن کی حوائج میں سعی اور ہدایت خلق میں مشغول تھے اور اس کی برکت کی وجہ سے احادیث اہل بیت علیہم السلام منتشر ہوئیں اور جمع کثیر وغفیر نے شیعیان میں اس کے وسیلے سے ہدایت پائی اور مسائل دینی کے عارف ہوئے۔ بہت بڑا گروہ جاہلوں اور گمراہوں کا اس کے وسیلے سے تائب اور راہ مستقیم پر آیا۔

وہ بزرگ وبرتر اپنی بعض تالیفات میں خود نقل فرماتے ہیں

کہ وہ زیارات پر گئے ہوئے تھے اور نجف اشرف میں پہنچے تو سردیوں کے ایام تھے اور سردیوں کو اس مقام مقدس میں گزاروں اور مکاری سے چھٹی کی اور قصد اقامت کیا۔

ایک شب امیر المومنین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے میرے ساتھ بہت نرمی برتی اور فرمایا: تم یہاں پر توقف نہ کرو اور اصفہان کی طرف روانہ ہو جاؤ، تمہارا وجود وہاں پر نفع بخش ہے کیونکہ میں بہت زیادہ امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کا شوق رکھتا تھا مکرر مبالغہ اور استدعائے رخصت اقامت کیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ اس سال شاہ عباس رحمت الٰہی سے واصل ہوگا۔ شاہ صفی اس کی جگہ مسند پر بیٹھے گا، فتنے بلند ہوں گے۔ لازماً تم اصفہان میں مخلوق کی ہدایت کی طرف متوجہ ہو، تم چاہتے ہو کہ اکیلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آؤ۔ اللہ عزوجل نے مقدر کیا ہے کہ تیری برکت کی وجہ سے ۷۰ ہزار لوگ اس کی درگاہ کی طرف آئیں گے۔ لازماً واپس جاؤ"۔

اس واقعہ کے بعد میں اصفہان کی طرف روانہ ہوا اور اس واقعے کا اپنے خواص کے ساتھ تذکرہ کیا اور وہ خدمت نواب رضوان مکاں جو ان ایام میں مدرسہ صفویہ میں توقف رکھتا تھا، عرض کیا۔ کچھ ہی دن گزرے تھے کہ خبر پہنچی نواب خاقان گیتی ستان مازندران کے سفر میں رحمت خداوندی سے متصل ہوا اور اس کی

جگہ نواب رضوان مکان بیٹھا۔ عالی جناب غفران مآب استاد مولانا محمد باقر مجلسی اس سے بہت زیادہ کرامات اُمور عجیبیہ بے شمار عجیب وغریب خواب ورؤیاء صادقہ نقل فرماتے تھے۔

بالجملہ اس کے احوال عجیب وغریب تھے اور اللہ عزوجل کی جانب سے مؤید و مسدد تھے۔ اکثر علماء اعلام جیسے آقا حسین خوانساری ومولانا محمد باقر خوانساری ومولانا میرزا شیروانی ومولانا محمد باقر اس کے بیٹے اور جتنے مشہور فضلاء جو عصر قبل میں تھے سب اسی کے شاگرد تھے۔ فنون فقہ وحدیث وتفسیر کو اس سے اخذ کرتے ہیں اور اجازہ احادیث اس سے لیتے ہیں اور اس کے آثار بہت زیادہ ہیں۔ اس کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں۔ ان کے منجملہ شرح عربی وشرح فارسی "من لا یحضرہ الفقیہ" ہے۔ ہر بیت ایک لاکھ سے زیادہ ہیں۔

وہ بزرگوار ایک ہزار ستر میں رحمت الٰہی سے واصل ہوئے اور اس کے وفات کی تاریخ یہ ہے۔

"افسر شرع اوفتاد
بی سروپا گشت فضل
اور آگے یہ بھی ہے کہ
مسجد منبر از صفا افتاد
صاحب علم رفت از عالم" [1]

سید محمد حسین خاتون آبادی کہتا ہے:

۱۔ حدائق المقربین، محمد صالح خاتون آبادی، ص ۲۳۵

"جناب میر فندرسکی نے وصیت فرمائی کہ میرے مرض الموت کے وقت کوئی معترض نہ ہو غسل کے لئے، میرا جنازہ مقبرہ بابا رکن الدین میں ایک نہر کے پہلو میں چھوڑنا جو وہاں پر ہے، وصلاۃ وتدفین کے لئے اور جنازہ کو نہر کے کنارے پر چھوڑنا۔

اللہ عزوجل اپنے اولیاء میں سے کسی ایک ولی کو بھیجے گا کہ مامور ہو میرے غسل وتدفین پر۔ اس کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا گیا، اس کے جنازہ کو نہر کنارے رکھا اچانک دیکھا علامہ تقی نقی علامہ مجلسی اوّل ظاہر ہوئے۔ علامہ مجلسی کسی گاؤں میں گئے ہوئے تھے اور وہ وہاں سے واپس اصفہان کی طرف پلٹنے کی غرض سے گزرے اور ان کی عادت اس رستے سے گزرنے کی نہیں تھی۔

اچانک ان کے دل میں آیا کہ اس نہر سے عبور کریں۔ جب وہاں سے گزرے تو لوگوں کا بہت بڑا اژدھام دیکھا اور پوچھا کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے میر فندرسکی کی وصیت بتائی تو سواری سے اترے اور غسل جنازہ میں مصروف ہوئے اور ان پر جنازہ پڑھا اور اس کو دفن کیا، جہاں پر اسی نہر کے قریب آج تک دفن ہیں"۔ [1]

۱۔ دیوان اشعار میر فندرسکی، ص ۱۳۔۱۴

حاج سید موسیٰ شبیری زنجانی فرماتے ہیں:

"مرحوم مولا محمد تقی بہت قوی تھے، میں نے سنا ہے کہ آقائے حجت فرماتے تھے وہ فہم اخبار میں بیٹے سے زیادہ دقیق تر تھے لیکن مرحوم مولا محمد باقر جامع تر تھے خصوصاً فہم روایات وفقہ واصول میں مرحوم آقائے حجت: مجلسی اوّل کو دقیق نظر جانتے تھے"۔[1]

۱۔ جرعہ ای از دریا، ج ۲ ص ۳۲۴

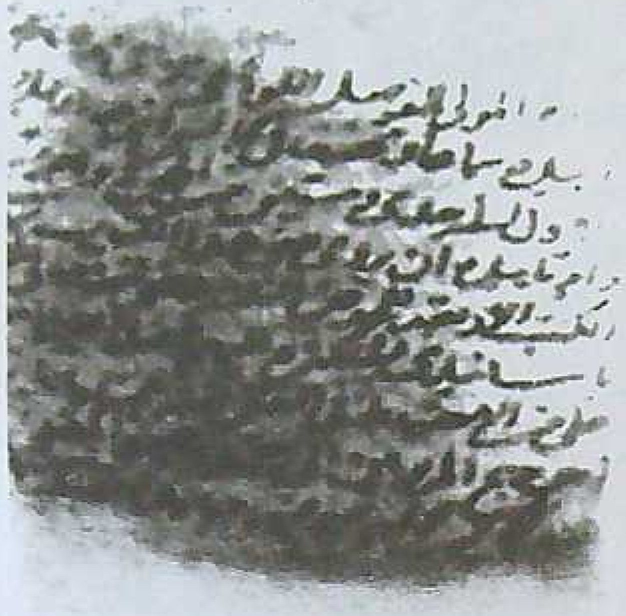

صورت اجازۂ سماع کتاب کافی از محمد تقی مجلسی بہ ملا محمد رضا در حاشیہ نسخہ ای در کتابخانہ مجلس شورای اسلامی بہ شمارہ ۴۷۸۹

خط محمد تقی مجلسی در حاشیۂ کتاب من لایحضرہ الفقیہ
در کتابخانہ مجلس شورای اسلامی بہ شمارہ ۳۰۸۳

منابع و ماخذ

۱۔ اربعون حدیثا، محمد تقی مجلسی، تصحیح علی صدرایی خوبی، میراث حدیث شیعہ، دفتر اول، ۱۳۷۷

۲۔ بیست و پنج رسالہ فارسی، محمد باقر مجلسی، تحقیق مہدی رجایی، زیر نظر محمود مرعشی، قم، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی (رہ)، چاپ اول، ۱۴۱۲ قمری

۳۔ تذکرۃ القبور، گزی اصفہانی عبدالکریم، بہ کوشش ناصر باقری بیدھندی، قم، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، چاپ اول، ۱۳۷۱

۴۔ تذکرۃ القبور، مھدوی سید مصلح الدین، اصفہان، کتاب فروشی ثقفی، ۱۳۴۸

۵۔ تشویق السالکین، عدل عبدالمجید، تہران، نور فاطمہ، چاپ سوم، ۱۳۷۵

۶۔ تکملۃ طبقات اعلام الشیعہ، روضاتی سید محمد علی، إعداد محمد برکت، طہران، مجلس الشوری الاسلامی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۹۱

۷۔ جرعہای از دریا، شبیری زنجانی سید موسیٰ، قم، کتاب شناسی شیعہ، ۱۳۹۲، جلد دوم

۸۔ حدائق المقربین، محمد صالح خاتون آبادی، تصحیح میر ہاشم محدث، تہران، چاپ و نشر بین الملل، چاپ اول، ۱۳۸۹

۹۔ حدائق المقربین، محمد صالح خاتون آبادی، نسخہ خطی، کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی، شمارہ ۵۶۵۷

۱۰۔ خیراتیہ در ابطال طریقہ صوفیہ، بہبہانی کرمانشاہی محمد علی بن وحید، جلد اول، انصاریان، قم، ۱۳۷۱ (۱۴۱۲ قمری)

۱۱۔ دانشمندان و بزرگان اصفهان، مهدوی مصلح الدین، تحقیق و تصحیح رحیم قاسمی۔ محمد رضا نیلفروشان، اصفهان، انتشارات گلدستہ، چاپ اوّل، ۱۳۸۴، جلد اوّل

۱۲۔ دیوان اشعار میر فندرسکی، محمد رضا زادھوش، اصفهان، ھمای رحمت۔ علم آفرین، چاپ اوّل، ۱۳۹۱

۱۳۔ الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، آقا بزرگ الطہرانی، دارالاضواء، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، بی تا

۱۴۔ رجال اصفهان، کتابی سید محمد باقر، اصفهان، گلھا، چاپ اوّل، ۱۳۷۵، جلد اوّل

۱۵۔ رجال و مشاہیر اصفهان، جناب میر سید علی، تصحیح رضوان پور عصار، اصفهان، سازمان فرہنگی، تفریحی شہرداری اصفهان، چاپ اوّل، ۱۳۸۵

۱۶۔ ریاض الجنہ، میرزا محمد حسن حسینی زنوزی، تحقیق علی الرفیعی العلامرودشتی، بہ کوشش صدرابی علی، قم، کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی (رہ)، چاپ اوّل، ۱۳۹۰

۱۷۔ ریاض السیاحہ، شیروانی، زین العابدین، تصحیح حامد ربانی، چاپ اوّل، سعدی، تہران، بی تا

۱۸۔ ریاض العلماء و حیاض الفضلاء، افندی عبداللہ، تحقیق السید احمد الحسینی، باہتمام السید محمود المرعشی، منشورات مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ النجفی، ۱۴۰۳ قمری، الجزء الخامس و جزء الثانی

۱۹۔ ریحانۃ الادب فی تراجم المعروفین بالکنیۃ واللقب، مدرسی تبریزی محمد علی، تہران، کتاب فروشی خیام، چاپ سوم، ۱۳۶۹، جلد ۵ و ۶

۲۰۔ عقاید، مجلسی محمد باقر، تحقیق حسین درگاھی، ترجمہ حمید رضا آزیر، موسسہ زیتون، چاپ دوم، ۱۳۸۷

۲۱۔ عین الحیات، مجلسی محمد باقر، محقق مھدی رجایی، انوار الھدی، قم ۱۳۸۲، جلد دوم

۲۲۔ قاصم الجبارین، کاشف دزفولی سید صدرالدین، نسخہ خطی کتاب خانہ دکتر اصغر مہدوی، شمارہ ثبت ۳۶۰

۲۳۔ قصص العلماء، محمد بن سلیمان تنکابنی، تصحیح محمد رضا برزگر خالقی و عفت کرباسی، علمی فرہنگی،

تہران، چاپ سوم، ۱۳۸۹

۲۴۔ کتاب شناسی مجلسی، حسین درگاھی، علی اکبر تلافی داریانی، تہران، وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، چاپ اوّل، ۱۳۷۰

۲۵۔ لؤلؤۃ البحرین، یوسف بن احمد بحرانی، چاپ سنگی، بی تا، کتابخانہ مجلس شورای اسلامی، شمارہ ۵۳۱۸

۲۶۔ مرآت الاحوال جھان نما، کرمانشاھی احمد، جلد اوّل، چاپ اوّل، انصاریان، قم، ۱۳۷۳

۲۷۔ مناھج انوار المعرفۃ فی شرح مصباح الشریعہ، رازشیرازی ابوالقاسم، تہران، خانقاہ احمدی فقراء ذھبیۃ تہران، چاپ دوم، ۱۳۶۳، جلد دوم

۲۸۔ میراث اسلامی ایران، دفتر سوم، کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی، چاپ اوّل، ۱۳۷۵

۲۹۔ نجوم السماء فی تراجم العلماء، کشمیری محمد علی، مکتبہ بصیرتی، قم، بی تا

مقدمہ مصحح

کتاب شناسی "خطبۃ البیان"

"خطبۃ البیان" وہ مفصل خطبہ ہے جو امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی اوصاف میں بیان کیا ہے۔ اس خطبے کی وضاحت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک مفصل خطبہ ہے جو امیر المومنین علیہ السلام نے کوفہ یا بصرہ میں اپنی معرفت کے لئے بیان فرمایا۔ اس میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

-انا سر الاسرار انا شجرۃ الانوار انا دلیل السموات-[1]

اس خطبہ کے انتساب کے بارے میں مضمون کے غریب ہونے کی دلیل کی بناء پر محققین کے درمیان اختلاف کا باعث ہے۔ حاجی خلیفہ "کشف الظنون" میں "توصیف خطبۃ البیان" میں لکھتے ہیں:

"خطبة البيان منسوبة الى على ابن ابى طالب و هى سبعون كلمة اولها الحمد لله بديع السموات و فاطرها-[2]

1۔ فہرستگان نسخہ ھای خطہ حدیث وعلوم حدیث شیعہ، ج ۴ ص ۲۸

2۔ کشف الظنون عن اسامی کتاب والفنون، ص ۷۱۵

اور بعض اس چیز کے معتقد ہیں کہ "خطبۃ البیان" وہی "خطبۃ الافتخار" ہے کیونکہ مضامین میں وحدت رکھتے ہیں، یہ معتقد ہیں کہ "خطبۃ الافتخار" عرصے میں محققین کے درمیان "خطبۃ البیان" کے نام سے تبدیل ہوگیا۔ ملتے جلتے جملات بھی شامل تھے۔ اس میں کہ اس خطبہ کا نام اہل تحقیق کے درمیان تبدیل ہوگیا۔ بطور مثال "خطبۃ الاقالیم" بعد میں "خطبۃ تطنجیہ" میں تبدیل ہوگیا اور حافظ رجب برسی نے بھی "خطبۃ تطنجیہ" کے نام سے "مشارق الانوار الیقین" میں بیان کیا ہے۔[1]

اسی طرح لغت شناسوں سے نقل ہوا ہے کہ اس خطبے کی ریشہ آئین کہن آریائی وسامی وکیش ومانی میں ہیں۔[2]

دھخدا نے بھی لغت نامہ عبارت کے ذیل میں "خطبۃ البیان" کے حروف کو ان کی کتابوں کا جز مانا ہے لیکن یہ خطبہ فضل اللہ حروفی (متولد: ۷۴۰ ومقتول ۸۰۴ھ) کے تولد سے پہلے بھی کتابوں میں پایا گیا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے حروفون کی طرف نسبت دی ہے۔ اس خطبے کے بند تاریخ طبری ورجال کشی وبصائر صفار واختصاص مفید وہفت باب بابا سیدنا وروضۃ التسلیم اور دوسری جگہوں پر بھی دیکھے گئے ہیں۔[3]

اور اس کے علاوہ "خطبۃ البیان" کے بہت متعدد نسخے موجود ہیں، جن میں عبارت متفاوت ہے۔[4]

اس خطبہ کے ۵۰۰ نسخے مانتے ہیں جن میں بعض کی عبارت میں بہت زیادہ

1۔ ر۔ک۔ مشارق الانوار الیقین، ص ۲۶۰ کے بعد

2۔ ترجمہ فارسی منظوم خطبۃ البیان، ص ۳۸۵

3۔ ترجمہ فارسی منظوم خطبۃ البیان، ص ۳۸۵

4۔ نگاہی بہ خطبۃ الافتخار وخطبۃ تطنجیہ، ص ۷۲

فرق اور بعض کی عبارت میں بہت تھوڑا فرق ہے۔[1]

شاید اسی وجہ سے تھا کہ مجلسی اوّل نے اصل خطبہ کا ذکر نہیں کیا، فقط امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت پر احادیث کا ذکر کیا ہے اور دوسری عبارت میں مجلسی اوّل نے اس شرح میں مبانی خطبۃ البیان کو جائے تحقیق قرار دیا ہے۔ وہ ۸۲، احادیث امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل میں ذکر کرنے کے بعد شرح کے آخر میں کمالات انسانی پر تحقیق کی ہے تا کہ خطبہ پر اشکالات حل ہوں۔

اہل تحقیق کی اس خطبے کی سند کے بارے میں مختلف نظریں ہیں۔ بعض نے اپنے نظریات کے اثبات کے لئے اس خطبے کی سند کو دیکھا ہے اور بعض نے اس کو نقل کرنے سے ہی اجتناب کیا ہے اور اس کو محققاً معصومین علیہم السلام سے صادر نہیں جانا۔ ذیل میں اس خطبے کے بارے نظر مخالف وموافق کو ذکر کرتے ہیں۔

ملا محمد طاہر قمی جو عقائد حکیم مومن طیب تنکانی کے رد میں لکھتے ہیں:

"خطبۃ البیان" کو صوفیوں کا گھڑا ہوا مانتے ہیں اور اس کو مردود مانتے ہیں۔[2]

محمد باقر مجلسی "خطبۃ البیان" کے بارے کہتے ہیں:

"و ما ورد من الاخبار الدالة علی ذالك كخطبة البيان و امثالها فلا يوجد الا في كتب الغلاة و اشباههم۔"[3]

۱۔ شرح حدیث بساط یا غمامہ، ص ۳۹

۲۔ دو متن دو گفتار، ص ۱۹

۳۔ بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۳۴۸

قاضی نور اللہ شوستری ان میں سے ایک ہیں جو "خطبۃ البیان" کی سند کو رد کرتے ہیں اور اس پر استدلال کرتے ہیں کہ خطبہ کے راوی کا ایمان ہمارے لئے ثابت نہیں ہے اور کہتے ہیں عبارت "خطبۃ البیان" کو جوان کے خادموں نے سمجھا ہے موافق قرآن واصول مذہب نہیں ہے۔[1]

اور بہت زیادہ علماء اس کی اصالت کے معتقد تھے اور خطبہ مذکورہ کو مورد استناد قرار دیا اور انہوں نے اس کا حوالہ دیا ہے۔

سید نعمت اللہ جزائری نور البراہین میں[2]، اور مولی محمد صالح مازندرانی داماد مجلسی اوّل اپنی کتاب "کافی" کی شرح پر شیخ صدوقؒ نے بھی اس کی اسناد کا ذکر کیا ہے جس کی عبارت یہ ہے:

"و قد صرح به فی کتاب الاعتقادات و الروح المقدس لامیر المومنین كما قال في خطبة البيان انا اللوح المحفوظ.....۔"[3]

ملا محسن فیض کاشانی "قرۃ العیون" میں "خطبۃ البیان" کو اور "خطبۃ تطنجیہ" کو امیر المومنین علیہ السلام کی طرف نسبت دیتے ہیں۔[4]

قاضی سعید قمی اس خطبہ کی سند میں یہ فرماتے ہیں:

"و هی فی اسقاضة بين العلماء الخاصة غنية عن

۱۔ فیض الالہ فی ترجمۃ القاضی نور اللہ، ص ۹۱

۲۔ نور البراہین، ص ۳۸۸

۳۔ شرح اصول کافی، مازندرانی۔ ج ۴ ص ۲۴۱

۴۔ الاصول الاصلیہ، ص ۱۹۲

السند والراویۃ-[1]

متاخرین میں سے استاد حسن زادہ آملی اس بارے میں کہتے ہیں:

"اگر احادیث کی زبان سے ہم آشنا ہوں تو بہت سی کتابیں ایسی دیکھیں گے جیسے "مشارق الانوار الیقین" تالیف حافظ رجب برسی و "تفسیر فرات کوفی" جو صحیح ہیں اور ان میں غلو کا کوئی کام ہی نہیں ہے"۔[2]

سید جلال الدین آشتیانی بھی اس خطبہ کے دفاع میں ہیں اور وہ ان مضامین پر جس کی مخالفین نے سندیت اور اعتبار پر حملہ کیا ہے ان مضامین کو مقام ولایت کے لئے ثابت جانتے ہیں اور از نظر عقلی بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ وہ اس کی خصوصیت میں کہتے ہیں:

"یہ خطبہ جس کو علامہ نے نقل کیا، عرفاء نے اپنی کتب میں اس کو بیان کیا ہے۔ یہ خطبہ سند کی حیثیت سے قابل خدشہ ہے لیکن اس کا مدلول مفہوم اگر یہ خطبہ امیر المومنین علیہ السلام سے نہ بھی ہو تو کمال صحت اور محکم ہے۔

اور دوسری روایات جو اس روایت کے مدلول سے بھی بلند تر اور کامل تر ہیں، اور ان روایات کے علاوہ بھی عقل صریح حکم کرتا ہے اس پر کہ انسان کامل اپنی استعداد تام قدرت سے مراتب ملکوت میں اور ظہور شرار عالم وجود میں سیر کرتا ہے۔

ماخذ مختار عرفائے اسلامی یہی روایات ہیں ان سے توقع ہی نہیں جنہوں نے

---

[1] شرح حدیث بساط یا غمامہ، ص ۲۰۶

[2] نگاہی بہ خطبۃ الافتخار و خطبۃ تطنجیہ، ص ۷۸۔۷۹، نقل از صراط سلوک، ص ۲۳

اپنی عمر تحقیق مسائل کلامی وفقہی اور مبانی اصول میں صرف کی ہیں اور انہوں نے اتنے بڑے امور کے بارے میں نہیں لکھا کہ اس قسم کے اصولوں کو تسلیم کریں، ان کے فہم، ان روایات کو سمجھنے کے لئے بالکل پست ہیں۔

ان روایات کا انکار صرف مضمون و مدلول کے اعتبار سے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کا انکار ہے اور ان کا معنوی مقامات کا انکار ہے اور ان سب روایات سے اعراض اہل بیت علیہم السلام پر ظلم ہے۔ اے کاش ان میں سے کچھ روایات کی سند پر خدشہ کرتے، اس کے مدلول (مضمون) کا انکار نہ کرتے۔[1]

---

[1] شرح مقدمہ قیصری، ص ۶۵۳ کے بعد

"خطبۃ البیان" پر لکھی گئی شروحات

متعدد شروحات اس خطبہ کی عربی اور فارسی میں لکھی گئی ہیں۔[1]

اکثر شروحات نے اس خطبے کی تائید کی اور اس کے کلمات کی تفسیر کی ہے اور وہ بھی شروحات موجود ہیں جنہوں نے اس خطبہ کو رَد کیا اور امیر المومنین علیہ السلام کی طرف نسبت کی تردید کی ہے اور اس خطبہ کی معروف شروحات میں سے ہی ہیں۔

(۱)۔"خلاصۃ الترجمان فی تاویل خطبۃ البیان"۔

مصنف محمد بن محمود دھدار لکھنے والے فانی کے ساتھ متخلص ہیں اور ہندوستان میں متوفی ہیں ۱۰۱۶ھ اور شرح کو ۱۰۱۳ھ میں خانخانان کے لئے لکھا ہے۔

آغاز: بسمله الحمد لله الذی خلق الانسان علمه البیان الذی کل یوم هو فی شان اما بعد" کہتا ہے "بیر گفتار و صورت دیوار محمد بن محمود مقلب به دهدار "یہ کتاب ایک بار تہران میں چاپ ہوئی ہے۔[2]

۱۔ اس کی شرح ترکی زبان میں بھی موجود ہے، شارح سید حسین فیبی اہل سنت کی نظر سے اس خطبہ پر بررسی (تحقیق) کی ہے (نگاہی بہ خطبۃ الافتخار و خطبۃ تطنجیہ، ص ۷۳)

۲۔ ر۔ک۔ شرح خطبۃ البیان امام علی ابن ابی طالب علیہم السلام، شارح محمد بن محمود دھدار شیرازی، بہ اہتمام محمد حسین اکبری ساوی

اور اس کے متعدد نسخے خطی کتابخانہ ھای ایران میں موجود ہیں۔ کتابخانہ ملک میں شمارہ ۵۸۴۵ (فہرست نسخہ ھای خطہ کتابخانہ ملک، ج ۹ ص ۶۹) و شمارہ ۱۶۶۸ (فہرست نسخہ ھای خطہ کتابخانہ ملک، ج ۵ ص ۳۲۵)، کتابخانہ خانقاہ نعمت اللہ، شمارہ ۵۰ (فہرست نسخہ ھای کتابخانہ نور بخش خانقاہ نعمت الہی، ج ۱ ص ۶۱) نسخہ کتابخانہ دانشکدہ ادبیات دانشگاہ تہران، شمارہ ۳۳۹۶۷ اور کتابخانہ مدرسہ مروی تہران میں شمارہ ۵۳۹ (فہرست نسخہ ھای کتابخانہ مروی ج ۱ ص ۲۸۵۔ اس کتاب کے نسخے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۲)۔شرح خطبۃ البیان (میر اسحاق سوگندی بلخی):۔

شرح مذکور دفاع و تائید "خطبۃ البیان" کے بارے میں ہے۔ اعتقادی پہلو سے مؤلف اس اثر میں آیات قرآن سے استناد کر کے کوشش کرتے ہیں اس "خطبۃ البیان" کی عبارات کی صحت کو ثابت کریں۔ اس نسخے کا اثر کتابخانہ مرعشی (رہ) قم میں ۲۲۹۱ نمبر کے ساتھ موجود ہے۔[1]

(۳)۔ "شرح خطبۃ البیان" (میرزا ابوالقاسم بن حسن گیلانی قمی):۔

اس رسالہ میں دو فصل ہیں۔ ایک خطبہ کی صحت پر تحقیق کی ہے اور دوسری خطبہ کے عدم اعتبار پر۔ اس خطبہ کا نسخہ کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم میں ۲۸۲۰ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے۔[2]

اور یہی نسخہ کتابخانہ ملی میں ج ۵ ص ۷۷ ۱۹۱ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے۔

۱۔ ر۔ک۔ فہرست نسخہ ھای خطی، کتابخانہ آیت اللہ العظمی مرعشی، ج ۶ ص ۲۷۵

۲۔ ر۔ک۔ فہرست نسخہ ھای خطی، کتابخانہ آیت اللہ العظمی مرعشی، ج ۸ ص ۲۴

اس رسالے میں میرزا قمی مولانا علی اصغر نامی شخص کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں، وہ سوال کرتا ہے "خطبۃ البیان" کے اعتبار اور ان عبارات کی صحت پر (انا خالق السموات والارض)، (انا الرازق) جو مولا علی علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں، سوال کرتا ہے۔ میرزا قمی اس رسالہ کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مقدمہ میں اپنی نظر کو خطبہ کے عدم اعتبار پر بیان کرتے ہیں۔ فصل اوّل اس پر رکھتا ہے کہ خطبے کی سند نہیں ہے اور علی اصغر کو جواب دیتے ہیں، اور دوسری فصل خطبے کی صحت پر رکھتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں:

"لازماً آنکھیں کھولو حقیقت سے غافل نہ ہو"۔

او پر والا رسالہ "جامع الشتات" میرزا قمی کی کتاب کے آخر میں شائع ہوا ہے اور اس کے بعد مستقلاً تحت عنوان (رسالہ ای در بررسی اصالت خطبۃ البیان) آقا محمد مہدی کرباسچی کے توسط سے میگزین "سفینہ" میں چاپ ہوا ہے۔[1]

(۴)۔"شرح وترجمہ خطبۃ البیان":۔

یہ کتاب نظم میں شاپور کاشانی نے لکھی ہے اور پھر اس کتاب کو شمس الدین حاکم کاشان کو ۸۴۶ھ میں ہدیہ کیا۔ اس رسالہ نے خطبہ کو متعدد عبارتوں میں تقسیم کیا اور پھر ہر کسی کے ذیل میں بصورت نظم اس کا ترجمہ لکھا۔

آغاز:۔

حرف اوّل بہ نام آن معبود کوست
فی الارض وَالسماء موجود

[1] ر۔ک۔ رسالہ ای در بررسی اصالت خطبۃ البیان، میرزا ابوالقاسم قمی، تحقیق و تصحیح محمد کرباسچی، ص ۳۵ کے بعد تک

انجام:۔

انا اظهر کیف اشاء صدق علی
من آن کس کہ میشوم ظاهر
همه حالی به قدرت قادر[1]

یہ کتاب محمد تقی دانش کے توسط سے اس عنوان کے تحت (ترجمہ فارسی منظوم خطبۃ البیان) چاپ ہوئی ہے۔[2]

(۵)۔"شرح منظوم خطبۃ البیان":۔

(محمد علی بن فضل علی معروف بہ نور علی شاہ (متوفی: ۱۲۱۲ھ)۔

آغاز:۔

به نام خداوند عزوجل
که هم لایزال است وهم لم یزل
بگیرم ز نیزار جان خامه ای
نویسم بر اوراق دل نامه ای

انجام:۔

روشن اندر وی هزاران عالم است
لوح محفوظ است واسم اعظم است

یہ شرح ج ۲ ص ۸ ۲۳ نمبر کے ساتھ کتابخانہ دایرۃ المعارف بزرگ اسلامی

[1] ر۔ک۔ فہرست نسخہ ھای خطی دانشگاہ تہران، ج ۲ ص ۱۱۵

[2] ر۔ک۔ ترجمہ فارسی منظوم خطبۃ البیان شاپور کاشانی، تصحیح محمد تقی دانش، مجلہ دانشکدہ ادبیات و علوم انسانی دانشگاہ تہران، فروردین و تیر ۱۳۴۳، شمارہ ۴۳۔۴۴

میں موجود ہے۔[1]

(۶)۔معالم التاویل والتبیان فی شرح خطبۃ البیان:۔

(میرزا ابوالقاسم راز شیرازی)۔اس کتاب کے مؤلف نے یہ کتاب ناصر الدین شاہ قاچار کو ہدیہ کی اور اس کتاب کا دوسرا نام "ملکوت المعرفہ فی اسرار الولایہ" ہے۔کتاب مذکور نظم ونثر فارسی میں ۱۲۸۱ھ میں لکھی گئی۔

آغاز:۔

بسملہ الحمد للہ العلی الوهاب الودود
الحمید الحامد المحمود۔

انجام:۔

سالکان این صراط المستقیم
در رہ دنیا و دین می کن مقیم

یہ نسخہ دانشگاہ تہران ۲۵۷۱ نمبر کے موجود ہے اور ایک نسخہ خانقاہ ذھبیہ شیراز 59 کے نمبر کے ساتھ موجود ہے اور یہی نسخہ کتابخانہ مجلس میں ۸۶۹۴۷ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے اور یہ رسالہ مجموعہ انہار جاریہ میں انتشارات خانقاہ احمدی کے توسط سے چاپ ہوا۔[2]

(۷)۔"شرح خطبۃ البیان" سید حسین بن سید غیبی:۔

یہ شرح تیرہویں ہجری کے آخر میں تالیف ہوئی ہے۔

۱۔ فہرست نسخہ ھای خطی مرکز دایرۃ المعارف، بزرگ اسلامی، ج ۱ ص ۱۴۹

۲۔ انہار جاریہ، ص ۸۹

(۸)۔"شرح خطبۃ البیان" (میر سید شریف جرجانی):۔

اس کتاب کا نسخہ کتابخانہ دانشگاہ تہران میں ج ۲۵ ص ۱۰۱۵ نمبر کے ساتھ موجود ہے۔[1]

(۹)۔"شرح وترجمہ خطبۃ البیان":۔

مصنف کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

آغاز:۔

روایت ہے ابن عبدالفتاح سے کہ وہ محبان خاندان اہل بیت علیہم السلام سے تھا۔

انجام:۔

"بغیر الوھیت او وامر حقیقی او کما قال سبحانہ
وتعالیٰ الا لہ الخلق والامر تبارك الله وآلہ اجمعین"

یہ نسخہ ۲۳۹۸ کے نمبر کے ساتھ دانشگاہ تہران میں موجود ہے۔[2]

(۱۰)۔"خطبۃ البیان وخطبۃ تطنجیہ وشرح آن" (مؤلف ناشناس):۔

یہ کتاب "شرح خطبۃ البیان" و"خطبۃ تطنجیہ" عربی میں ہے۔اس کا نسخہ کتابخانہ دانشگاہ تہران میں ۱۹۶۷ نمبر کے ساتھ موجود ہے۔[3]

(۱۱)۔"شرح خطبۃ البیان فارسی میں اور مولف ناشناس":۔

امیر المومنین علیہ السلام نے یہ خطبہ کیسے دیا اور پھر شارح اس خطبے کی شرح کرتا

۱۔ ر۔ک۔فہرست دارہ مجموعہ مشکاۃ، ج ۱ ص ۲۵۵

۲۔ ر۔ک۔فہرست نسخہ ھای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران، ج ۹ ص ۱۰۰۷

۳۔ ر۔ک۔فہرست نسخہ ھای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران، ج ۲ ص ۷۰۲

ہے۔اس کتاب کا نسخہ کتابخانہ تہران میں ۲۰۲۱ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے۔[1]

(۱۲)۔"شرح خطبۃ البیان":۔

(مصنف سید حسین فہیم سلطان بن تقی مستوفی قدس شریفی فرحانی)۔

یہ شرح فارسی میں ۱۳۲۲ھ میں لکھی گئی۔مؤلف نے اس کو لکھتے ہوئے"شرح معالم التاویل"(راز شیرازی)اور"مشارق الانوار الیقین"(حافظ رجب البرسی)کو نظر میں رکھا۔اس کتاب کا نسخہ کتابخانہ مجلس میں ۱۸۷۴۴ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے۔

(۱۳)۔"شرح خطبۃ البیان من کلام علی علیہ التحیہ والرضوان"۔

(لطف علی لطفی):۔

یہ ایک"خطبۃ البیان" کی شرح ہے،دسویں ہجری میں لکھی گئی ہے۔اس شرح میں خطبہ کا ہر بند دو بیت سے ترجمہ ہوا ہے اور یہ شرح کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی ج ۳ ص ۱۷۰۶۲ کے نمبر کے ساتھ موجود ہے۔

(۱۴)۔"مناجات مرتضوی در شرح خطبۃ البیان"۔(امیر محمد صالح):۔

اس کتاب کا نسخہ کتابخانہ لاہور پاکستان میں موجود ہے۔[2]

(۱۵)۔"افتتاح خطبۃ البیان"۔

(فارسی رسالہ ہے شرح خطبۃ البیان کا":۔

یہ شرح دارالکتب قاہرہ میں موجود ہے۔

---

[1]۔ فہرست نسخہ ھای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران،ج ۸ ص ۶۳۹

[2]۔ نگاہی بہ خطبۃ الافتخار و خطبۃ تطنجیہ،ص ۷۵،نقل از فہرست مشترک پاکستان،ج ۴ ص ۲۴۶۸

(۱۶)۔(مترجم)"اسرار ولایت مطلقہ"۔

(مصنف محمد علی بہمنی رامہرمزی):۔

(مصنف نے"شرح خطبۃ البیان" پر ایک زبردست شرح لکھی ہے،جو میری نظر میں ہے اور وہ چاپ ہوئی ہے چاپخانہ شہید قم سے ۱۳۷۲ شمسی جو تقریباً ۲۸ سال پہلے چاپ ہوئی اور یہ انشاءاللہ ادارہ تراب پبلشرز سے جلد ہی اردو ترجمہ ہو کر شائع ہوگی)۔ازمترجم۔

"شرح خطبۃ البیان کی تصحیح اور وہ نسخہ جات

جن سے استفادہ حاصل کیا گیا":۔

مجلسی اوّل نے اس کتاب میں خطبہ مذکورہ کا ذکر نہیں کیا۔مصحح نے چاہا خطبہ کو کتاب سے ملحق کرے تاکہ اہل تحقیق و پڑھنے والے آسانی سے اس خطبہ سے مانوس ہو سکیں اور اس کی عبارتوں سے آشنا ہوں۔

"خطبۃ البیان" کے مختلف نسخے موجود ہیں اور ہر ایک آپس میں اختلاف رکھتا ہے،لہٰذا کوشش کی گئی کہ قدیمی نسخوں سے تصحیح کی جائے۔مصحح نے کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی سے ۴ نسخہ جات کا انتخاب کیا۔بہت زیادہ تحقیق کے بعد اس نسخہ کا مقابلہ اور نسخوں سے کر کے ان کو آپس میں ملایا اور دو نسخے آپس میں بہت زیادہ اختلافات رکھتے تھے،ان کو چھوڑ کر وہ دو نسخے اُٹھائے جن میں بالکل کم اختلاف تھا،ان کو تصحیح کے لئے منتخب کیا۔تصحیح کے لئے کتابخانہ مجلس سے نسخوں کا انتخاب کیا گیا۔

نظر میں چار نسخے تھے مگر آخر ان میں بھی دو نسخہ اوّل و دوم کا انتخاب ہوا۔ نسخہ مذکور یہ تھے:

اوّل:۔

نسخہ شمارہ ۱۹۱۸ کتابخانہ مجلس شوریٰ اسلامی جس کا نام ہم نے (الف) رکھا، جو خطبہ مذکورہ کے قدیم ترین نسخوں میں سے تھا اور یہ نسخہ ۸۹۹ھ کو لکھا گیا۔ اس نسخہ کا خط عربی تھا۔

عبارتیں پڑھنا اس وجہ سے کہ کچھ جگہوں پر نقطہ گزاری نہیں تھی، بہت مشکل کا سامنا تھا اس کے باوجود دوسرے نسخوں سے مقابلہ میں کلمات کی تطبیق اور عبارات کا کافی حد تک برطرف ہوا۔

دوم:۔

نسخہ شمارہ ۵۶۵۴ مجلس شوریٰ اسلامی میں ہے اور تیرہویں قرن میں لکھا گیا۔ ظاہر ہے لکھنے والوں کا گروہ علماء اور طلاب کا گروہ تھا کیونکہ حاشیہ میں ہر کلمے کی معنی اس لفظ کے نیچے آئی ہوئی تھی۔ یہ نسخہ مضامین کے حساب سے نسخہ اوّل سے بہت زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔

نسخہ دوم اور الف میں اختلافات زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کو بعنوانِ نسخہ (ب) نام رکھا گیا۔

سوم:۔

نسخہ شمارہ ۸۱۳۲ مجلس شوریٰ اسلامی خطبہ کا آغاز ہونے کی وجہ سے اس کو بعنوانِ نسخہ (ج) کا نام رکھا ہے۔

چہارم:۔

نسخہ شمارہ ۱۰۵۰ مجلس شوریٰ اسلامی ۱۲۴۷ھ سے تعلق رکھتا ہے اور سید عبدالباقی کے توسط سے لکھا گیا ہے۔ نسخہ تمام دوسرے نسخوں سے برابری نہیں کرتا اور ناقص ہے۔ ان چار نسخوں میں سے نسخہ اوّل و دوم کو ان کی قرابت کی وجہ سے تصحیح کے لئے قرار دیا اور نسخہ چہارم کو نواقص اور اختلافات کی وجہ سے الگ کیا گیا لیکن نسخہ سوم کو ابتداء میں ہم نے ذکر کیا ہے۔

مجلسی اوّل کی "شرح خطبۃ البیان" پر تحقیق:۔

کتاب حاضر وہ شرح ہے جس کو مجلسی اوّل نے خطبے کی شرح پر لکھا وہ اپنی "شرح خطبۃ البیان" میں اس خطبہ کے ذکر سے اجتناب کرتے ہیں۔ مجلسی حدیث نورانیہ جس کے مضامین اس خطبہ سے شباہت رکھتے ہیں، اس شرح میں بیان کرتے ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام کی مدح میں متعدد احادیث ذکر کیں اور کوشش کی کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کی تمام جن وانس پر فضیلت ظاہر کریں اور ثابت کریں کہ عبارات "خطبۃ البیان" صحت رکھتی ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی اوصاف بیان کرنے میں اغراق نہیں کیا۔

اس حالت کے باوجود یہ شرح ناقص ہے اور جو مؤلف کی نظر میں مطالب تھے بطور کامل اس کتاب میں بیان نہیں کر پائے اور مجلسی اوّل نے وہ بہترین احادیث جو امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں بیان کی ہیں، توجہ کے قابل ہیں۔

شاید مؤلف نے خطبے میں اختلافات زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کتاب میں درج کرنے سے اجتناب کیا ہو۔

"شرح خطبۃ البیان" علامہ مجلسی نے امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل میں احادیث سے انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مصحح نے تصحیح میں احادیث پر شمارہ بندی کی ہے تا کہ پڑھنے والے احادیث کو آپس میں آسانی سے تشخیص دیں۔ ہمارا اساسی نسخہ "شرح خطبۃ البیان" تصحیح میں نسخہ کتابخانہ ملک شمارہ ۱۵۷۳ تھا۔ دوسرا نسخہ اسی اثر سے کتابخانہ آیت اللہ روضاتی اصفہان میں موجود ہے مگر افسوس کے ساتھ ہماری پہنچ میں نہیں تھا۔

نسخہ میں بہت زیادہ غلطیاں تھیں، اس طور پر کہ کہیں کہیں پر جملہ دو جگہ پر تکرار ہوا تھا۔ مصحح نے حدیثوں اور منابع ماخوذہ کے مقابلے کے بعد یا وہ منابع جن میں احادیث موجود تھیں ان میں جو تکراری چیزیں تھیں ان کو حذف کیا اور غلطیوں کو دور کیا اور وہاں پر جہاں پر عبارت نہیں تھی، مصحح نے جملے کی مناسبت سے وہ عبارت وہاں پر شامل کی اور وہ جگہ جہاں پر اصل منابع میں اختلاف تھا، وہاں پر اصل لفظ حاشیہ میں شامل کیا اور یہ روش خطبے کی تصحیح میں بھی استعمال ہوئی ہے۔

طریقہ شرح محمد تقی مجلسی اس طرح ہے کہ متن حدیث جملات اور عبارتوں کا اضافہ کرتے ہیں۔ متن کے ساتھ عبارت کے مخلوط ہونے سے بچنے کے لئے (مفسر کہتا ہے) مشخص کیا۔

"شرح خطبۃ البیان" کے اتمام کے بعد متوجہ ہوا کہ پہلے آقا جویا جہان بخش کی ہمت سے میراث حوزہ اصفہان سے چاپ ہو چکا ہے، ان کا اساسی متن بھی یہی دو نسخے تھے۔ ایک نسخہ جو ہمارے ہاتھوں میں تھا، کتابخانہ ملک سے ہمارے ہاتھ میں آیا اور دوسرا نسخہ جو کتابخانہ سید محمد علی روضاتی کا تھا جو افسوس کے ساتھ ہماری دسترس میں نہیں تھا۔ ہمارا مقدمہ خصوصاً احوال و آثار و شروح پر لکھا گیا جو مختلف مواد پر

مشتمل ہے اور یہاں پر کہ اس شرح کو دیکھا جو دوسری تصحیح ہے وہ ہماری روش تصحیح دوسرے مصحح سے مختلف ہے اور ہمارا عقیدہ صحت اسناد "خطبۃ البیان" مشارالیہ کے ساتھ تعارض میں ہے کیونکہ یہ کتاب الگ سے چاپ ہوگی لہذا اس کی طبع سے ہم نے صرف نظر نہیں کی۔

آخر میں لازم ہے کہ اپنے عزیز دوست جناب مستطاب شیخ ہادی مرزائی عراقی جو متن خوانی میں میرے شریک تھے شکر ادا کروں۔ اسی طرح دوست عزیز جناب آقای محمد ہاجری کا جنہوں نے تنظیم میں تعاون کیا، توفیق اور سعادت مندی کی آرزو کرتے ہیں اللہ عزوجل کی بارگاہ سے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
ربیع الاول ۱۴۴۰ بعد الہجرۃ النبویہ
طہرانی صینت عن الحدثان

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

منابع وماخذ مقدمہ

کتب:۔

۱۔ الاصول الاصلیہ، الفیض القاسانی محمد محسن، تصحیح میر جلال الدین الحسینی الارموی، بی تا، ۱۳۴۹

۲۔ انہار جاریہ، کتاب فروشی احمدی شیراز، شیراز، چاپ چہارم، ۱۳۷۳

۳۔ بحار الانوار، مجلسی محمد باقر، بیروت، دار احیاء التراث العربی، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۳، جلد ۲۵

۴۔ دومین دوگفتار، روضاتی سید محمد علی، قم، موسسہ فرہنگی مطالعاتی الزہراء، چاپ اول، ۱۳۸۶

۵۔ شرح اصول کافی، مازندرانی محمد صالح، تعلیق ابی الحسن الشعرانی، تصحیح علی اکبر غفاری، تہران، ۱۳۴۷، المجلد الربع

۶۔ شرح حدیث بساط یا حدیث غمامہ، قاضی سعید قمی، انتشارات کتابخانہ ملی ملک، تہران، ۱۳۸۱

۷۔ شرح خطبۃ البیان، امام علی بن ابیطالب (ع)، شارح محمد بن محمود دھدار شیرازی، بہ اہتمام محمد حسین اکبری ساوی، تہران، صائب، ۱۳۷۹

۸۔ شرح مقدمہ قیصری، سید جلال الدین آشتیانی، تہران، امیر کبیر، ۱۳۷۰

۹۔ فہرست نسخہ ہای خطی دانشگاہ تہران، منزوی علی نقی، دانشگاہ تہران، تہران، ۱۳۳۲، جلد ۲

۱۰۔ فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی، حسینی احمد، زیر نظر محمود مرعشی،

کتابخانہ مرعشی، چاپ دوم، قم، بی تا، جلد ۶

۱۱۔ فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی، حسینی احمد، زیر نظر محمود مرعشی، قم، کتابخانہ مرعشی، چاپ دوم، بی تا، جلد ۸

۱۲۔ فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ ملک، افشار ایرج و دانش، پژوہ محمد تقی، تہران، چاپ اول، بہار ۱۳۶۳، جلد ۵

۱۳۔ فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ نور بخش (خانقاہ نعمت اللٰہی تہران، دیباجی ابراہیم، انتشارات خانقاہ نعمت اللٰہی، تہران، ۱۳۵۲، جلد ۱

۱۴۔ فہرست نسخہ ہای خطی مرکز دایرۃ المعارف بزرگ اسلامی، منزوی احمد، دایرہ المعارف بزرگ اسلامی، تہران، ۱۳۷۷، جلد ۱

۱۵۔ فہرست نسخہ ہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران، دانش پژوہ محمد تقی، دانشگاہ تہران، تہران، جلد ۸

۱۶۔ فہرست نسخہ ہای کتابخانہ مرکزی دانشگاہ تہران، دانش پژوہ محمد تقی، دانشگاہ تہران، تہران، ۱۳۳۲، جلد ۹

۱۷۔ فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانہ مدرسہ مروی طہران، استادی رضا، مدرسہ مروی، تہران، ۱۳۷۱

۱۸۔ فہرستگان نسخہ ہای خطی حدیث وعلوم حدیث شیعہ، صدرایی خویی علی، دار الحدیث، قم، ۱۳۸۱، جلد چہارم

۱۹۔ فہرستوارہ نسخہ ہای خطی مجموعہ مشکاۃ، تنظیم محمد شیروانی، زیر نظر ایرج افشار، کتابخانہ مرکزی و مرکز اسناد دانشگاہ تہران، تہران، ۱۳۵۳، جلد اول

۲۰۔ فیض الالہ فی ترجمۃ القاضی نور اللہ، جلال الدین حسینی، تہران، شرکت سہامی طبع کتاب، چاپ اول، ۱۳۲۷

۲۱۔ کشف الظنون عن اسامی کتب والفنون، حاجی خلیفہ مصطفی بن عبداللہ، بیروت، دار احیاء

التراث العربی، بی تا، المجلد الاول

۲۲۔ مشارق الانوار الیقین، حافظ رجب برسی، تحقیق سید علی عاشور، قم، ذوی القربیٰ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۲۷

۲۳۔ نور البراھین، جزائری سید نعمت اللہ، تحقیق السید الرجائی، قم، موسسہ النشر الاسلامی، المجلد الاول، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ قمری

مقالات:۔

۱۔ ترجمہ فارسی منظوم خطبۃ البیان، شاپور کاشانی، تصحیح محمد تقی دانش پژوہ، مجلہ دانشکدہ ادبیات وعلوم انسانی دانشگاہ تہران، فروردین وتیر ۱۳۴۳، شمارہ ۴۳ و ۴۴

۲۔ رسالہ ای در بررسی اصالت خطبۃ البیان؛ میرزا ابوالقاسم قمی، تحقیق وتصحیح محمد مہدی کرباسچی، سفینہ، پاییز ۱۳۸۶، شمارہ ۱۶

۳۔ نگاہی بہ خطبۃ الافتخار وخطبۃ تطنجیہ، بیدآبادی مسعود، مجلہ علوم حدیث، پاییز ۱۳۸۱، شمارہ ۲۵

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

بسم الله الرحمن الرحيم
سبحان الحق المقدس من جلاله العظمة عن ان يحيط به اوهام
العارفين ودقائق خطبته كبريائه عن ان ينال احكام
العقول ... عن ان تدركه قلوب
الخاطبين والصلوة على حبيب اله العالمين ومفخر سائر
الانبياء والمرسلين محمد النبي ... الانس والجن
وعترته شموس سماء النبي ونجوم فلك البشر علي
ابن طالب وذريته المكرمين صلوة دائمة بدوام
السموات والارضين ...

تصویر ا۔ صفحہ آغازین شرح "خطبۃ البیان" محمد تقی مجلسی
نسخہ شمارہ ۱۵۷۳ کتابخانہ ملک

تصویر ۲ـ صفحهٔ پایانی شرح "خطبة البیان" محمد تقی مجلسی
نسخهٔ شمارهٔ ۱۵۷۳ کتابخانهٔ ملک

تصویر ۳ـ "خطبة البیان" نسخهٔ شمارهٔ ۱۹۱۸ کتابخانهٔ مجلس شورای اسلامی
مورخ به تاریخ ۸۹۹ قمری (۴ نسخهٔ الف)

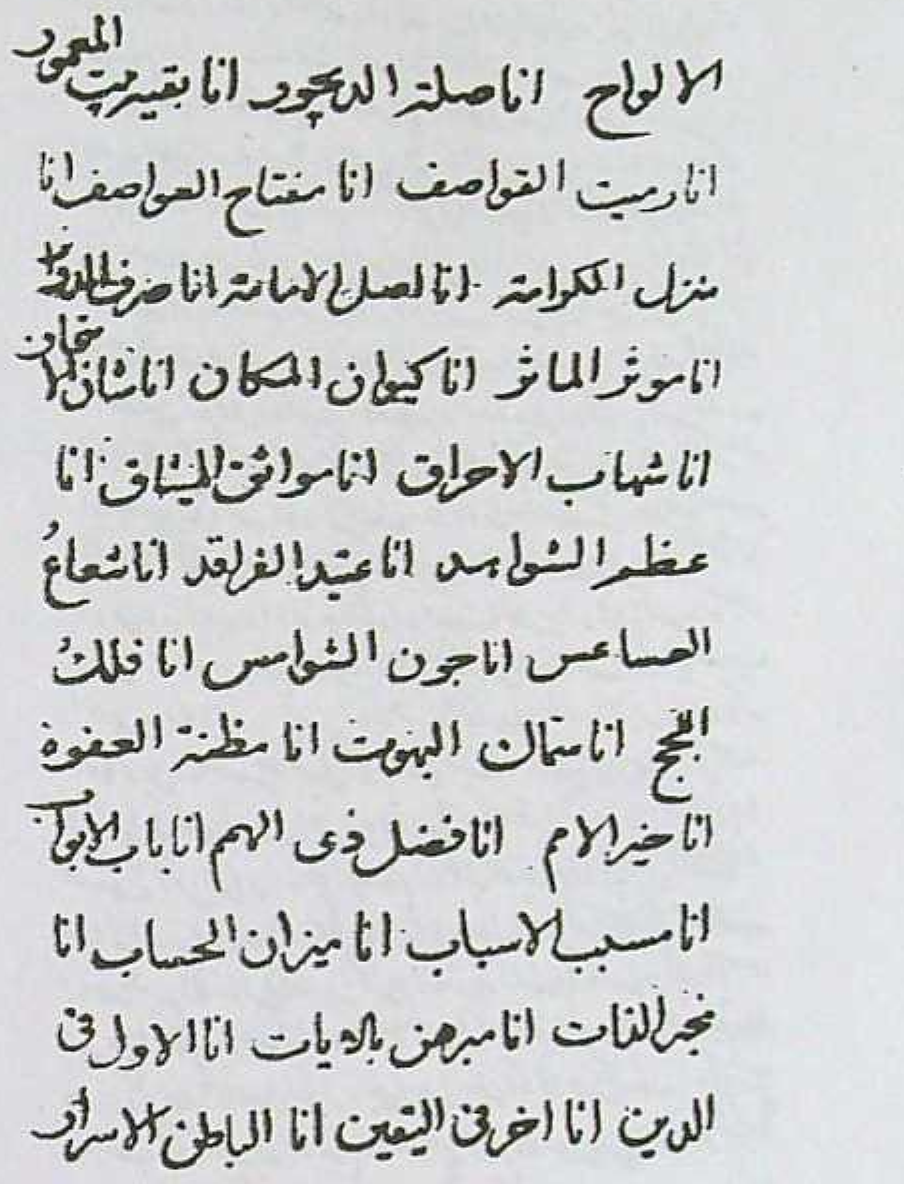

الالواح انا صلة الدعجود انا بقية رب المعبود
انا رميت القواصف انا مفتاح العواصف انا
منزل الكرامة انا اصل الامامة انا صرف الخلافة
انا موتر الماثر انا كيوان المكان انا شان لا خان
انا شهاب الاحراق انا مواثق الميثاق انا
عظم الشواهد انا عقيد الفرقد انا شعاع
الصاعس اناجون الشواس انا فلك
النجح انا سماك البهوت انا مظنة العفوة
انا خير الامم انا افضل ذي الهمم انا باب الابواب
انا مسبب الاسباب انا ميزان الحساب انا
نجم الذات انا مبرهن بالايات انا الاول في
الدين انا اخر في اليقين انا الباطن الاسرار

تصویر ۴- «خطبة البیان» نسخه شماره ۴۵۶۵ متعلق به
کتابخانه مجلس شورای اسلامی (نسخه ب)

هذه خطبة البيان لعلي عليه السلام
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله على نعمائه والشكر على الائه والصلوة على سيد انبيائه
محمد المنتجب واوصيائه الاكرمين وعلى مواليهم اجمعين
اما بعد فقد روى ان امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام
حضر في جامع الكوفة وهو على منبره وقال يا معاشر الناس انا
وحبيبي رسول الله صلى الله عليه وآله وكان لا يخفى شيء منه الا وانا اعلمه
اعلم الغيب لم يوح الي شيء الا علم علمنيه رسول الله صلى الله عليه وآله ولقد
اسر الي الف باب من العلم في كل باب الف مسئلة في كل مسئلة
الف نوع فاسئلوني قبل ان تفقدوني فان بين جنبي علم رسول
الله صلى الله عليه وآله فقام اليه صعصعة بن صوحان وميثم التمار رضي الله عنهما
وابراهيم بن مالك الاشتر وعمر بن صالح وقالوا يا امير المؤمنين
صلى الله عليك قل لنا ما يجري بعدي في اخر الزمان فان قلوبنا
تحبها ذكرك وتحولك ونزيد في ايماننا ذكرك فقال والله

تصویر ۵- «خطبة البیان» نسخه شماره ۸۱۳۲
کتابخانه مجلس شورای اسلامی (نسخه ج)

سبحان من تقدس بجلال ۔۔۔۔۔

مخفی نہ ہو خطبہ مبارکہ موسوم بہ "خطبۃ البیان" خطبہ مولائے مومنان و پیشوائے متقیان و وارث علوم جمیع پیغمبران قسمت کنندہ جنت و نیران در وجوب متابعت شریک قرآن برگزیدہ پروردگار عالمیان و نفس و جان پیغمبر آخر الزمان۔

جب سے تیرا کبریائی کمال عیاں ہے
تیرے بحر عطا کی نمی یہ جہاں ہے
ہمیں نہیں معلوم تیری حمد و ثنا کی حد
تیری حمد و ثنا ہی رضائے رحماں ہے

"مولانا و مولیٰ الثقلین و مقتدانا و مقتدیٰ الکونین کلام الناطق علی ابن ابی طالبؑ من الصلوۃ اذکاھا و من التحیات انماھا۔ فضائل کے کمال کا خطبہ ہے۔ اس وقت مجالس عالی نواب اشرف اقدس اعلیٰ کلب آستان علی ابن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔ شاہ عباس الحسینی الموسوی الصفوی خلد اللہ ملکہ ابدا میں ذکر ہوا تھا کہ وہ اس کو چاہتے ہیں۔

اس فقیر غریب محمد تقی بن المجلسی الاصفہانی اپنے فہم کے مطابق اس کی شرح کرتے ہیں تا کہ عالی مجلس شریف اس سے مزین ہو اور شیعیانِ آل محمد علیہم السلام اس سے

بہرہ مند ہوں اور اس کا ثواب اللہ عزوجل اشرف اقدس تک پہنچائے۔

اور اس کی تشریح مبنی ہے ذکر پر اور بعض آیات و احادیث و کلام اصحاب تحقیق و عرفان پر اے طالب دین قومی اے صراط مستقیم پر چلنے والے اپنی طبیعت کے کنویں سے باہر آؤ اور جو تمہارے فہم سے اوپر ہوں، اس پر اپنے آپ کو قصور دو نہ کہ اس کی بلندی پر، کیونکہ ذات مقدس امیر المومنین علیہ السلام اس حد تک نہیں کہ ہمارے جیسے لوگ اور جو فطرت میں کھو گئے ہیں، ان کا پتہ لگا سکیں بلکہ ملائکہ مقربین و انبیاء مرسلین علیہم السلام اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ منقول ہے تیرے اور اللہ عزوجل کے بغیر مجھے کوئی نہیں پہچان سکتا، نہ آپ کو میرے اور اللہ کے علاوہ کوئی پہچان سکتا اور اللہ عزوجل کو آپ کے اور میرے علاوہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔[1]

اشعار:۔

جتنی بھی عارفوں کی جان، آگاہ تھی
ان کا عرفاں تیرے قدس حرم کی راہ تھی
تمام شہود پر فائز عارفوں کی منزلت
تیرے ادراک کے دامن سے کوتاہ تھی

اور دیگر احادیث بھی تمہارے کانوں تک پہنچیں گی۔ اولاً تو جان کے وارد ہے اخبار میں نبیؐ و آئمہ اطہار علیہم السلام سے وہ کہ ذات الٰہی ازل الآزال کمال ظہور کے ساتھ مخفی تھا، اس نے چاہا کہ ظاہر ہو نور مقدس مصطفیؐ و مرتضیٰؑ کو خلق کیا، جس طرح

---

[1] اصل حدیث اس طرح ہے:
یا علی لا یعرف اللہ تعالیٰ الّا انا و انت ولا یعرفنی الّا اللہ و انت ولا یعرفک الّا اللہ و انا
ر۔ک۔ روضۃ المتقین، ج ۱۳ ص ۲۷۳، مدینۃ المعاجز، ج ۲ ص ۶۹

حدیث میں آیا ہے:

-کُنتُ کَنزاً مخفیاً فَاحبَبتُ ان اعرَف فَخَلَقتُ الخَلقَ لاعرف۔ [او: لِکَیْ اعْرَف][1]

یعنی میں مخفی خزانہ تھا، چاہا کہ پہچانا جاؤں، خلق کیا مخلوق کو تا کہ پہچانا جاؤں۔

حدیث سابق کی بناء پر کوئی بھی محمدؐ اور علیؑ کے علاوہ اللہ عزوجل کی معرفت کے قابل نہیں تھا۔ خلق سے مراد حدیث میں یہی ہونے چاہئیں۔

مولوی معنوی نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اپنے اشعار میں۔[2]

اور دوسری حدیث میں:

-أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِی۔[3]

"یعنی پہلی چیز جو اللہ عزوجل نے خلق کی وہ میرا نور تھا"

اور حدیث قدسی میں آیا ہے:

-یا محمدﷺ! لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ۔[4]

"اے محمدﷺ! آپ نہ ہوتے تو افلاک کو خلق نہ کرتا"۔

اور آیہ کریمہ سورہ آل عمران۔ انفسنا انفسکم ۔نور محمد و علی علیہم السلام پر شاہد ہے اور حدیث مشہور۔ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ۔[5] میں اور علیؑ ایک ہی نور سے ہیں۔

ایک اور چیز حدیثوں میں وارد ہوئی ہے:

1۔ عوالی اللئالی، ابن ابی الجمہور الاحسائی، ج ۱ ص ۵۵

2۔ مثنوی معنوی، جلال الدین محمد بلخی، دفتر دوم

3۔ بحار الانوار، ج ۱ ص ۹۷

4۔ بحار الانوار، ج ۱۶ ص ۴۰۶

5۔ بحار الانوار، ج ۱۵ ص ۱۱

-أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلُ۔[1]

"پہلی چیز جو اللہ عزوجل نے خلق کی وہ عقل ہے"۔

مذہب جماہیر حکماء یہ ہے کہ اوّل فیض جو مبداء فیاض سے فائز ہوا، ایجاد عقل تھا یا محمول ہے اس پر کو اوّلیت اضافی ہو یعنی رسول اللہ ﷺ کے نور کے ایجاد کے بعد جو سب سے پہلے چیز ایجاد ہوئی وہ عقل تھی یا اس پر محمول ہے کہ اکثر محققین نے ذکر کیا کہ عقل سے مراد نور مقدس مطہر مصطفویؐ و مرتضویؑ ہے کہ یہ ہستیاں عقل کل ہیں۔

قبل از ایجاد عالم و آدمؑ حظایر قدس میں منظور نظر الٰہی تھا اور وہ اس نور کے ساتھ عشق کرتا تھا اور وہ نور تسبیح و تقدیس کر کے عشق کا جواب دیتا تھا۔

جس طرح آیت میں ہے کہ "یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ"[2]۔

جن کو اللہ چاہتا ہے اور وہ اس کو چاہتے ہیں اور اس معنی پر شاہد ہے آیہ کریمہ "وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ"[3] یہ معنی خبر دیتی ہے:

اس دم کونین کے کوئی آثار نہ تھے
صفحۂ وجود پہ جیتے اغیار نہ تھے
عشق کی معشوقہ اور ہم ہی تھے
خلوت کے کونے میں اور دیار نہ تھے

اور رسول ﷺ سے منقول ہے کہ:

- کُنْتُ نَبِيّاً وَ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّينِ۔[4]

1۔ عوالی اللئالی، ج ۴ ص ۹۹، بحار الانوار، ج ۱ ص ۹۷

2۔ سورہ المائدہ۔ آیت: ۵۴

3۔ سورہ بروج، آیت: ۳

4۔ بحار الانوار، ج ۱۶ ص ۴۰۲

"یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدمؑ پانی اور گل کے درمیان تھا"۔

شیخ العارفین عراقی اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

ظاہر میں تو میں ابن آدمؑ بن کر آیا
مگر حقیقت شاہد ہے میرے والد ہونے پر

اشعار:۔

کہا اگرچہ صورت اولاد ابوالبشر ہوں
لیکن اپنے حال میں سب سے برتر ہوں
جیسے دیکھوں آئینے میں اپنے جمال کا عکس
تو سارے جہان کا لگتا میں مصور ہوں
آسمان ظہور کا آفتاب بھی چکر لگاتا ہے
اگرچہ کائنات کے ذرات کا مظہر ہوں
ارواح قدس کیا؟ میں اس کی ظاہر معنی
اشباح انس کیا؟ میں ان کا پیکر ہوں
بحر محیط میرے فیض کا خلاصہ ہے
نور بسیط کا میں چمکتا جلوہ گر ہوں
فرش سے لے کر عرش تک سب ذرہ تھے
۔آفتاب کے نور میں، میں ضمیر منور ہوں

میری ذات کی روشنی جہان کو روشن کرے
جب میں اپنے پردۂ صفات سے باہر ہوں
میرے جلال کی تسبیح سے جہان جل جائیں
اس پر میری لطف کی نگاہیں اگر ہوں
سات سو ہزار سال خلق کی خلقت سے پہلے
میں علم اوّلین اور آخرین کا مقرر ہوں
لوح ممکنات پر قلم نے جس سے ثبت کیا
وہ میرا ذرۂ دفتر تھا میں مالک دفتر ہوں
بحر ظہور و بحر بطون کو مجھ میں دیکھ
میں قدم بہ قدم مجمع بحرین اکبر ہوں
وہ پانی جو پی کر زندہ و جاوداں رہا خضر
وہ قطرہ تھا جس کا میں وہ کوثر ہوں
وہ دم جس سے مسیح کرتا تھا مردے زندہ
وہ ایک پھونک تھی میں روح پرور ہوں
میری ذات ہے جو تمام اسما کا مظہر ہے
اسم اعظم کا میں دل و جگر و سر ہوں

متن "خطبۃ البیان"

"سید نعمت اللہ جزائری اپنی کتاب "انوار النعمانیہ" کے ص ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:

"وخطبة البيان المنقوله منه تبعيين هذا كلّه وهي الاسرار التي لايعرف معناها الّا العلماء الراسخون".

یعنی خطبہ بیان میں جو ان سے (حضرت علیؑ سے) منقول ہے اور اس میں جو کچھ مرقوم ہے سب اسرار ہیں جن کے معنی کی معرفت سوائے علمائے راسخ کے کوئی نہیں رکھتا۔

ملا عبدالصمد ہمدانی اپنی کتاب "بحر المعارف" میں لکھتے ہیں کہ:

"خطبۃ البیان کے سمجھنے کے لئے ہر شخص کو چاہیے کہ حدیث طارق کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے کہ یہ اس خطبہ کا مقدمہ ہے۔ جاننا چاہیے کہ آدمی ایک نسخہ مجموعہ اور کتاب جامع ہے اور حق تعالیٰ انسان کامل میں اپنے اسماء وصفات کا مشاہدہ کرتا ہے پس وہی انسان جو ان صفات کاملہ سے متصف ہو۔ خلافت حق کے لئے سزاوار ہوگا اور وہی مظہر اسم اعظم بلکہ خود اسم اعظم ہوگا۔ جیسا کہ حدیث خیبر میں بھی مذکور ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قاصران بے بصیرت اور شمس

ہدایت سے بے بہرہ اندھے اور بار باطن جہلاء خطبۃ البیان، خطبہ تطنجیہ اور ایسے ارشادات سے انکار کرتے ہیں حالانکہ اس مقام کو اہل معرفت مقام توحید عیانی وشہودی کہتے ہیں۔ جو انتہائی قرب واتصال کا مقام ہے"۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَنَا الَّذِیْ مَفَاتِیحُ الغیب لَا یَعْلَمُهَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلی الله عَلَیْهِ وَآلِهٖ غَیْرِیْ وَاَنَا بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اَنَا الَّذِیْ قَالَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ الْمَذْکُوْرُ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝ اَنَا الْحَجَرُ الَّذِیْ تَفَجَّرَ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَةَ عَیْنًا اَنَا الَّذِیْ اَتَوَلّٰی حِسَابَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَنَا اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ اَنَا قَلْبُ اللّٰهِ اَنَا مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اَنَا اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ اَنَا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ یَا عَلِیُّ الصِّرَاطُ صِرَاطُكَ وَالْمَوْقِفُ مَوْقِفُكَ ۝ اَنَا الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتَابِ عَلٰی مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ۝ اَنَا آدَمُ الْاَوَّلُ اَنَا نُوْحُ الْاَوَّلُ اَنَا اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ ۝ اَنَا حَقِیْقَةُ الْاَسْرَارِ ۝ اَنَا مُؤْنِسُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا فَتَّاحُ الْاَسْبَابِ اَنَا مُنْشِئُ السَّحَابِ اَنَا مُوْرِقُ الْاَشْجَارِ ۝ اَنَا مُخْرِجُ الثِّمَارِ اَنَا مُجْرِی الْعُیُوْنِ اَنَا رَاحِیْ

الْاَرْضِیْنَ ۝ اَنَا سَمَاكُ السَّمٰوٰاتِ اَنَا فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا
قَسِیمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَنَا تَرْجُمَانُ وَحِیِ اللّٰهِ اَنَا مَعْصُوْمٌ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللّٰهِ اَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی مَنْ فِی
السَّمَاوَاتِ وَفَوقَ الْاَرْضِیْنَ اَنَا قَایِمٌ بِالْقِسْطِ اَنَا دَابَّةُ
الْاَرْضِ اَنَا الرَّاجِفَةُ اَنَا الرَّادِفَةُ اَنَا الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ یَوْمَ
الْخُرُوْجِ اَنَا الَّذِیْ لَایَكْتُمُ عَنْهُ خَلْقُ السَّمٰوٰاتِ
وَالْاَرْضِ اَنَا السَّاعَةُ الَّتِیْ لِمَنْ كَذَّبَ بِهَا سَعِیْراً. اَنَا
ذَالِكَ الْكِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ ۝ اَنَا الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی الَّتِیْ
اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُدْعٰی بِهٖ اَنَا النُّوْرُ الَّذِیْ اَقْتَبَسَ مِنْهُ مُوْسٰی
فَهَدٰی اَنَا هَادِمُ الْقُصُوْرِ اَنَا مُخْرِجُ الْمُوْمِنِیْنَ مِنَ
الْقُبُوْرِ. اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اَلْفُ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ
الْاَنْبِیَآءِ اَنَا الْمُتَكَلِّمُ بِكُلِّ لُغَةٍ فِی الدُّنْیَا ۝ اَنَا صَاحِبُ
نُوْحٍ وَ مُنْجِیْهِ اَنَا صَاحِبُ اَیُّوْبَ الْمُبْتَلٰی وَشَافِیْهِ اَنَا
صَاحِبُ یُوْنُسَ وَمُنْجِیْهِ ۝ اَنَا صَاحِبُ الصُّوْرِ اَنَا مُخْرِجُ
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَنَا صَاحِبُ یَوْمَ النُّشُوْرَهُ اَنَا اَقَمْتُ
السَّمٰوٰاتِ السَّبْعَ بِاَمْرِ رَبِّیْ وَقُدْرَتُهٗ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ
وَاِنَّ عَذَابِیْ لَهُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمِ وَاَنَا الَّذِیْ بِیْ اَسْلَمَ
اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ وَاَقَرَّ بِفَضْلِیْ اَنَا عَصَآءُ الْكَلِیْمِ وَبِهٖ
اٰخِذٌ بِنَاصِیَةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَنَا الَّذِیْ نَظَرْتُ فِی
الْمَلَكُوْتِ فَلَمْ اَجِدْ غَیْرِیْ شَیْئاً وَغَابَ عَنْ غَیْرِیْ اَنَا
الَّذِیْ اَحْصٰی هٰذَا الْخَلْقَ وَاِنْ كَثُرُوْ حَتّٰی اُوَدِّیْهُمْ اِلَی اللّٰهِ

اَنَا الَّذِیْ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ
اَنَا وَلِیُّ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَالْمُفَوَّضُ اِلَیْهِ اَمْرُهٗ وَالْحَاكِمُ فِیْ
عِبَادِهٖ وَاَنَا الَّذِیْ دَعَوْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ فَاَجَابَانِیْ وَاَنَا
الَّذِیْ دَعَوْتُ السَّبْعَ السَّمٰوٰاتِ فَاَجَابُوْنِیْ وَاَمَرْتُهَا
فَیَنْصِبُوْنَ ۝ اَنَا الَّذِیْ بَعَثْتُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝
اَنَا فِطْرَتُ الْعَالَمِیْنَ ۝ اَنَا وَاحِیَ الْاَرْضِیْنَ وَالْعَالِمُ
بِالْاَقَالِیْمِ اَنَا اَمْرُ اللّٰهِ وَالرُّوْحُ كَمَا قَالَ تَعَالٰی
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اَنَا الَّذِیْ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِیِّهٖ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ
الَّذِیْ اُكَوِّنُ الْاَشْیَآءَ بَعْدَ تَكْوِیْنِهَا بِاَمْرِ رَبِّیْ. اَنَا
اَرْسَیْتُ الْجِبَالَ وَبَسَطْتُ الْاَرْضِیْنَ اَنَا مُخْرِجُ العیون
ومنبت الزروع ومغرس للثمار و مخرج شھار اَنَا
الَّذِیْ اَقْدَرُ اَقْوَاتِهَا وَاَنَا مُنْزِلُ الْقَطْرِ وَمُسْمِعُ الرَّعْدِ
وَمُبْرِقُ الْبَرْقِ اَنَا مُضِیْءُ الشَّمْسِ مُطْلِعُ الْفَجْرِ وَمُنْشِئُ
النُّجُوْمِ وَاَنَا مُنْشِی جَوَارِ الْفُلْكِ فِی الْجُوْرِ اَنَا الَّذِیْ
اُقَوِّمُ السَّاعَةَ اَنَا الَّذِیْ اِنْ مِتُّ لَمْ اَمُتْ وَاِنْ قُتِلْتُ
لَمْ اُقْتَلُ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ مَا یُحْدَثُ اَنَا بَعْدَ اٰنٍ وَسَاعَةً
بَعْدَ سَاعَةٍ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ خَطَرَاتِ الْقُلُوْبِ وَلَمْحَ
الْعُیُوْنِ وَمَا یَخْفِی الصُّدُوْرِ اَنَا صَلٰوةُ الْمُوْمِنِیْنَ
وَزَكٰوتُهُمْ وَحَجُّهُمْ وَجِهَادُهُمْ اَنَا النَّاقُوْرِ الَّذِیْ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۝ اَنَا صَاحِبُ النَّشَرَ

الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَنَا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ٥ اَنَا صَاحِبُ
الْكَوٰكِبِ وَمُزِیْلُ الدَّوْلَةِ اَنَا صَاحِبُ الزَّلْزَالِ
وَالرَّجْفَةِ اَنَا صَاحِبُ الَّذِیْ اَعْلَمُ الْمَنَایَا وَالْبَلَایَا وَ
فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا صَاحِبُ اِرَمِ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ
یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ وَنَازِلُهَا اَنَا الْمُنْفِقُ الْبَاذِلُ بِمَا
فِیْهَا ٥ اَنَا الَّذِیْ اَهْلَكْتُ الْجَبَّارِیْنَ وَالْفَرَاعِنَةَ
الْمُتَقَدِّمِیْنَ بِسَیْفِیْ ذِی الْفِقَارِ ٥ اَنَا الَّذِیْ حَمَلْتُ نُوْحاً
فِی السَّفِیْنَةِ اَنَا الَّذِیْ اَنْجَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ مِنْ نَارِ نَمْرُوْدٍ
وَمُؤْنِسُهٗ مُؤْنِسُ یُوْسُفَ الصِّدِّیْقِ فِی الْجُبِّ وَمُخْرِجُهٗ اَنَا
صَاحِبُ مُوْسٰی وَالْخِضْرِ وَمُعَلِّمُهُمَا اَنَا مُنْشِیُٔ الْمَلَكُوْتِ
وَالْكَوْنِ وَاَنَا الْبَارِیْ اَنَا الْمُصَوِّرُ فِی الْاَرْحَامِ اَنَا الَّذِیْ
اُبْرِیُٔ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاَعْلَمُ مَا فِی الضَّمَائِرِ اَنَا
اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اَنَا
الْبَعُوْضَةُ الَّتِیْ ضَرَبَ اللّٰهُ بِهَا الْمَثَلَ اَنَا الَّذِیْ اَقَامَنِیْ
اللّٰهُ وَالْخَلْقُ فِی الْاَظِلَّةِ وَدَعٰی اِلٰی طَاعَتِیْ فَلَمَّا اَظْهَرْتُ
اَنْكَرُوْهُ اَمْرَهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَا
عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ اَنَا الَّذِیْ كَسَوْتُ الْعِظَامَ لَحْماً ثُمَّ
اَنْشَاْنَاهُ بِقُدْرَتِهٖ اَنَا حَامِلُ عَرْشِ اللّٰهِ مَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ
وَلَدِیْ وَحَامِلُ الْعِلْمِ اَنَا اَعْلَمُ بِتَاْوِیْلِ الْقُرْاٰنِ
وَالْكُتُبِ السَّالِفَةِ اَنَا الرَّاسِخُ فِی الْعِلْمِ اَنَا وَجْهُ اللّٰهِ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ شَیْءٍ

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اَنَا صَاحِبُ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَمُحْرِقُهُمَا اَنَا بَابُ اللّٰهِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰیَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ
الْخِیَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ٥ اَنَا الَّذِیْ خَدَمَنِیْ
جِبْرَئِیْل و میکائیل اَنَا الَّذِیْ اِلَی الْمَاءِ مِنَ الْجَنَّةِ اَنَا
الَّذِیْ یَتَقَلَّبُ الْمَلَائِكَةِ عَلٰی فَرْشِیْ وَیَعْرِفُنِیْ عِبَاداً
كُلِّ اَقْلِیْمِ الدُّنْیَا اَنَا الَّذِیْ رُدَّتْ لِیَ الشَّمْسُ مَرَّتَیْنِ
اَنَا الَّذِیْ خَصَّ اللّٰهُ جبرئیل و میکائیل بِالطَّاعَتِ لِیْ ٥
اَنَا اِسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی وَهُوَ الْاَعْظَمُ وَالْاَعْلٰی اَنَا
صَاحِبُ الطُّوْرِ وَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَنَا الْبَیْتِ
الْمَعْمُوْرِ اَنَا الْحَرْثُ وَالنَّسْلُ اَنَا الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ
طَاعَتِیْ عَلٰی قَلْبِ كُلِّ ذِیْ رُوْحٍ مُتَنَفِّسٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ
اَنَا الَّذِیْ اَنْشُرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَنَا قَاتِلُ الْاَشْقِیَاءِ
بِسَیْفِیْ ذِی الْفِقَارِ وَمُحْرِقُهُمْ بِالنَّارِ اَنَا الَّذِیْ اَظْهَرَنِیَ
اللّٰهُ عَلَی الدِّیْنِ وَاَنَا الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنَا الَّذِیْ
اِلَیَّ دَعْوَةُ الْاُمَمِ كُلِّهَا اِلٰی طَاعَتِیْ وَمَنْ كَفَرَتْ وَاَمَرَتْ
مسخت اَنَا الَّذِیْ اَرُدُّ الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ حَوْضِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَنَا بَابُ فَتْحِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ مَنْ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً اَنَا الَّذِیْ
بِیَدِیْ مَفَاتِیْحُ الْجِنَانِ مَقَالِیْدُ النِّیْرَانِ اَنَا الَّذِیْ جَهْدِ

الْجَبَابِرَةَ بِاطْفَاءِ نُورِ اللهِ وَاِدْحَاضِ حُجَّةٍ فَيَابَى اللهُ اِلَّا
اَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَوِلَايَتِهِ اعطى الله نَبِيُّهُ نَهرَ الْكَوْثَرِ
وَاَعْطَانِي نَهرَ الْحَيَواةِ اَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ فِي الْاَرْضِ فَعَرَّفَنِيَ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَمْنَعُنِي مَا يَشَاءُ
اَنَا قَايِمُنِي حِطْرَ حَيْثُ الْاَرْوَاحُ تَتَحَرَّكُ وَلَا نَفْسٌ
يَتَنَفَّسُ غَيرِي ٥ اَنَا عَالِمٌ صَامِتٌ وَمُحَمَّدٌ عَالِمٌ
نَاطِقٌ اَنَا الْقُرُونَ الْاُولٰى اَنَا صَاحِبُ الْقُرُونِ الْاُولٰى اَنَا
جَاوَزتُ مُوسٰى فِي الْبَحْرِ وَاَغْرَقْتُ فِرعَونَ اَنَا عَذَابُ
يَوْمِ الظُّلَّةِ اَنَا الَّذِيْ اَعْلَمُ هُمَاهُمُ الْبَهَايِمِ وَمَنْطِق
اطير اَنَا آيتُ اللهِ وَ حُجَجُ اللهِ وَاَمِيْنُ اللهِ اَنَا اُحيِيْ
وَاُمِيتُ وَاَنَا اَخْلُقُ وَ اَرْزُقُ اَنَا السَّمِيعُ اَنَا الْعَلِيْمُ اَنَا
الْبَصِيرُ اَنَا الَّذِيْ اَجُوزُ السَّمٰواتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ
السَّبْعَ فِي طَرْفَةِ الْعَيْنِ ٥ اَنَا الْاَوَّلُ اَنَا الثَّانِي اَنَا
ذُوالْقَرْنَيْنِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اَنَا ذُوالْقَرْنَيْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَنَا صَاحِبُ النَّاقَةُ الَّتِيْ
اَخْرَجَهَا اِنَّهُ لِنَبِيِّهِ صَالِحٌ ٥ اَنَا الَّذِيْ نُقِرَ فِي النَّاقُورِ
وَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيْرٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ٥ اَنَا
الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ وَهُوَ كٓهٰيٰعٓصٓ ٥ اَنَا الْمُتَكَلِّمُ عَلٰى لِسَانِ
عيسى فى المهد صبيا انا المتكلّم على لِسَانِ صبى
يوسف الصديق اَنَا الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اَنَا
الْاٰخِرَةَ وَالْاُولٰى اَنَا اُبْدِئُ وَاُعِيْدُ اَنَا فُرُوعٌ مِنْ فُرُوعِ

الزَّيْتُونِ الَّذِيْ قَالَ اللهُ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ وَ قَنْدِيْلٌ
مِنْ قَنَادِيْلِ النُّبُوَّةِ اَنَا مَظْهَرُ الْاَشْيَاءِ اَنَا الَّذِيْ اَرٰى
اَعْمَالَ الْعِبَادِ لَا يَغْرِبُ عَنِّي شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ اَنَا مِصْبَاحُ الْهُدٰى اَنَا مِشْكٰوةٌ فِيْهَا نُورُ
الْمُصْطَفٰى اَنَا الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِ عَامِلٍ اِلَّا
بِمَعْرِفَتِيْ ٥ اَنَا خَازِنُ السَّمٰواتِ وَخَازِنُ الْاَرَضِيْنَ اَنَا
قَايِمٌ بِالْقِسْطِ اَنَا عَالِمٌ تَبَغَيُّرِ الزَّمَانِ وَحَدْثَانِهِ اَنَا
الَّذِيْ اَعْلَمُ عَدَدَ النَّمْلِ دَوْزَنَهَا وَخفتها وَمِقْدَارُ
الْجِبَالِ وَ وَزْنَهَا وَعَدَدَ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ اَنَا آيَاتُ الله
الْكُبْرٰى الَّتِيْ اَرَاهَا اللهُ بِفِرعَونَ وَعَصٰى اَنَا اَقْبَلُ لِي
الْقِبْلَتَيْنِ وَ اُحْيِيْ مَرَّتَيْنِ وَاُظْهِرُ الْاَشْيَاءَ كَيْفَ اَشَاءُ
اَنَا الَّذِيْ رَمَيْتُ وَجْهَ الْكُفَّا كَفَّ تُرَابٍ فَرَجَعُوا
وَهَلَكُوا اَنَا الَّذِيْ مُحَمَّدٌ وَلَايَتِيْ اَلْفُ اُمَّتِهِ فَمَسَخَهُمُ الله
تعالىٰ ٥ اَنَا مَذْكُورٌ فِيْ سَالِفِ الزَّمَانِ وَالْخَارِجُ اٰخِرِ
الزَّمَانِ اَنَا قَاصِمُ لِجِبْتِ فَرَاعِنَةُ الْاَوَّلِيْنَ وَ مُخْرِجُهُمْ
وَمُعَذِّبُهُمْ فِي الْاٰخِرِيْنَ اَنَا مُعَذِّبُ لِجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ
مُحْرِقُهُمْ وَيُعَذِّبُ يَعُوقَ وَيَغُوثِ وَنَسرَ وقد اضلّوا
كثيراً ٥ اَنَا الْمُتَكَلِّمُ بِسَبْعِيْنَ لِسَانًا وَمُفْتِيْ كُلِّ شَيْءٍ
عَلٰى سَبْعِيْنَ وَجْهاً اَنَا الَّذِيْ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِ الْقُرانِ وَمَا
يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاُمَّتِهِ اَنَا الَّذِيْ اَعْلَمُ مَايَحْدُثُ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ اَمْراً بَعْدَ اَمْرٍ و شَيْئاً بَعْدَ شَيْءٍ اِلٰى يَوْمِ

الْقِيَمَةِ۞ اَنَا الَّذِيْ عِنْدِيْ اَثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ اسْماً مِنْ اَسْمَاءِ اللهِ الْعِظَامِ اَنَا الَّذِيْ اَرَى اَعْمَالَ الْخَلَايِقِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَ[illegible]بِهَا وَلَا يَخْفٰى عَلَيَّ مِنْهُمْ شَيْءٌ اَنَا الْكَعْبَةُ وَبَيْتُ الْحَرَامِ وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَنَا الَّذِيْ يَمْلِكُنِيْ اللهُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَ غَرْبِهَا اَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَعَلَى [illegible] كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى ظَهَرَ مِنِّيْ اَنَا الْمَمْدُوْح بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَنَا الْمَعْنِى الَّذِيْ لَايَقَعُ عَلَى اسْمٌ وَلَا شُبْهٌ اَنَا اَظْهِرَ الْاَشْيَاءَ الْوُجُوْدِيَّةِ كَيْفَ اَشَاءَ اَنَا يَابِ حِطَتِهِمْ الَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔[1]

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"میں وہ ہوں کہ جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ محمد ﷺ کے بعد میرے علاوہ ان کو کوئی نہیں جانتا۔ میں ہر چیز کا علم رکھنے والا ہوں

میں وہ ہوں جس کے بارے رسول ﷺ نے فرمایا "میں علم کا شہر علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں" میں وہ ذوالقرنین ہوں

1۔ بحار المعارف، ص۳۶۶، مشارق الانوار، ص

جس کا نام پہلے والی کتابوں میں آیا ہے

میں وہ حجت ہوں کہ جس سے بارہ چشمے نکلتے ہیں (وہ چشمے جو موسیٰ علیہ السلام کے لئے پتھر سے نکلے)

میں وہ ہوں جس کے پاس انگشتر سلیمان علیہ السلام ہے، میں وہ ہوں جس کے ذمے تمام مخلوق کا حساب ہے

میں ہی لوحِ محفوظ ہوں

میں ہی جنب (پہلو۔جانب) اللہ ہوں

میں ہی قلب خدا ہوں، میں وہ ہوں جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یا علیؑ راستہ تیرا ہی راستہ ہے اس موقف (قیامت میں) تیرا موقف ہے"

میں وہ ہوں کہ علم کتاب جو تھا جو ہوگا اس کے پاس ہے

میں ہی آدم علیہ السلام اوّل ہوں، نوح علیہ السلام اوّل ہوں، میں ہی ابراہیم علیہ السلام خلیل ہوں جبکہ وہ آگ میں ڈالا گیا، میں ہی مونس موسیٰ علیہ السلام و مونس مومنین ہوں، میں ہی اسباب کا بنانے والا، بادلوں کو بنانے والا، میں ہی درختوں کو پتے دینے والا، میں ہی میوؤں کو نکالنے والا، میں ہی نہروں کو جاری کرنے والا، میں ہی زمین کو بچھانے والا، میں ہی آسمانوں کو بلند کرنے والا، میں ہی فصل الخطاب، میں ہی

جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والا، میں اللہ کی وحی کا مترجم، میں ہی
اللہ عزوجل کے نزدیک معصوم، میں ہی خازن علم اللہ اور میں
ہی اہل آسمان اور اہل زمین پر اللہ عزوجل کی حجت ہوں
میں ہی قائم بالقسط دابۃ الارض ہوں، میں ہی راجفہ (زلزلہ
زمین کو ہلانے والا)، میں رادفہ (دوسرا زلزلہ)، میں ہی وہ
فریاد حق ہوں جو مخلوق کے قبروں سے باہر نکلتے وقت
ہوگی، میں وہی ہوں جس سے زمین وآسمان کی مخلوق پوشیدہ
نہیں، میں وہی ساعت (قیامت) ہوں جس کو جھٹلانے
والے کے لئے جہنم ہے
میں ہی الم وہ کتاب ہوں جس میں کسی قسم کا شک وریب نہیں
میں ہی وہ اسمائے حسنیٰ ہوں جس کے ساتھ اللہ عزوجل کا دعا
کرنے کا حکم ہے
میں ہی وہ نور ہوں جس سے موسیٰ علیہ السلام نے کچھ لیا اور راستے
پر چل پڑا
میں محلوں کو ویران کرنے والا
میں مومنوں کو قبروں سے باہر لانے والا ہوں
میں ہی وہ ہوں جس کے پاس کتب انبیاء سے ہزار کتب ہیں
میں ہی وہ ہوں جو دنیا کی ہر زبان میں کلام کرتا ہوں
میں نوح علیہ السلام کا ہمراہ اور اس کو نجات دلانے والا

میں مشکلات ایوب علیہ السلام کا ساتھی اور شفا عطا کرنے والا ہوں
میں یونس علیہ السلام کا رفیق اور اس کو آزادی دینے والا ہوں
میں صاحب صور اور لوگوں کو قبروں سے نکالنے والا ہوں
صاحب یوم قیامت ہوں
میں نے ہی ساتوں آسمانوں کو نور اور قدرت الٰہی سے قائم
کیا ہوا ہے
میں ہی غفور و رحیم ہوں، میں عذاب ہوں جو دردناک
عذاب ہے
میں، ہی وہ ہوں جس کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام نے سلامتی پائی
اور ابراہیم علیہ السلام نے میری بزرگی کا اقرار کیا
میں ہی موسیٰ علیہ السلام کلیم کا عصا ہوں اور اسی کے وسیلے سے
تمام مخلوق کی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہوں
میں ہی وہ ہوں جس نے ملکوت میں نظر کی اور اپنے سوا کوئی
چیز نہ پائی اور میرے غیر کو غائب پایا
میں ہی وہ ہوں جو اس مخلوق کی تعداد جانتا ہوں چاہے جتنی بھی
زیادہ ہو یہاں تک کہ ان کو اللہ عزوجل کی تحویل میں دوں
میں ہی ہوں جس کے پاس کلام تبدل نہیں پاتا
اللہ عزوجل کے بندوں پر ظلم کرنے والا میں ہوں
میں اس کی زمین میں اس کا ولی ہوں، امر اللہ اس کو دیا

گیا ہے اور اس کے بندوں کے درمیان امر کرتا ہوں

میں ہی وہ ہوں جس نے چاند اور سورج کو بلایا اور انہوں نے اجابت کی

میں ہی وہ ہوں جس نے ساتوں آسمانوں کو بلایا انہوں نے اجابت کی، ان کو حکم دیا انہوں نے اطاعت کی

میں ہی نبی اور رسولوں کو مبعوث کرنے والا ہوں

میں ہی عالمین کو خلق کرنے والا ہوں

میں ہی زمین کو بچھانے والا ہوں اور تمام ولایتوں کے حالات کا عالم ہوں

میں امر اللہ و روح ہوں جس کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے

"تم سے روح کے بارے پوچھتے ہیں کہہ دیجیئے روح امر پروردگار سے ہے"

میں وہ ہوں جس کے لئے اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ سے کہا:

"تم دونوں ہر کافر عنید کو جہنم میں ڈالو"

میں وہ ہوں جس نے اشیاء کو ان کی ایجاد کے بعد امر پروردگار سے وجود بخشا

میں وہ ہوں جس نے پہاڑوں کو لنگر کیا اور زمین کو بچھایا

میں چشموں کو نکالنے والا ہوں

کھیتوں کو اُگانے والا، درختوں کو اُگانے والا، میووں کو

نکالنے والا

میں وہ ہوں جو لوگوں کے کھانے کا اندازہ لگاتا ہوں

میں بارش برسانے والا اور بادل کی کڑک سناتا ہوں اور بجلی چمکاتا ہوں

میں ہی سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا، ستاروں کو وجود دینے والا

میں سمندر میں کشتیوں کو چلانے والا

میں قیامت کو برپا کرنے والا ہوں

میں ہی وہ ہوں جس کو موت دی جائے تو نہ مروں گا

اگر قتل کیا جاؤں تو قتل نہ ہوں گا

میں ہی وہ ہوں جو دلوں کے خطرات، آنکھوں کے جھپکنے کا حال اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے سب جانتا ہوں

میں ہی مومنین کی نماز روزہ زکوۃ و حج و جہاد ہوں

میں ہی وہ ہوں جس کے لئے اللہ عزوجل نے فرمایا: "جب صور پھونکا جائے گا"۔ میں صاحب نشر اوّل و آخر ہوں

میں وہی ہوں جس کے نور کو اللہ عزوجل نے سب سے پہلے خلق کیا

میں ہی صاحب کواکب اور دولتوں کو ضائع کرنے والا ہوں

میں زلزلہ دینے والا، زمیں کو ہلانے والا ہوں

میں وہ ہوں جس کو علم المنایا، بلایا اور فصل الخطاب دیا گیا ہے
میں بڑے بڑے ستونوں والی جنت کا مالک ہوں، وہ جس
کا مثل کسی شہر میں پیدا نہیں ہوا
اور میں آیتوں کو نازل کرنے والا ہوں
اور ان میں جو کچھ ہے خرچ کرنے والا ہوں
میں وہ ہوں جس نے جباروں وفرعونوں کو اپنی تلوار ذوالفقار
کے ساتھ ہلاک کیا
میں وہ ہوں جس نے نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کیا
میں وہ ہوں جس نے ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات
دی اور اس کا مونس ہوں
میں مونس یوسف علیہ السلام اور اس کو کنویں سے باہر نکالنے والا ہوں
میں ہی صاحب موسیٰ علیہ السلام وخضر علیہ السلام ہوں اور ان دونوں کا
معلم ہوں
میں منشی ملکوت اور کون ومکاں ہوں
میں پیدا کرنے والا ہوں اور ماؤں کے رحموں میں صورتیں
بنانے والا ہوں
میں ہی مادرزاد اندھوں کو آنکھیں اور مبروص کو شفا دیتا ہوں
اور وہ کچھ جو دلوں میں ہے جانتا ہوں
اور جو کچھ تم گھروں میں کھاتے ہو جانتا ہوں

اور جو کچھ تم گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو سب جانتا ہوں
میں وہ بعوضہ ہوں جس کی مثال اللہ عزوجل نے قرآن میں
بیان فرمائی ہے
میں وہ ہوں جس کو اللہ عزوجل نے قائم کیا جب مخلوق ظلمت
میں گھری ہوئی تھی اور ان کو میری اطاعت کا حکم دیا پس
جب وہ ظاہر ہوگئی (وجود میں آگئی) اس کا انکار کیا جس
طرح اللہ عزوجل قرآن میں فرماتا ہے:
جب وہ ان کے پاس آیا انہوں نے اسے نہیں پہچانا اور اس
کا انکار کیا
میں وہ ہوں جس نے ہڈیوں پر گوشت کا لباس پہنایا
اور میں اپنی نیک اولادوں کے ساتھ حامل عرش الٰہی حامل علم
(الٰہی) ہوں
میں تاویل قرآن اور گزشتہ کتابوں کا عالم ہوں
میں راسخ فی العلم ہوں، میں وجہ اللہ ہوں
آسمانوں اور زمین میں جس طرح اللہ عزوجل قرآن میں
فرماتا ہے (ساری چیزیں تباہ ہونے والی ہیں مگر اس کا وجہ)
میں صاحب جبت وطاغوت اور ان دونوں کا جلانے والا ہوں
میں وہی باب اللہ ہوں جس کے بارے میں فرمایا:
"انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا۔

آسمانوں کے دروازے ان پر نہیں کھولے جائیں گے اور نا ہی
جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کے اونٹ سوئی کی ناک
سے نہ گزر جائے اور ہم اسی طرح مجرمین کو سزا دیتے ہیں
میں وہ ہوں جس کی جبرئیل ومیکائیل نے خدمت کی
میں وہ ہوں جس کے لئے جبرئیل ومیکائیل نے جنت سے
پانی لایا، میں ہی ملائکہ کو فرش پر بدلتا رہتا ہوں اور دنیا کی
تمام ولایتوں کے لوگوں کو جانتا ہوں
میں وہ ہوں جس نے سورج کو دوبار پلٹایا
میں وہ ہوں جس کی اطاعت کے لئے جبرئیل اور میکائیل کو
مخصوص کیا
میں اسم ہوں اسماء اللہ الحسنیٰ سے وہ اعظم واعلیٰ ہے
میں صاحب طور وکتاب مسطور (لکھا گیا) ہوں
میں ہی بیت المعمور ہوں
میں ہی حرث ونسل ہوں (کہ منافق جس کو تباہ کرنے کا قصد
رکھتے ہیں)
میں وہ ہوں جس کی اطاعت اللہ عزوجل نے ہر قلب جاندار
پر ہر تنفس پر واجب فرمائی ہے
میں وہ ہوں جو اوّلین وآخرین کو یوم قیامت اٹھاؤں گا
میں اشقیاء کو اپنی تلوار ذوالفقار سے قتل کرنے والا ہوں اور

ان کو آگ میں جلانے والا ہوں
میں وہ ہوں جس کو اللہ عزوجل نے ادیان پر غلبہ دیا ہے
اور میں ہی ظالموں سے انتقام لینے والا ہوں
میں ہی وہ ہوں جس نے تمام امتوں کو اپنی اطاعت کی
دعوت دی اور جو منکر ہوا کافر ہوا اور اپنے کفر پر اصرار کرتا رہا
مسخ ہوا
میں وہ ہوں جو منافقوں کو حوض رسول اللہ ﷺ سے دور
کروں گا
میں ہی وہ باب ہوں جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر کھولا
ہے، جو اس میں داخل ہوا امان پا گیا اور جو اس سے باہر ہوا
کافر ہوا
میں وہ ہوں جس کے پاس جہنم اور جنت کی کنجیاں ہیں
میں ہی وہ ہوں جس نے جباروں سے جہاد کیا جنہوں نے
چاہا کہ اللہ عزوجل کے نور کو خاموش کریں اور حجت کو باطل
کریں مگر اللہ عزوجل نے نہیں چاہا مگر یہ کہ نور اور اس کی
ولایت کو کامل کرے
اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو نہر کوثر عطا کی اور مجھے نہر حیات
میں زمیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا پس جس کو چاہا
اللہ عزوجل نے اس کو میرا عارف بنایا جس کو نہیں چاہا اسے

نہیں بنایا

میں سبزی (یعنی ملکوت) میں کھڑا ہوں جہاں روحیں حرکت کرتی ہیں اور میرے علاوہ کوئی سانس لینے والا نہیں تھا

میں صامت (خاموش) علم تھا اور محمد ﷺ ناطق علم تھے

میں صاحب قرن اولیٰ ہوں، میں صاحب قرن (زمان یا شاخ۔ ذوالقرنین) ہوں

میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دریا سے عبور کرایا اور فرعون کو غرق کیا

میں صاحب عذاب روز ظلہ ہوں (وہ بادل جو قوم شعیبؑ پر منڈلایا اس کے بعد ان پر آگ کی بارش برسائی)

میں جانوروں اور پرندوں کی زبانوں کا عالم ہوں

میں ہوں آیات اس کی حج اور امین خدا ہوں

میں ہی مارتا ہوں، میں ہی زندہ کرتا ہوں اور میں ہی خلق کرتا ہوں اور میں ہی رزق دیتا ہوں

میں سنتا ہوں اور ہر چیز کا عالم ہوں اور میں دیکھتا ہوں میں بصیر ہوں

میں وہ ہوں جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی ایک پلک جھپکنے میں سیر کرتا ہوں

میں ہی اولیٰ ہوں، میں دوسرا ہوں، میں ذوالقرنین جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بیشک تو ہی اس امت کا ذوالقرنین ہے"

میں صاحب ناقہ وہ ناقہ جو اللہ عزوجل اپنے صالح علیہ السلام نبی کے لئے پہاڑ سے نکالی

میں صور پھونکنے والا ہوں اس دن جو کافروں پر بڑا سخت ہوگا

میں ہی اسم اعظم ہوں وہ کہیعص ہے

میں ہی وہ ہوں جس نے عیسیٰ علیہ السلام کے گہوارے میں کلام کیا

میں ہی وہ ہوں جو یوسف علیہ السلام صدیق بچپن میں ہم کلام ہوا

میں ہی وہ ہوں جس کی مثل کوئی چیز نہیں

میں ہی عذاب عظیم ہوں

میں ہی آخرت ہوں و اولیٰ (دنیا) ہوں

میں ہی آغاز کرنے والا ہوں اور پلٹانے والا ہوں

میں ہی درخت زیتون کی شاخ ہوں جس کے بارے اللہ عزوجل نے فرمایا:

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی"

میں نبوت کی قندیلوں میں سے قندیل ہوں

میں جس طرح چاہوں چیزوں کو ظاہر کرنے والا ہوں

زمین و آسمان میں مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

میں ہی چراغ ہدایت ہوں

میں ہی وہ چراغ دان ہوں جس میں نور مصطفیٰ ﷺ ہے
میں وہ ہوں جس کی مغفرت کے بغیر کسی عامل کا عمل قبول نہیں
میں زمین وآسمانوں کے خزانوں کا خزانچی ہوں
میں عدل کو قائم کرنے والا ہوں
میں ہی زمانے کی تغیرات و ناگواریوں کا عالم ہوں
میں وہ ہوں جو چیونٹیوں کی تعداد و وزن کو جانتا ہوں
پہاڑوں کی مقدار اور وزن کو جانتا ہوں
میں بارش کے قطروں کی تعداد جانتا ہوں
میں وہی اللہ کی آیت کبریٰ ہوں جو اس نے فرعون کو دکھائی
اور اس نے نافرمانی کی
میں دو بار قتل ہوں گا اور دو بار زندہ ہوں گا
میں ہی وہ ہوں جس نے مٹی ہاتھ میں رکھ کر کافروں کی طرف
پھینکی وہ سب ہلاک ہو گئے
میں وہ ہوں جس کی ولایت کا انکار ۱۰۰۰ اُمتوں نے کیا،
اللہ عزوجل نے سب کو مسخ کیا
میں وہ ہوں جس کا ذکر زمانے سے پہلے کیا گیا اور میں وہ
ہوں جو آخری زمانے میں خروج کروں گا
میں ہی پہلے فرعونوں کی گردن توڑنے والا اور ان کو (ان کی
سلطنت سے) باہر نکالنے والا ہوں

اور آخرین کو عذاب دینے والا ہوں
میں جبت و طاغوت کو عذاب کرنے والا ہوں اور ان کو
جلانے والا ہوں
اور میں ہی یعوق و یغوث و نسر کو عذاب کرنے والا ہوں
میں ستر زبانوں میں کلام کرنے والا ہوں
اور ہر چیز کا ستر طور پر فتویٰ دینے والا ہوں
میں ہی تاویل قرآن کا عالم ہوں اور ہر اس چیز سے آگاہ
ہوں جس کی امت محتاج ہے جو روز و شب واقع ہوتی ہے
اور قیامت تک ایک امر کے بعد دوسرا واقع ہوگا اور ایک شیٔ
کے بعد دوسری واقع ہوگی
میں وہ ہوں جس کے پاس اللہ کے اسمائے اعظم سے بہتر
اسماء ہیں
میں ہی وہ ہوں جو مشارق اور مغارب میں بندوں کے اعمال
دیکھتا ہوں اور ان میں سے مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں،
میں ہی کعبہ و بیت الحرام و بیت عتیق جس کے بارے اللہ
عزوجل فرماتا ہے:
"لازماً اس بیت کے صاحب کی عبادت کریں"
میں ہی وہ ہوں جس کو اللہ عزوجل مشرق اور مغرب کی زمین
چشم زدن میں میرے اختیار میں دیتا ہے

میں ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی المرتضیٰ علیہ السلام ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"علی علیہ السلام مجھ سے ظاہر ہوا ہے"

میں ممدوح بروح القدس ہوں

میں ہی وہ ہوں جس پر کسی نام یا شبہ کا اطلاق نہیں ہوتا

میں اشیائے وجودیہ کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں

میں ہی ان کا باب حطہ (در توبہ) ہوں جس میں وہ داخل ہوں گے، کوئی حول قوۃ نہیں مگر خدا کے

درود بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام، تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں۔

شرح خطبة البيان

(۱)۔ جس طرح نقل ہوا ہے مختلف طرق سے اور اسانید متکثرہ سے اور طرق وعامہ خاصہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے، فرمایا:

(۱) كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ نُوراً أَبَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ الآفِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ سَلَكَ ذَلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَنْقُلُهُ مِنْ صُلْبٍ إِلَى صُلْبٍ حَتَّى أَقَرَّهُ فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَسَمَهُ قِسْمَيْنِ فَصَيَّرَ قِسْمِي فِي صُلْبِ عَبْدِ اللهِ وَ قِسْمَ عَلِيٍّ فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ - فَعَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَ دَمُهُ مِنْ دَمِي فَمَنْ أَحَبَّنِي فَبِحُبِّي أَحَبَّهُ وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُ[1]

۱۴۰۰۰ سال اس سے پہلے کہ اللہ عزوجل آدمؑ کو خلق کرے میں اور علیؑ اللہ عزوجل کے سامنے ایک نور تھے اور وہ نور اس کی تسبیح و تقدیس کرتا رہا۔ اللہ عزوجل نے آدمؑ کو خلق کیا اور اس نور کو اللہ عزوجل نے اس کی صلب میں جگہ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۵ ص ۱۸، مصادر گزشتہ ۲۴

دی اور اللہ عزوجل اس نور کو منتقل کرتا رہا ایک صلب سے دوسری صلب تک اور پھر اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصے کو صلب عبداللہ میں جگہ دی اور ایک حصے کو صلب ابو طالب علیہ السلام میں جگہ دی، کیونکہ ہم دونوں ایک ہی نور ہیں، بیشک علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے۔ اسکا گوشت میرا گوشت، اس کا خون میرا خون، پس جو بھی اسؑ سے محبت کرے میری محبت اس سے محبت کرتی ہے[1]۔ پس جو بھی اس کو دشمن رکھے، پس میری دشمنی کی وجہ سے اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(۲)۔ اور یہ بھی روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل اپنی مسند میں اسی طرح فقیہ شافعی ابن مغازلی یہ دونوں اپنی اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں:

-ذَاتَ يَوْمٍ بِعَرَفَاتٍ وَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تُجَاهَهُ اُدْنُ مِنِّي يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ-

-أَنَا وَ أَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ فَأَنَا أَصْلُهَا وَ أَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ-[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن عرفات میں بیٹھے تھے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کے سامنے بیٹھے تھے، فرمایا: "یا علیؑ! میرے پاس آیئے، یا علیؑ! ہم ایک ہی درخت سے خلق ہوئے ہیں، میں اس درخت کی اصل ہوں

۱۔ اصل میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے

۲۔ بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۶۵؛ شواہد التنزیل، ج ۱ ص ۳۷۹

تم اس کی بڑی شاخیں ہو۔ حسنین علیہم السلام اس کی اغصان (ٹہنیاں) ہیں، جو شاخ سے جدا ہوئیں، جو بھی ان شاخوں میں سے کسی ایک شاخ سے تعلق جوڑے اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ:

(۳)۔ -كُنَّا ظِلَالًا تَحْتَ الْعَرْشِ قَبْلَ خَلْقِ الْبَشَرِ وَ قَبْلَ خَلْقِ الطِّينَةِ الَّتِي مِنْهَا الْبَشَرُ أَشْبَاحاً عَالِيَةً لَا أَجْسَاماً نَامِيَةً إِنَّ أَمْرَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَعْرِفُ كُنْهَهُ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَهُ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ فَإِذَا انْكَشَفَ لَكُمْ سِرٌّ أَوْ وَضَحَ لَكُمْ أَمْرٌ فَاقْبَلُوا وَ إِلَّا فَاسْكُتُوا تَسْلَمُوا أَوْ رُدُّوا عِلْمَهُ إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّكُمْ فِي أَوْسَعِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ-[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم عرش کے نیچے ظلال، سائے تھے، اس سے پہلے کہ بشر خلق ہو اور اس طینت سے پہلے جس سے بشر خلق ہوا ہم عالی اشباح تھے نمو کرنے والے، بڑھنے والے جسم نہ تھے، بیشک ہمارا امر مشکل ہے اور مشکل آور ہے۔ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں پہچان سکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ عزوجل نے امتحان لیا ہو، پس جب اگر ظاہر ہو تمہارے لئے ہمارے اسرار میں سے کوئی سر یا تمہارے لئے ہمارا امر واضح ہو تو اس کو قبول کرو، اگر نہیں تو خاموش ہو جاؤ تا کہ سلامتی پاؤ،

۱۔ عوالی اللئالی، ج ۴ ص ۱۲۹

یا اس کا علم اللہ عزوجل کی طرف پلٹا دو، بس بتحقیق تم آسمان اور زمین کی وسعتوں میں ہو۔ پس تم میں سے کون ہے جو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وسیع تر ہے کے اس معنی تک پہنچ سکے؟"

روزی که مدار چرخ افلاك نه بود
آمیزش آب و آتش و خاك نبود
بر یاد تو مست بودم و باده پرست
هر چند نشان باده و تاك نبودم

(۴)۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِي وَ خَلَقَ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ نُورٍ فَعَصَرَ ذٰلِكَ النُّورَ عَصْرَةً فَخَرَجَ مِنْهُ شِيعَتُنَا فَسَبَّحْنَا فَسَبَّحُوا وَ قَدَّسْنَا فَقَدَّسُوا وَ هَلَّلْنَا فَهَلَّلُوا وَ مَجَّدْنَا فَمَجَّدُوا وَ وَحَّدْنَا فَوَحَّدُوا ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَمَكَثَتِ الْمَلَائِكَةُ مِائَةَ عَامٍ لَا تَعْرِفُ تَسْبِيحاً وَ لَا تَقْدِيساً وَ لَا تَمْجِيداً فَسَبَّحْنَا وَ سَبَّحَتْ شِيعَتُنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ لِتَسْبِيحِنَا وَ قَدَّسْنَا فَقَدَّسَتْ شِيعَتُنَا فَقَدَّسَتِ الْمَلَائِكَةُ لِتَقْدِيسِنَا وَ مَجَّدْنَا فَمَجَّدَتْ شِيعَتُنَا فَمَجَّدَتِ الْمَلَائِكَةُ لِتَمْجِيدِنَا وَ وَحَّدْنَا فَوَحَّدَتْ شِيعَتُنَا فَوَحَّدَتِ الْمَلَائِكَةُ

لِتَوْحِيدِنَا وَ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَعْرِفُ تَسْبِيحاً وَ لَا تَقْدِيساً مِنْ قَبْلِ تَسْبِيحِنَا وَ تَسْبِيحِ شِيعَتِنَا فَنَحْنُ الْمُوَحِّدُونَ حِينَ لَا مُوَحِّدَ غَيْرُنَا وَ حَقِيقٌ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى كَمَا اخْتَصَّنَا وَ اخْتَصَّ شِيعَتَنَا أَنْ يُنْزِلَنَا أَعْلَى عِلِّيِّينَ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى اصْطَفَانَا وَ اصْطَفَى شِيعَتَنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَكُونَ أَجْسَاماً فَدَعَانَا وَ أَجَبْنَا فَغَفَرَ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ.[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے مجھے علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کو ایک ہی نور سے خلق کیا۔

اللہ عزوجل نے اس نور کو فشار دیا، اس سے ہمارے شیعہ نکلے۔

ہم نے تسبیح کی، انہوں نے تسبیح کی۔

ہم نے تقدیس کی، انہوں نے تقدیس کی۔

ہم نے تہلیل کی، انہوں نے تہلیل کی۔

ہم نے اللہ عزوجل کی توحید کی، انہوں نے بھی توحید کی۔

اس کے بعد اللہ عزوجل نے آسمانوں اور زمین اور فرشتوں کو خلق کیا، ۱۰۰ سال ہو گئے فرشتے تسبیح و تقدیس و تمجید نہیں جانتے تھے۔

ہم نے تسبیح کی، ہمارے شیعیان نے تسبیح کی، ملائکہ نے بھی تسبیح کی، ہماری تسبیح کی وجہ سے ہم نے تقدیس کی، ہمارے شیعیان نے تقدیس کی، پھر ملائکہ نے تقدیس کی، ہماری تقدیس کی وجہ سے ہم نے تمجید کی، ہمارے

۱۔ بحار الانوار، ج۲۶ ص ۳۴۴، المحتضر، حسن بن سلیمان حلی، ص ۱۱۳

شیعیان نے تمجید کی پھر ملائکہ نے تمجید کی ہماری تمجید کی وجہ سے۔

ہم نے توحید کی پھر ہمارے شیعیان نے توحید کی پھر ملائکہ نے توحید کی ہماری توحید کی وجہ سے۔

ہماری اور ہمارے شیعیان کی تسبیح سے پہلے تسبیح کرنا نہیں جانتے تھے۔

ہم ہی اس کی توحید کرنے والے ہیں اس وقت جب اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے والا کوئی نہ تھا۔

شائستہ ہے اللہ عزوجل پر کہ اس نے یہ امتیاز ہمیں بخشا کہ ہمیں اور ہمارے شیعیان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دی۔

بیشک اللہ عزوجل نے ہمیں اور ہمارے شیعیان کو چن لیا اس سے پہلے کہ ہم جسم ہوتے اللہ عزوجل نے ہمیں پکارا، ہم نے جواب دیا۔

اللہ عزوجل نے ہماری بخشش کی اس سے پہلے کہ ہم طلب مغفرت کرتے۔

ما سال جا مقیم دریا بوده ایم
اندر حریم محرم اسرار بوده ایم
با یار خویش خرم و خندان به کام دل
بی زحمت مشقت اغیار بوده ایم
پیش ظهور این قفس تنگ کائنات
ما عندلیب گلشن دیدار بوده ایم
چندین هزار سال در اوج قضای قدس
بی پر و بال طایر و طیار بوده ایم

(۵)۔ دوسری روایت نقل ہے عالم اہل بیت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے فرمایا:

أَتَى يَهُودِيٌّ اَلنَّبِيَّ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ يُحِدُّ اَلنَّظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا يَهُودِيُّ حَاجَتُكَ قَالَ أَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ اَلنَّبِيُّ اَلَّذِي كَلَّمَهُ اَللَّهُ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اَلتَّوْرَاةَ وَ اَلْعَصَا وَ فَلَقَ لَهُ اَلْبَحْرَ وَ أَظَلَّهُ بِالْغَمَامِ فَقَالَ لَهُ اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّهُ يُكْرَهُ لِلْعَبْدِ أَنْ يُزَكِّيَ نَفْسَهُ وَ لَكِنِّي أَقُولُ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا أَصَابَ اَلْخَطِيئَةَ كَانَتْ تَوْبَتُهُ أَنْ قَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِي فَغَفَرَهَا اَللَّهُ لَهُ وَ إِنَّ نُوحاً لَمَّا رَكِبَ فِي اَلسَّفِينَةِ وَ خَافَ اَلْغَرَقَ قَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا أَنْجَيْتَنِي مِنَ اَلْغَرَقِ فَنَجَّاهُ اَللَّهُ عَنْهُ وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا أُلْقِيَ فِي اَلنَّارِ قَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا أَنْجَيْتَنِي مِنْهَا فَجَعَلَهَا اَللَّهُ عَلَيْهِ بَرْداً وَ سَلاَماً وَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا أَلْقَى عَصَاهُ وَ أَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً قَالَ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ لَمَّا آمَنْتَنِي فَقَالَ اَللَّهُ جَلَّ جَلاَلُهُ لاَ تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ اَلْأَعْلىٰ يَا يَهُودِيُّ إِنَّ مُوسَى لَوْ أَدْرَكَنِي ثُمَّ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَ بِنُبُوَّتِي

مَا نَفَعَهُ إِيمَانُهُ شَيْئاً وَ لَا نَفَعَتْهُ ٱلنُّبُوَّةُ يَا يَهُودِيُّ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي ٱلْمَهْدِيُّ إِذَا خَرَجَ نَزَلَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ لِنُصْرَتِهِ وَ قَدَّمَهُ وَ صَلَّى خَلْفَهُ.[1]

"امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عجیب نگاہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی کیا چاہتے ہو؟

اس یہودی نے کہا: آپؐ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمران؟ وہ نبی جس کے ساتھ اللہ عزوجل نے کلام کیا، تورات اور عصاء اس کو دیا۔

اس کے لئے دریا شگاف کیا اور ابر کو اس کے اوپر سائبان بنایا۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مکروہ ہے کوئی اپنی تعریف کرے لیکن تم نے پوچھا ہے تو جواب سنو۔

بیشک حضرت آدم علیہ السلام سے ترک اولیٰ سرزد ہوا، اس کی توبہ یہ تھی کہ کہا: بار خدایا! بیشک بار خدایا! تم سے سوال کرتا ہوں کہ بحق محمدؐ و آل محمدؐ کے میرے گناہ کو معاف فرما، پس اللہ عزوجل نے اس کے گناہ کو معاف کیا۔

بیشک جب نوح علیہ السلام کشتی میں بیٹھا، اسے خوف ہوا کہ غرق ہو جائے گا کہا: یا اللہ! تم سے سوال کرتا ہوں بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھے طوفان سے نجات دے۔

اللہ عزوجل نے اس کو نجات دی۔

[1] بحار الانوار، ج ۱۶ ص ۳۶۶

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا اس نے کہا یا اللہ! تم سے سوال کرتا ہوں بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھے اس آتش سے نجات دو۔

پس اللہ عزوجل نے اس کی آگ کو گلزار بنایا۔

بیشک جب موسیٰؑ نے عصا ڈالا اور وہ اژدھا ہو گیا تو خوف ہوا، ڈر گئے کہا: خدایا! بے شک تم سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کے صدقے میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے امان عطا فرما۔

یہودی بے شک اگر موسیٰؑ میرا زمانہ پالیتا، مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ رکھتا، اس کو ایمان کوئی بھی فائدہ نہ پہنچاتا، اور نہ ہی نبوت اس کو فائدہ پہنچاتی۔

اے یہودی! مہدی علیہ السلام میری ذریت میں سے ہے، جب وہ ظہور کرے گا، عیسیٰ ابن مریمؑ آسمان سے نیچے آئے گا اس کی مدد کی وجہ سے اور وہ مہدی علیہ السلام کو آگے رکھے گا اور اس کے پیچھے نماز پڑھے گا"۔

(۲)۔ سنی علماء بھی طرق مختلف سے عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کے مرتبے اور منزلت کا سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ ٱللَّهِ كَمَنْزِلَتِي وَ مَقَامٌ كَمَقَامِي إِلَّا ٱلنُّبُوَّةَ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فَقَدْ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَحَبَّنِي رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ وَ مَنْ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ كَافَأَهُ بِٱلْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً إِسْتَغْفَرَتْ لَهُ ٱلْمَلَائِكَةُ وَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ ٱلْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ ٱللَّهُ

كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَ حَاسَبَهُ حِسَابَ ٱلْأَنْبِيَاءِ أَلاَ وَ مَنْ
أَحَبَّ عَلِيّاً لاَ يَخْرُجُ مِنَ ٱلدُّنْيَا حَتَّى يَشْرَبَ مِنَ
ٱلْكَوْثَرِ وَ يَأْكُلَ مِنْ شَجَرَةِ طُوبَى وَ يَرَى مَكَانَهُ مِنَ ٱلْجَنَّةِ
أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً يُهَوِّنُ ٱللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ ٱلْمَوْتِ وَ
جَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ ٱلْجَنَّةِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ
عَلِيّاً أَعْطَاهُ ٱللَّهُ فِي ٱلْجَنَّةِ بِكُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ حَوْرَاءَ وَ
شَفَّعَهُ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَى
بَدَنِهِ حَدِيقَةٌ فِي ٱلْجَنَّةِ أَلاَ وَ مَنْ عَرَفَ عَلِيّاً وَ أَحَبَّهُ
بَعَثَ ٱللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ ٱلْمَوْتِ كَمَا بَعَثَ ٱللَّهُ إِلَى ٱلْأَنْبِيَاءِ
وَ دَفَعَ عَنْهُ أَهْوَالَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ نَوَّرَ قَبْرَهُ وَ فَسَحَهُ
مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَاماً وَ بَيَّضَ وَجْهَهُ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ أَلاَ
وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَظَلَّهُ ٱللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ مَعَ
ٱلصِّدِّيقِينَ وَ ٱلشُّهَدَاءِ وَ ٱلصَّالِحِينَ وَ آمَنَهُ مِنَ ٱلْفَزَعِ
ٱلْأَكْبَرِ وَ أَهْوَالِ يَوْمِ ٱلصَّاخَّةِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً
تَقَبَّلَ ٱللَّهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَ كَانَ فِي
ٱلْجَنَّةِ رَفِيقَ حَمْزَةَ سَيِّدِ ٱلشُّهَدَاءِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً
أَثْبَتَ ٱللَّهُ ٱلْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَ أَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ
ٱلصَّوَابَ وَ فَتَحَ ٱللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ ٱلرَّحْمَةِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ
عَلِيّاً سُمِّيَ أَسِيرَ ٱللَّهِ فِي ٱلْأَرْضِ وَ بَاهَى ٱللَّهُ بِهِ مَلاَئِكَتَهُ
وَ حَمَلَةَ عَرْشِهِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ
تَحْتِ ٱلْعَرْشِ أَنْ يَا عَبْدَ ٱللَّهِ ٱسْتَأْنِفِ ٱلْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ

ٱللَّهُ لَكَ ٱلذُّنُوبَ كُلَّهَا أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً جَاءَ يَوْمَ
ٱلْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهُ كَٱلْقَمَرِ لَيْلَةَ ٱلْبَدْرِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ
عَلِيّاً وَضَعَ ٱللَّهُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجَ ٱلْكَرَامَةِ وَ أَلْبَسَهُ حُلَّةَ
ٱلْعِزَّةِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً مَرَّ عَلَى ٱلصِّرَاطِ كَٱلْبَرْقِ
ٱلْخَاطِفِ وَ لَمْ يَرَ صُعُوبَةً أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً كَتَبَ
ٱللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ ٱلنَّارِ وَ بَرَاءَةً مِنَ ٱلنِّفَاقِ وَ جَوَازاً عَلَى
ٱلصِّرَاطِ وَ أَمَاناً مِنَ ٱلْعَذَابِ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً لاَ
يُنْشَرُ لَهُ دِيوَانٌ وَ لاَ يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَ قِيلَ لَهُ ٱدْخُلِ
ٱلْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ أَلاَ وَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَمِنَ مِنَ
ٱلْحِسَابِ وَ ٱلْمِيزَانِ وَ ٱلصِّرَاطِ أَلاَ وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ
آلِ مُحَمَّدٍ صَافَحَتْهُ ٱلْمَلاَئِكَةُ وَ زَارَتْهُ أَرْوَاحُ ٱلْأَنْبِيَاءِ وَ
قَضَى ٱللَّهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ ٱللَّهِ أَلاَ وَ مَنْ
مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ كَافِراً أَلاَ وَ مَنْ مَاتَ
عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى ٱلْإِيمَانِ وَ كُنْتُ أَنَا
كَفِيلَهُ بِٱلْجَنَّةِ[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوگیا ہے ان لوگوں کو اس کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اس کا مقام اللہ عزوجل کے نزدیک میرے مقام سا ہے سوائے نبوت کے۔ جان لو جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا دراصل اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے اللہ عزوجل اس سے راضی ہے اور

[1] بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۱۴

جس سے اللہ عزوجل راضی ہوجائے اس کا اجر جنت ہے۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل کل قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا، اس کا حساب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حساب کی طرح کرے گا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اس وقت تک دنیا سے نہ جائے گا جب تک اسے حوض کوثر سے پانی نہ دیا جائے اور درخت طوبیٰ سے طعام اور اپنا مقام جنت میں دیکھ نہ لے۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس پر سکرات موت کو آسان کرے گا، اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس کے بدن کی ہر ایک رگ کے بدلے جنت میں ایک حور اس کو دے گا اور اس کی اس کے خانوادے میں سے ۸۰ لوگوں کی شفاعت قبول کرے گا، اس کے بدن کے بالوں کی تعداد کے مطابق اسے جنت میں باغ دے گا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام کو پہچانے اور اس سے محبت کرے اللہ عزوجل اس کی طرف ملک الموت کو اس طرح بھیجے گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی طرف بھیجتا ہے اور اس سے منکر نکیر کی وحشت کو دور کرے گا اور اس کی قبر کو نور سے منور کرے گا اور اس کی قبر کو وسعت دے گا جیسے ۷۰ سال کی مسافت کی، اور اس کا چہرہ قیامت کے دن نورانی کرے گا۔

آگاہ ہوجاؤ جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اپنے عرش کے سائے میں اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ کھڑا کرے گا اس دن جس دن عرش الٰہی کے علاوہ سایہ نہ ہوگا۔ اور اس دن بہت بڑی وحشت اور قیامت کی وحشتوں سے امان دے گا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس کی نیکیوں کو قبول اور گناہوں کو درگزر فرمائے گا اور بہشت میں رفیق سید الشہداء جناب حمزہ علیہ السلام ہوگا۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل حکمت کو اس کے دل میں جگہ دے گا اور اس کی زبان پر جاری کرے گا اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اس کو اسیر اللہ کا نام دیں گے، اللہ عزوجل اس کے وسیلے سے فرشتوں پر اور حاملین عرش پر مباہات کرے گا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اس کو فرشتہ ندا کرے گا: اے عبداللہ! اللہ عزوجل کے بندے! اپنے اعمال کو دوبارہ شروع کرو، اللہ عزوجل نے تمہارے تمام گناہوں کو بخش دیا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت رکھتا ہے قیامت کے دن وہ حاضر ہوگا اس حال میں کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا روز قیامت اس کے سر پر تاج کرامت رکھا جائے گا اور حلۂ عزت اس کو پہنایا جائے گا۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور ہرگز پل سے گزرنے کی سختی نہیں دیکھے گا۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس کے لئے لکھے گا برائت نامہ آتش جہنم سے، برائت نامہ نفاق سے اور صراط سے گزرتے وقت عذاب سے امان میں ہوگا۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اس کا دیوان عمل نہیں کھولا جائے گا اس کے لئے ترازوئے عمل نہیں لگایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا بغیر حساب جنت میں چلے جاؤ۔

بیشک جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا وہ حساب میزان اور صراط سے امان میں ہوگا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی محبت آل محمد علیہم السلام پر مرے، فرشتے اس کے ساتھ مصافحہ کریں گے اور ارواح انبیاء علیہم السلام اس کی زیارت کریں گی اور اللہ عزوجل اس کی حاجت پوری کرے گا جو اس کی اللہ عزوجل کے پاس ہوگی۔

آگاہ ہوجاؤ! جو بھی آل محمد علیہم السلام کے ساتھ دشمنی پر مرے، وہ کافر مرا۔

آگاہ ہوجاؤ! جو آل محمد علیہم السلام کی محبت پر مرے مومن دنیا سے گیا اور میں اس کا ضامن ہوں جنت جانے کا"۔

(۷)۔ اور دوسری روایت ہے سید کائنات اور خلاصہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے، اس نے میکائیل سے، اس نے اسرافیل سے، اس نے لوح سے، اس نے قلم سے، اس نے اللہ عزوجل سے روایت کی ہے،

رب العالمین فرماتا ہے:

"أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِي واختره منهم انبياء و اصطفيت من الكل محمد و من جعلته امينى و خليفتى و وليبى على عبادى يبين لهم كتابى و يشرفهم بحكمى و جعلته العلم الهادى من الضلالة و ياتى الذى توتى آمنه و بيتى الذى و تؤتى منه و بيتى الذى من دخله كان آمنا و حصنى الذى من لحا اليه حصنه من مكروه الدنيا و الآخرة و وجهى الذى من توجه اليه لم اصرف عنه وجهى و حجتى على اهل سماواتى و ارضى و على جميع من رضيته من خلقى فلا اقبل و عمل عامل الا مع الاقرار بولايته و نبوة احمد رسولى و يدى المبسوطة فى عبادى فبعزتى حلفت و بجلالى اقسمت انهه لا يوالى على عبد من عبادى الا اخرجته عن نارى و ادخله رن جنتى ولا يعدل عن ولايته الا من ابغضته و ادخلته نارى فمن زحزح عن التى بغض على و ادخل الجنة التى هى حبه فقد فاز"۔ [1]

"میں وہ اللہ ہوں جس کے بغیر کوئی اللہ نہیں۔

مخلوق کو خلق کیا اپنی قدرت سے

اور پھر ان میں سے انبیاء علیہم السلام کو چنا اور ان سب میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنا اور اس سے راضی ہوا، اور مخلوق کی طرف بھیجا رسول بنا کر، اور اس کے لئے چنا

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۹۸، رنج جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ، الحر العاملی، ص ۲۷۰

علی علیہ السلام کو اپنا امین اور علی علیہ السلام کے ذریعے اس کی تائید کی۔

اور علی علیہ السلام کو اپنا امین، اپنا خلیفہ اور اپنے بندوں پر ولی بنایا تا کہ ان کے لئے میری کتاب کو بیان کرے اور میرے حکم سے میرے بندوں کو مشرف کرے اور اس کو قرار دیا ہدایت کی علامت ضلالت سے، اس کو اپنا گھر بنایا جو بھی اس میں داخل ہو گیا اس کی ولایت کا دامن پکڑ لے وہ عذاب سے امان میں ہے۔

اور اس کو اپنا قلعہ بنایا، جو بھی اس میں پناہ لے اس کی حفاظت کروں گا مکروہ دنیا و آخرت سے۔

اور اس کو اپنا چہرہ قرار دیا جو بھی اس کی طرف متوجہ ہو اس کی پیروی کرے اس سے اپنے احسان ولطف کا چہرہ اس سے نہیں پھیروں گا۔

اور اس کو آسمانوں اور زمین پر حجت بنایا اور میں اس سے راضی ہوں، مخلوق میں سے کسی کا کوئی بھی عمل اس کی ولایت کے اقرار کے بغیر قبول نہیں کروں گا۔

اور میرے رسول احمد ﷺ کی نبوت کے بغیر اس کو بنایا اپنے احسان وانعام وقہر وغضب والا ھاتھ۔

مجھے اپنی عزت کی قسم! حلف لیتا ہوں اپنے جلال کا۔

محب علی علیہ السلام کو اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بھی جہنم سے باہر نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا

منہ نہیں پھیروں گا اپنے بندوں میں سے کسی بندے سے مگر اس سے جس کو میں دشمن رکھتا ہوں اور اس کو داخل کروں گا جہنم میں۔

اس سے منہ پھیرلوں گا جو دشمن علی علیہ السلام ہے، داخل ہو گیا جنت میں جو محب علی علیہ السلام ہے، بیشک وہ کامیاب ہو گیا۔

(۸) عن ابن عباس انه قال قلت یا رسول الله أوصی فقال علیك بحب علی ابن أبی طالب قلت یا رسول الله أوصی قال علیك بمودة علی ابن أبی طالب والذی بعثنی بالحق نبیاً إن الله لا یقبل من عبد حسنة یسأل الله عن حب علی ابن أبی طالب وهو أعلم فإن جاءه بولایته قبل عمله علی ما فیه و ان لم یات بولایته لم یقبله و امر به الی النار یابن عباس والذی بعثنی و خلقنی بالحق نبیا ان الله لاشد غضبا علی مبغض علی ممن زعم ان لله ولدا یابن عباس لو ان لك الملائکة المقربین و الانبیاء المرسلین اجمعوا علی بغضه فلم یفعلوا لعذبهم بالنار قلت یا رسول الله و هل یبغضه احد؟ فقال نعم یبغضه قوم یذکرون انهم من امتی لم یجعل الله لهم فی الاسلام نصیبا یابن عباس ان من علامة بعضهم تفصیلهم علیه من هو دونه والذی بعثنی بالحق ما خلق الله نبیا اکرم منی و الاوصیاء اکرم من وصیی علی۔[1]

"روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول ﷺ! مجھے وصیت فرمائیں،

۱۔ بحار الانوار، ج۱۶ ص۳۱۸

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر علی علیہ السلام کی محبت لازم ہے، اس کی قسم جس نے مجھے مبعوث بر نبوت کیا۔

اللہ عزوجل قبول نہیں کرتا بندے سے کہ اس کی نیکیاں ہیں یا نہیں۔

مگر اس سے سوال کرتا ہے محبت علی علیہ السلام کے بارے میں۔

پس اگر امیر المومنین علیہ السلام کی محبت ساتھ لائے ہو تو تمہارا عمل قبول ہے، جتنا بھی ہو۔

اگر علی علیہ السلام کی محبت ساتھ نہیں لایا اس سے اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا اور فرمائے گا اس کو جہنم میں ڈالو۔

ابن عباسؓ! مجھے اس اللہ عزوجل کی قسم جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا اللہ عزوجل کے لئے کوئی بیٹا قرار دے اللہ عزوجل اس سے بھی زیادہ دشمن علی علیہ السلام پر غضبناک ہوتا ہے"۔

ابن عباسؓ! اگر ملک مقرب اور نبی مرسل ﷺ علی علیہ السلام کی دشمنی پر جمع ہو جاتے، جمع نہیں ہوں گے یہ محال ہے لیکن فرض کریں اگر جمع ہو جاتے اللہ عزوجل ان کو جہنم میں عذاب کرتا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں: یا رسول اللہ ﷺ کیا علی علیہ السلام کے دشمن ہیں؟؟؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ہیں وہ جماعت میری اُمت سے ہے، پر اللہ عزوجل نے ان کو اسلام نصیب نہیں کیا۔

ابن عباسؓ علی علیہ السلام کی دشمن کی علامت یہ ہے کہ علی علیہ السلام کے غیر کو علی علیہ السلام پر فضلیت دے گا، اس پاک ذات کی قسم جس نے مجھے مبعوث بر رسالت کیا

اللہ عزوجل نے کسی بھی نبی کو مجھ سے زیادہ مکرم اور کسی بھی وصی کو علی علیہ السلام سے زیادہ مکرم خلق نہیں کیا"۔

(۹)۔ دوسری روایت سید الانبیاء اور شفیع انس و جان ﷺ سے، انہوں نے فرمایا:

"لَمَّا اَنْ خَلَقَ آدَمَ وَ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ عَطَسَ آدَمُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ حَمِدْتَنِي عَبْدِي وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَوْ لَا عَبْدَانِ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُقَهُمَا فِي دَارِ الدُّنْيَا مَا خَلَقْتُكَ قَالَ إِلٰهِي فَيَكُونَانِ مِنِّي قَالَ نَعَمْ يَا آدَمُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ اُنْظُرْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَ عَلِيٌّ مُقِيمُ الْحُجَّةِ مَنْ عَرَفَ حَقَّ عَلِيٍّ زَكَى وَ طَابَ وَ مَنْ أَنْكَرَ حَقَّهُ لُعِنَ وَ خَابَ أَقْسَمْتُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَ إِنْ عَصَانِي وَ أَقْسَمْتُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ وَ إِنْ أَطَاعَنِي."[1]

"جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا اس میں روح پھونکی۔

آدم علیہ السلام چھینکے اور کہا الحمد للہ۔

اللہ عزوجل نے اس کی طرف وحی کی اے میرے وہ بندے جس نے حمد کی میری عزت وجلالت کی، اگر وہ دو بندے نہ ہوتے جن کو چاہتا ہوں خلق کروں، تمہیں بھی خلق نہ کرتا۔

آدم علیہ السلام نے کہا: یہ دونوں میرے بیٹے ہوں گے؟

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۰

رب العزت نے فرمایا: جی ہاں اے آدم علیہ السلام! اپنے سر کو اوپر کرو۔ اس نے سر اوپر کیا لکھا تھا:

-لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَ عَلِيٌّ مُقِيمُ الْحُجَّةِ-

یعنی کوئی اللہ عز وجل کے علاوہ معبود نہیں

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت ہیں

علی علیہ السلام مقیم الحجۃ ہیں

جس نے بھی علی علیہ السلام کو پہچانا اس کی طینت پاک ہے اور اس کے اعمال بھی پاک ہیں اور جس نے بھی اس کے حق کا انکار کیا ملعون اور نقصان کار ہے

مجھے اپنی عزت کی قسم! ہر اس شخص کو جنت میں داخل کروں گا جو اس کی اطاعت کرے گا اگرچہ میری نافرمانی کرے گا

اور اس کو جہنم میں داخل کروں گا جس نے اس کی نافرمانی کی اگرچہ میری نافرمانی کی ہو"۔

(۱۰)۔ دوسری روایت ہے جو شیعہ سنی طریقوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے کہ:

-حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَ بُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ-[1]

"محبت علی علیہ السلام وہ نیکی ہے وہ عمل خیر ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا اور اس کا بغض وہ گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی"۔

(۱۱)۔ دوسری روایت طرق عام و خاص سے ہے کہ:

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۳۰۴

-لو اتفق الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ النار-[1]

"اگر لوگ جمع ہو جاتے محبت علی علیہ السلام پر اللہ جہنم کو خلق نہ کرتا"۔

اس باب میں اتنی زیادہ احادیث ہیں کہ اس مقام پر ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔

محبت علی علیہ السلام پر شیخ مفیدؒ کی پانچ وجہیں:۔

جان لو شیخ مفیدؒ نے حدیث سابق میں پانچ وجہیں ذکر کی ہیں۔

اول:۔

دوستان و موالیان آل محمد علیہم السلام سے جتنے بھی ان سے معصیت گناہ صادر ہوں ان کی محبت اجازت نہیں دیتی کہ دنیا سے جائے مگر یہ کہ توبہ کے ساتھ، ایسی سزا کے ساتھ جس سے گناہ ختم ہو جائیں یا مبتلا ہوگا جان کی مصیبت میں یا مال کی۔ اگر یہ مشکلیں اس پر نہیں آئیں تو موت کے وقت دشواری ہوگی، یہاں تک کہ دار دنیا سے چلا جائے اور اس کے دامن میں کوئی گناہ باقی نہ رہے۔

اس مضمون پر آئمہ معصومین علیہم السلام سے روایات نقل ہیں۔

دوم:۔

یہ کہ عدم ضرر ضرر وہ ہے جو صاحب ضرر کو جہنم لے جائے، یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی محبت کے ساتھ گناہ جہنم جانے کا سبب نہیں بنتا۔ دوسری سزائیں ضرور ہوں گی، جیسے عذاب قبر اور قیامت اور اس کی وحشتیں لیکن جہنم میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ امیر المومنین علیہ السلام کے محبوں کا گوشت اللہ عز وجل نے جہنم پر حرام قرار دیا ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۲۴۹

سوم:۔

یہ کہ اس گناہ سے مراد جو ضرر نہیں رکھتا گناہ صغیرہ ہے کیونکہ جتنا بھی گناہ کبیرہ سے اجتناب کرے گا اللہ عزوجل اس کے گناہ صغیرہ کو فضل تام سے درگزر کرے گا اور یہ مطلب محبان امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ہے کیونکہ جو ان کے دوست نہیں وہ سلسلہ مومنین سے باہر ہیں۔

چہارم:۔

جتنی بھی محبت ہو شرائط کے ساتھ اس سے گناہ صادر نہیں ہوگا، جس طرح آئمہ معصومین علیہم السلام کی اخبار میں آیا ہے کہ ہمارا محب وہ ہے جو ہمارا پیرو ہو۔ اس طرح منقول ہے کہ ایک شب امیر المومنین، امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کوفہ سے باہر آئے ہوئے تھے اور متوجہ بہ نجف تھے۔ ایک جماعت ان کے پیچھے سے باہر آئی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟۔

انہوں نے کہا: ہم آپؑ کے شیعہ ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں تم میں شیعوں کی علامت کیوں نہیں دیکھ رہا؟۔

انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کے محضر میں فرمایا: علامت شیعہ کیا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ ہے کہ ان کے چہرے زرد ہوں شب بیداری کی وجہ سے۔

آنکھیں زیادہ گریہ کی وجہ سے مثل نابینہ ہوں اور بہت زیادہ دعا کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہوں، روزہ کی وجہ سے ان کے شکمیں خالی ہوں، بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے ان کی شکم میں خم ہو، عبرت خاشعان سے پریشان ہو۔

جب ایک شخص امام حسن علیہ السلام کے پاس آیا کہا: میں آپ کا شیعہ ہوں۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہمارے امر اور نہی کے مطیع ہو تو درست کہہ رہے ہو۔

اسی طرح امام صادق علیہ السلام سے نقل ہے کہ اللہ عزوجل اس کو دوست نہیں رکھتا جو اس کی نافرمانی کرے۔ اس کے بعد یہ شعر پڑھا:

تَعْصِي ٱلْإِلَٰهَ وَ أَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هَذَا العمرى فِي ٱلْفِعَالِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقاً لَأَطَعْتَهُ
إِنَّ ٱلْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ [1]

اس کی نافرمانی کرتے ہو اور اس کا محب ظاہر کرتے ہو؟۔
مجھے اپنی جان کی قسم! اس کردار میں یہ دعویٰ تعجب انگیز ہے۔
اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہوتے ہر بات میں اپنے پروردگار کی اطاعت کرتے۔
محب وہ ہے جو اپنے محبوب کی اطاعت کرے۔

اس بات کی تائید قرآن کی یہ آیت کرتی ہے کہ:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ [2]

"یعنی کہیئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر اللہ عزوجل سے محبت کرتے ہو پس میری پیروی کرو تا کہ اللہ عزوجل بھی تم سے محبت کرے"۔

۱۔ وسائل الشیعہ، حر العاملی، ج ۱۵ ص ۳۰۸
۲۔ سورہ آل عمران، آیت: ۳۱

پنجم:۔

جو روایت ہوئی ہے باقر علوم اوّلین و آخرین سے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا: اس آیت کی معنی پوچھی گئی تو فرمایا:

"جو بھی علی علیہ السلام سے محبت رکھے اور اعمال طاعت عبادت کرے اس سے اللہ عز و جل قبول کرے گا، اگر گناہ کرے اس کا گناہ نقصان نہیں دیتا اس کی عبادت کو و ثواب و طاعت اس کے لئے ذخیرہ ہیں۔

اس کی معصیت موقوف ہے مشیت الٰہی سے۔

جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے اس دشمنی کے ساتھ اس کے لئے کوئی نیکی نہیں لکھی جائے گی جو بھی عمل خیر کرے وہ عمل اس کا ضائع ہو جائے گا۔

پس جو بھی ولی اللہ علیہ السلام کا محب ہے اس کی نیکیاں قبول ہیں اور سیئات نقصان نہیں دیتیں۔

ولی اللہ کے دشمن کے لئے نیکی نہیں اس جرم عظیم کی وجہ سے یعنی بغض علی علیہ السلام کی وجہ سے اس کی خلافت میں شک کی وجہ سے اور وہ یہ ہے جو اللہ عز و جل فرماتا ہے:

"وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا"[1]

"اور جو عمل انہوں نے کئے تھے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے پھر انہیں اُڑتی ہوئی خاک کر دیں گے"۔

اہل بیت علیہم السلام سے پوچھا گیا کن کے اعمال ہیں جن کے ساتھ یہ ہوگا فرمایا: اس طرح ہمارے دشمنوں کے اعمالوں کے ساتھ ہوگا۔

---

[1] سورہ فرقان، آیت: ۲۳

(۱۲) عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: »فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا« فَقَالَ يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَ اللّٰهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ هُمْ وَ اللّٰهِ نُورُ اللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَ هُمْ وَ اللّٰهِ نُورُ اللّٰهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَ فِي الْأَرْضِ وَ اللّٰهِ يَا أَبَا خَالِدٍ لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَ هُمْ وَ اللّٰهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَحْجُبُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَ اللّٰهِ يَا أَبَا خَالِدٍ لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَ يَتَوَلَّانَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ وَ لَا يُطَهِّرُ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَ يَكُونَ سِلْماً لَنَا فَإِذَا كَانَ سِلْماً لَنَا سَلَّمَهُ اللّٰهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَ آمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ."[1]

"ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہتا ہے: امام باقر علیہ السلام سے سوال کیا اس قول اللہ عز و جل کی تفسیر پر جو فرما رہا ہے: "ایمان لاؤ اللہ عز و جل پر، اس کے رسولؐ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا" اس نور سے مراد کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابا خالد! اس آیت میں نور سے مراد آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں جو آل محمد علیہم السلام سے ہیں۔ یوم قیامت تک یہی اللہ عز و جل کا وہ نور

---

[1] الکافی، ج ۱ ص ۱۹۴

ہیں جو اللہ عز وجل نے نازل کیا۔ اللہ عز وجل کی قسم! یہی وہ نورِ الٰہی ہیں جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔

اللہ عز وجل کی قسم اے ابا خالد! نورِ امام مومنین کی دلوں میں دن میں روشنی دینے والے سورج سے بھی روشن تر ہے۔

اللہ عز وجل کی قسم! آئمہ معصومین علیہم السلام مومنوں کی دلوں کو نور سے منور کرتے ہیں۔ جن سے چاہتا ہے ان کے دل تاریک ہوں اس جماعت سے اس نور کو چھپالیتا ہے۔

اے ابا خالد! کوئی بھی بندہ ہم سے محبت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ عز وجل اس بندے کے دل کو مطہر کر دیتا ہے یہاں تک کے وہ ہمارا مطیع ہو جاتا ہے۔ جب وہ مطیع ہو جاتا ہے اللہ عز وجل اس کو سلامتی دیتا ہے یوم قیامت کے حساب کی سختیوں سے اور روز قیامت کے عظیم وحشت سے امان دیتا ہے"۔

(۱۳) عَنْ أَبِي عَبْدِ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قَالَ: مَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ جَرَى لَهُ مِنَ ٱلْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ٱلْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ ٱللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ٱلْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَٱلْمُتَعَقِّبِ عَلَى ٱللّٰهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ ٱلرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ ٱلشِّرْكِ بِٱللّٰهِ كَانَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ بَابَ ٱللّٰهِ ٱلَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ ٱلَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذٰلِكَ

يَجْرِي ٱلْأَئِمَّةُ ٱلْهُدَى وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ جَعَلَهُمُ ٱللّٰهُ أَرْكَانَ ٱلْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ ٱلْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ ٱلْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ ٱلثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ ٱللّٰهِ عَلَيْهِ كَثِيراً مَا يَقُولُ أَنَا قَسِيمُ ٱللّٰهِ بَيْنَ ٱلْجَنَّةِ وَ ٱلنَّارِ وَ أَنَا ٱلْفَارُوقُ ٱلْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ ٱلْعَصَا وَ ٱلْمِيسَمِ وَ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ ٱلْمَلَائِكَةِ وَ ٱلرُّوحُ وَ ٱلرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَ هِيَ حَمُولَةُ ٱلرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ ٱللّٰهِ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يُدْعَى فَيُكْسَى وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي عُلِّمْتُ ٱلْمَنَايَا وَ ٱلْبَلَايَا وَ ٱلْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ ٱلْخِطَابِ فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي أُبَشِّرُ بِإِذْنِ ٱللّٰهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ ٱللّٰهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ۔[1]

"مختلف طرقوں سے امام ناطق قرآن جعفر بن محمد صادق صلوات اللہ الملک الاکبر جو بھی امیر المومنین علیہ السلام امر کریں واجب ہے کہ اس پر عمل کریں، جو بھی وہ نہی کریں واجب ہے اس سے رُک جائیں۔

ان کی وہ فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ثابت ہے ان کے لئے بھی ثابت

---

[1] الکافی، ج ۱ ص ۱۹۶

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

ہے۔اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوتمام مخلوق پر فضیلت دی ہے۔
کوئی امیر المومنین علیہ السلام کی مخالفت کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام میں اس کی طرح ہے جو اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرے۔
اگر کوئی امیر المومنین علیہ السلام کو رَد کرے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے مقابل ہے۔امیر المومنین علیہ السلام باب اللہ ہیں۔
کوئی بھی اللہ عزوجل تک نہیں پہنچ سکتا مگر دروازے سے۔
امیر المومنین علیہ السلام صراط اللہ ہیں جو بھی ان کے مخالف کی راہ پر چلے ہلاک ہوجائے گا۔
اور تمام آئمہ معصومین علیہم السلام بھی اسی طرح ہیں۔ایک کے بعد ایک اللہ عزوجل نے ان کو ارکان زمین قرار دیا ہے۔
ان کے وجود مقدس کی وجہ سے زمین باقی ہے اگر یہ نہ ہوتے اسی وقت زمین دھنس جائے۔
یہ حجج اللہ ہیں ہر اس پر جو زمین کے اوپر ہے۔ہر اس پر جو زمین کے نیچے ہے۔
امیر المومنین علیہ السلام بہت زیادہ فرماتے تھے کہ میں اللہ عزوجل کی طرف سے جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا ہوں۔
اور میں ہی فاروق اکبر یعنی حق کو باطل سے جدا کرنے والا ہوں۔ میں صاحب عصا و میسم ہوں۔

شرح

منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
(دابۃ الارض) جس کی دراز ۶۰ گز ہے جو مومن کو اس کی آنکھوں کے درمیان سے گزار سکتا ہے۔اس کے ساتھ عصائے موسیٰ اور خاتم (انگوٹھی) سلیمان علیہ السلام ہوگی۔پس منور کرے چہرے مومن کو مہار کرے گا کافر کی آنکھوں کو اس خاتم سے یا یہ کہیں گے اے مومن سے کافر۔
منقول ہے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا: امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ عزوجل کی قسم اس کو دم نہیں ریش داڑھی ہے اور یہ اشارہ ہے کہ وہ "دابۃ الارض" انسانوں سے ہوگا۔یہ حدیث ان احادیث سے دلالت رکھتی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ہوں یا اس کی طرح کلمات ہوں۔فرمایا: میں آدم علیہ السلام ہوں، میں نوح علیہ السلام ہوں"۔

ادامہ حدیث

بیشک اقرار کیا میری امامت کا تمام فرشتوں نے، روح نے، انبیاء علیہم السلام نے اس طرح جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا۔

میری وہی مسند ہے جس مسند پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بٹھایا گیا، وہ ولایت الٰہی علیہ السلام ہے۔

قیامت کے دن جس کو سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، ان کو جامہ پہنایا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جائے گا، اس کے بعد مجھ سے، میں بالکل انہیؐ کی طرح کلام کروں گا۔

مجھے جو خصلتیں دی گئیں وہ مجھ سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میں علم منایا جانتا ہوں۔ یہ وہ علم ہے جس کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔ انسان کی زندگی، اس کی زندگی کے دن کہ کتنے دن رہے گا، اور اس کی موت کا دن اور علم بلایا جانتا ہوں، یہ وہ بلائیں ہیں جو کب آئیں گی، کس پر آئیں گی، کون اس میں مبتلا ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ان دو علوم کو اپنے کچھ اصحاب خواص کو بھی تعلیم فرمایا تھا۔ جیسے سلمان، رشید ہجری، میثم تمار، حبیب ابن مظاہر اسدی، علمدار سید الشہداء علیہ السلام اور ان میں سے بعض کی تفصیل آئے گی۔

میں ہی صاحب علم فصل الخطاب ہوں، علم لدنی کے ذریعے حکم کروں گا کہ حق ظاہر ہوجائے گا، جو آیا ہے میرے ہاتھوں سے نہیں گیا، اور جو غائب ہے میرے علم میں عیاں ہے۔

اللہ عزوجل کے حکم سے اقرار کرتا ہوں، اللہ عزوجل کی طرف سے ہے یہ سب، وہ ہے جس نے اپنے علم کے ذریعے یہ قوت بخشی ہے۔

(۱۳)۔ -أَبَا عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ يَقُولُ: نَحْنُ وُلاَةُ أَمْرِ اَللَّهِ وَ خَزَنَةُ عِلْمِ اَللَّهِ وَ عَيْبَةُ وَحْيِ اَللَّهِ۔[1]

"ہم ہی امر اللہ کے حاکم ہیں اور اس کے علم کے مخزون، ہم ہی محل اسرار خدا ہیں"۔

-عَنْ أَبِي اَلْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اَللَّهِ عَلَيْهِ اَلسَّلاَمُ اِنَّ اَللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَ جَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَ أَرْضِهِ وَ لَنَا نَطَقَتِ اَلشَّجَرَةُ وَ بِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اَللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَوْلاَنَا مَا عُبِدَ اَللَّهُ۔[2]

"امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ عزوجل نے ہماری خلقت کو خوبصورت بنایا، ہمیں اس طینت سے بنایا جس سے ہمیں اعلیٰ علیین میں سے قرار دیا۔ ہماری ارواح کو اپنے نور سے خلق کیا یعنی ہمیں اپنی صفات کا موصوف بنایا اور ہمیں اپنے خزانوں کا آسمان وزمین میں خزانہ دار بنایا۔

۱۔ کافی، ج۱ ص ۱۹۲

۲۔ توحید شیخ صدوق، ص ۱۵۲ تفصیل کے لئے اس منقول حدیث کو اصل کتاب میں دیکھ سکتے ہیں

ہمیں اپنے علوم کا مظہر بنایا اور ہمارے لئے درخت سے آواز آئی (مثل کوہ طور) ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ عز وجل کی عبادت ہوئی۔ اگر ہم نہ ہوتے اللہ عز وجل کی عبادت نہ ہوتی"۔

(۱۶)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: مَعَاشِرَ النَّاسِ إِعْلَمُوا أَنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى بَاباً مَنْ دَخَلَهَا أَمِنَ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اهْدِنَا إِلَى هَذَا الْبَابِ حَتَّى نَعْرِفَهُ فَقَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا فَلْيَسْتَمْسِكْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ وَلَايَتَهُ وَلَايَتِي وَ طَاعَتَهُ طَاعَتِي مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْرِفَ الْحُجَّةَ بَعْدِي فَلْيَعْرِفْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَوَالَى وَلَايَةَ اللّٰهِ فَلْيَقْتَدِ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ خِزَانَةُ عِلْمِي مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَ هُوَ عَنْهُ رَاضٍ فَلْيُوَالِ عِدَّةَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ وَ مَا عِدَّةُ الْأَئِمَّةِ فَقَالَ يَا جَابِرُ سَأَلْتَنِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ عَنِ الْإِسْلَامِ بِأَجْمَعِهِ

عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الشُّهُورِ وَ هِيَ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الْعُيُونِ الَّتِي انْفَجَرَتْ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ ضَرَبَ بِعَصَاهُ البحر الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً وَ عِدَّتُهُمْ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَ لَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً (مائدہ 12) وَ الْأَئِمَّةُ يَا جَابِرُ اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [1]

"منقول ہے ابن عباسؓ سے، کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے سنا، انہوں فرمایا: اے لوگو! جان لو اللہ عز وجل کا ایک دروازہ ہے، اگر اس میں داخل ہو گئے تو قیامت کی وحشتوں اور عذاب قبر سے محفوظ ہو گے"۔

اس کے بعد ابو سعید خدری اٹھے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس در کی طرف رہنمائی کریں تا کہ اس کو پہچانیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

سید الوصیین، امیر المومنین علیہ السلام، برادر رسول رب العالمین ﷺ اللہ عز وجل کی مخلوق پر اللہ کے خلیفہ ہیں۔ جو بھی چاہتا ہے عروۃ الوثقیٰ سے متصل ہو اُسے چاہیے علی علیہ السلام ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرے۔ بیشک اس کی ولایت میری ولایت ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت

[1] بحار الانوار، ج ۳۶ ص ۲۶۳، التحصین، سید ابن طاؤس، ص ۵۷۰

ہے، جو بھی چاہتا ہے میرے بعد حجت کو پہچانے۔ وہ لازماً علی علیہ السلام کو پہچانے اور میری ذرّیت سے آئمہ علیہم السلام کو اپنا امام جانے۔ بیشک یہ میرے علم کے مخزون ہیں۔

اس کے بعد جابر بن عبداللہ انصاری اٹھے اور کہا ان کی تعداد کتنی ہے، فرمایا: ان کی تعداد مہینوں کے برابر ہے جو اللہ عزوجل کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہیں۔ اس دن سے جس دن سے زمین وآسمان کو خلق کیا۔

ان کی تعداد ان چشموں جتنی ہے جو موسیٰ کے لئے شگاف ہوئے، اس وقت جب موسیٰ نے عصا کو پتھر پر مارا اور اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقباء جتنی ہیں، یہاں پر اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے۔ پس جابر امام بارہ ہیں، ان بارہ کے پہلے علی علیہ السلام اور آخری قائم علیہ السلام ہیں۔

(۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ خَلْقِ اللَّهِ غَيْرِي وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا وَ إِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ إِنَّ عَلِيّاً خَتَنِي وَ لَوْ وَجَدْتُ لِفَاطِمَةَ خَيْراً مِنْ عَلِيٍّ لَمْ أُزَوِّجْهَا مِنْهُ۔[1]

[1]۔ بحارالانوار، ج ۳۹ ص ۹۰، الامام علی احمد الرحمن الہمدانی، ص ۳۰۶
اس فرق کے ساتھ کہ سند بھی مختلف ہے اور آخری عبارت بھی نہیں ہے

"روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی اللہ عزوجل کی افضل مخلوق ہے، میرے علاوہ حسن وحسین علیہم السلام سید شباب اہل جنت ہیں اور ان کا والد علیہ السلام ان سے بہتر ہے۔

بیشک فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء العالمین ہیں۔ بیشک علی علیہ السلام میرے داماد ہیں۔ اگر علی علیہ السلام سے بہتر اس کیلئے کوئی شوہر پاتا تو علی علیہ السلام کو یہ رشتہ نہ دیتا۔

حدیث نورانیہ امیرالمومنین علیہ السلام کی معرفت کی مخصوصی میں:۔

(۱۸) مُحَمَّدِ بْنِ صَدَقَةَ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلَ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنُّورَانِيَّةِ قَالَ يَا جُنْدَبُ فَامْضِ بِنَا حَتَّى نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْ قَالَ فَانْتَظَرْنَاهُ حَتَّى جَاءَ قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَا جَاءَ بِكُمَا قَالَا جِئْنَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَسْأَلُكَ عَنْ مَعْرِفَتِكَ بِالنُّورَانِيَّةِ قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَرْحَباً بِكُمَا مِنْ وَلِيَّيْنِ مُتَعَاهِدَيْنِ لِدِينِهِ لَسْتُمَا بِمُقَصِّرَيْنِ لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ الواجب وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ لَا يَسْتَكْمِلُ أَحَدٌ الْإِيمَانَ حَتَّى يَعْرِفَنِي كُنْهَ مَعْرِفَتِي بِالنُّورَانِيَّةِ فَإِذَا عَرَفَنِي بِهَذِهِ الْمَعْرِفَةِ فَقَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ

شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَ صَارَ عَارِفاً مُسْتَبْصِراً وَ مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ فَهُوَ شَاكٌّ وَ مُرْتَابٌ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْرِفَتِي بِالنُّورَانِيَّةِ مَعْرِفَةُ ٱللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَعْرِفَةُ ٱللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَعْرِفَتِي بِالنُّورَانِيَّةِ وَ هُوَ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ٱلَّذِي قَالَ ٱللّٰهُ تَعَالَى وَ مَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا ٱللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَاءَ وَ يُقِيمُوا ٱلصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا ٱلزَّكَاةَ وَ ذٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ. (سورۃ بین، آیت:۵) يَقُولُ مَا أُمِرُوا إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ هُوَ ٱلدِّينُ ٱلْحَنِيفِيَّةُ ٱلْمُحَمَّدِيَّةُ ٱلسَّمْحَةُ وَ قَوْلُهُ: يُقِيمُونَ ٱلصَّلَاةَ. (سورۃ ابراہیم، آیت:۳۱) فَمَنْ أَقَامَ وَلَايَتِي فَقَدْ أَقَامَ ٱلصَّلَاةَ وَ إِقَامَةُ وَلَايَتِي صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ ٱللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ فَالْمَلَكُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَرَّباً لَمْ يَحْتَمِلْهُ وَ ٱلنَّبِيُّ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُرْسَلاً لَمْ يَحْتَمِلْهُ وَ ٱلْمُؤْمِنُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُمْتَحَناً لَمْ يَحْتَمِلْهُ قُلْتُ يَا أَمِيرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ مَنِ ٱلْمُؤْمِنُ وَ مَا نِهَايَتُهُ وَ مَا حَدُّهُ حَتَّى أَعْرِفَهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ ٱللّٰهِ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا أَخَا رَسُولِ ٱللّٰهِ قَالَ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُمْتَحَنُ هُوَ ٱلَّذِي لَا يَرِدُ مِنْ أَمْرِنَا إِلَيْهِ شَيْءٌ إِلَّا شُرِحَ صَدْرُهُ لِقَبُولِهِ وَ لَمْ يَشُكَّ وَ لَمْ يَرْتَبْ اِعْلَمْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَنَا عَبْدُ

ٱللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ لَا تَجْعَلُونَا أَرْبَاباً وَ قُولُوا فِي فَضْلِنَا مَا شِئْتُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَبْلُغُونَ كُنْهَ مَا فِينَا وَ لَا نِهَايَتَهُ فَإِنَّ ٱللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَعْطَانَا أَكْبَرَ وَ أَعْظَمَ مِمَّا يَصِفُهُ وَ أَصِفُكُمْ أَوْ يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِ أَحَدِكُمْ فَإِذَا عَرَفْتُمُونَا هٰكَذَا فَأَنْتُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ قَالَ سَلْمَانُ قُلْتُ يَا أَخَا رَسُولِ ٱللّٰهِ وَ مَنْ أَقَامَ ٱلصَّلَاةَ أَقَامَ وَلَايَتَكَ قَالَ نَعَمْ يَا سَلْمَانُ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فِي ٱلْكِتَابِ ٱلْعَزِيزِ : وَ ٱسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ ٱلصَّلَاةِ وَ إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلْخَاشِعِينَ. (سورۃ بقرۃ، آیت:۴۵) فَالصَّبْرُ رَسُولُ ٱللّٰهِ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ ٱلصَّلَاةُ إِقَامَةُ وَلَايَتِي فَمِنْهَا قَالَ ٱللّٰهُ تَعَالَى: وَ إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ وَ لَمْ يَقُلْ وَ إِنَّهُمَا لَكَبِيرَةٌ لِأَنَّ ٱلْوَلَايَةَ كَبِيرَةٌ حَمْلُهَا إِلَّا عَلَى ٱلْخَاشِعِينَ وَ ٱلْخَاشِعُونَ هُمُ ٱلشِّيعَةُ ٱلْمُسْتَبْصِرُونَ وَ ذٰلِكَ لِأَنَّ أَهْلَ ٱلْأَقَاوِيلِ مِنَ ٱلْمُرْجِئَةِ وَ ٱلْقَدَرِيَّةِ وَ ٱلْخَوَارِجِ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ ٱلنَّاصِبِيَّةِ يُقِرُّونَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ خِلَافٌ وَ هُمْ مُخْتَلِفُونَ فِي وَلَايَتِي مُنْكِرُونَ لِذٰلِكَ جَاحِدُونَ بِهَا إِلَّا ٱلْقَلِيلُ وَ هُمُ ٱلَّذِينَ وَصَفَهُمُ ٱللّٰهُ فِي كِتَابِهِ ٱلْعَزِيزِ فَقَالَ: إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلْخَاشِعِينَ وَ قَالَ ٱللّٰهُ تَعَالَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فِي كِتَابِهِ ٱلْعَزِيزِ فِي نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ فِي وَلَايَتِي

فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ. (سورۃ الحج، آیت:۴۵) فَالْقَصْرُ مُحَمَّدٌ وَ الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ وَلَايَتِي عَطَّلُوهَا وَ جَحَدُوهَا وَ مَنْ لَمْ يُقِرَّ بِوَلَايَتِي لَمْ يَنْفَعْهُ الْإِقْرَارُ بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَّا أَنَّهُمَا مَقْرُونَانِ وَ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ هُوَ إِمَامُ الْخَلْقِ وَ عَلِيٌّ مِنْ بَعْدِهِ إِمَامُ الْخَلْقِ وَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَمَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ أَوَّلُنَا مُحَمَّدٌ وَ أَوْسَطُنَا مُحَمَّدٌ وَ آخِرُنَا مُحَمَّدٌ فَمَنِ اسْتَكْمَلَ مَعْرِفَتِي فَهُوَ عَلَى الدِّينِ الْقَيِّمِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَ ذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ وَ سَأُبَيِّنُ ذٰلِكَ بِعَوْنِ اللّٰهِ وَ تَوْفِيقِهِ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ مُحَمَّدٌ نُوراً وَاحِداً مِنْ نُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذٰلِكَ النُّورَ أَنْ يُشَقَّ فَقَالَ لِلنِّصْفِ كُنْ مُحَمَّداً وَ قَالَ لِلنِّصْفِ كُنْ عَلِيّاً فَمِنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَ لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ وَ قَدْ وَجَّهَ أَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُؤَدِّيَهَا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ عَنْكَ فَوَجَّهَنِي فِي اسْتِرْدَادِ أَبِي بَكْرٍ فَرَدَدْتُهُ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَ قَالَ يَا

رَسُولَ اللّٰهِ أَنَزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ لَا يُؤَدِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّيْكَ يَا أَخَا رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَصْلُحُ لِحَمْلِ صَحِيفَةٍ يُؤَدِّيهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَيْفَ يَصْلُحُ لِلْإِمَامَةِ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ فَأَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كُنَّا نُوراً وَاحِداً صَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى وَ صِرْتُ أَنَا وَصِيَّهُ الْمُرْتَضَى وَ صَارَ مُحَمَّدٌ النَّاطِقَ وَ صِرْتُ أَنَا الصَّامِتَ وَ إِنَّهُ لَا بُدَّ فِي كُلِّ عَصْرٍ مِنَ الْأَعْصَارِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ نَاطِقٌ وَ صَامِتٌ يَا سَلْمَانُ صَارَ مُحَمَّدٌ الْمُنْذِرَ وَ صِرْتُ أَنَا الْهَادِيَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ. (سورۃ الرعد، آیت:۷) فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْمُنْذِرُ وَ أَنَا الْهَادِي. اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهِ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ (سورۃ الرعد، آیات:۸ تا ۱۱) قَالَ فَضَرَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهِ عَلَى أُخْرَى وَ قَالَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَاحِبَ الْجَمْعِ وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ النَّشْرِ وَ صَارَ

مُحَمَّدٌ صَاحِبَ الْجَنَّةِ وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ النَّارِ أَقُولُ لَهَا خُذِي هَذَا وَ ذَرِي هَذَا وَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ صَاحِبَ الرَّجْفَةِ وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ الْهَدَّةِ وَ أَنَا صَاحِبُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ أَلْهَمَنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَ مَا فِيهِ. نَعَمْ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ وَ صَارَ مُحَمَّدٌ يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (سورۂ یس، آیت:۱) وَ صَارَ مُحَمَّدٌ ن وَ الْقَلَمِ (سورۂ القلم، آیت:۱) وَ صَارَ مُحَمَّدٌ طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى (سورۂ طٰہ، آیات: ۱و۲) وَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَاحِبَ الدَّلَالاتِ وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ الْمُعْجِزَاتِ وَ الْآيَاتِ وَ صَارَ مُحَمَّدٌ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ صِرْتُ أَنَا خَاتَمَ الْوَصِيِّينَ وَ أَنَا اهدنا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (سورہ فاتحہ، آیت:۶) وَ أَنَا عن النَّبَأُ الْعَظِيمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ (۲و۳) وَ لا أَحَدٌ اِخْتَلَفَ إِلَّا فِي وَلَايَتِي وَ صَارَ مُحَمَّدٌ صَاحِبَ الدَّعْوَةِ وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ السَّيْفِ وَ صَارَ مُحَمَّدٌ نَبِيّاً مُرْسَلاً وَ صِرْتُ أَنَا صَاحِبَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (سورۃ المومن، آیت:۱۵) وَ هُوَ رُوحُ اللهِ لَا يُعْطِيهِ وَ لَا يُلْقِي هَذَا الرُّوحَ إِلَّا عَلَى مَلَكٍ مُقَرَّبٍ أَوْ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ أَوْ وَصِيٍّ مُنْتَجَبٍ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللهُ هَذَا الرُّوحَ فَقَدْ أَبَانَهُ مِنَ النَّاسِ وَ فَوَّضَ إِلَيْهِ الْقُدْرَةَ وَ أَحْيَا الْمَوْتَى وَ عَلِمَ

بِمَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ وَ سَارَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَ مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الْمَشْرِقِ فِي لَحْظَةِ عَيْنٍ وَ عَلِمَ مَا فِي الضَّمَائِرِ وَ الْقُلُوبِ وَ عَلِمَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ. يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ وَ صَارَ مُحَمَّدٌ الذِّكْرَ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولاً يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللهِ (سورہ الطلاق، آیات: ۱۰-۱۱) افلا تعقلون إِنِّي أُعْطِيتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ اُسْتُودِعْتُ عِلْمَ الْقُرْآنِ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَقَامَ الْحُجَّةَ حُجَّةً لِلنَّاسِ وَ صِرْتُ أَنَا حُجَّةَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ اللهُ لِي مَا لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ لَا لِنَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَ لَا لِمَلَكٍ مُقَرَّبٍ. يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا الَّذِي حَمَلْتُ نُوحاً فِي السَّفِينَةِ بِأَمْرِ رَبِّي وَ أَنَا الَّذِي أَخْرَجْتُ يُونُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ بِإِذْنِ رَبِّي وَ أَنَا الَّذِي جَاوَزْتُ بِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْبَحْرَ بِأَمْرِ رَبِّي وَ أَنَا الَّذِي أَخْرَجْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنَ النَّارِ بِإِذْنِ رَبِّي وَ أَنَا الَّذِي أَجْرَيْتُ أَنْهَارَهَا وَ فَجَّرْتُ عُيُونَهَا وَ غَرَسْتُ أَشْجَارَهَا بِإِذْنِ رَبِّي. وَ أَنَا عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ وَ أَنَا الْمُنَادِي مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ قَدْ سَمِعَهُ الثَّقَلَانِ الْجِنُّ وَ الْإِنْسُ وَ فَهِمَهُ قَوْمٌ إِنِّي لَأَسْمَعُ كُلَّ قَوْمِ الْجَبَّارِينَ وَ

اَلْمُنَافِقِیْنَ بِلُغَاتِہِمْ وَ اَنَا اَلْخِضْرُ عَالِمُ مُوسَی وَ اَنَا مُعَلِّمُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَ اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ وَ اَنَا قُدْرَۃُ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ. یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ مُحَمَّدٌ اَنَا وَ اَنَا مِنْ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٌ مِنِّی قَالَ اللّٰہُ تَعَالَی مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَہُمَا بَرْزَخٌ لَا یَبْغِیَانِ. (سورہ الرحمٰن، آیات: ۱۹۔۲۰) یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اِنَّ مَیِّتَنَا لَمْ یَمُتْ وَ غَائِبَنَا لَمْ یَغِبْ وَ اِنَّ قَتْلَانَا لَنْ یُقْتَلُوا یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا اَمِیْرُ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ مِمَّنْ مَضَی وَ مِمَّنْ بَقِیَ وَ اُیِّدْتُ بِرُوحِ الْعَظَمَۃِ انا تکلمت علی لسان عیسی ابن مریم فی المھد وانا آدم وانا نوح وانا ابراھیم وانا عیسی و انا موسی وانا محمد تنقلت فی الصور کیف اشاء من دانی فقد دانی ولو ظھرت للناس فی الصورت واحد یھلک فی الناس وَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ اللّٰہِ لَا تُسَمُّوْنَا اَرْبَابًا وَ قُوْلُوا فِیْ فَضْلِنَا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوا مِنْ فَضْلِنَا کُنْہَ مَا جَعَلَہُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَا مِعْشَارَ الْعُشْرِ.

لِاَنَّا اٰیَاتُ اللّٰہِ وَ دَلَائِلُہُ وَ حُجَجُ اللّٰہِ وَ خُلَفَاؤُہُ وَ اُمَنَاؤُہُ وَ اَئِمَّتُہُ وَ وَجْہُ اللّٰہِ وَ عَیْنُ اللّٰہِ وَ لِسَانُ اللّٰہِ بِنَا یُعَذِّبُ اللّٰہُ عِبَادَہُ وَ بِنَا یُثِیْبُ وَ مِنْ بَیْنِ خَلْقِہِ طَہَّرَنَا وَ اِخْتَارَنَا وَ اِصْطَفَانَا وَ لَوْ قَالَ قَائِلٌ لِمَ وَ کَیْفَ وَ فِیْمَ لَکَفَرَ وَ

اَشْرَکَ لِاَنَّہُ لَا یُسْاَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْاَلُوْنَ. یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ آمَنَ بِمَا قُلْتُ وَ صَدَّقَ بِمَا بَیَّنْتُ وَ فَسَّرْتُ وَ شَرَحْتُ وَ اَوْضَحْتُ وَ نَوَّرْتُ وَ بَرْھَنْتُ فَھُوَ مُؤْمِنٌ مُمْتَحَنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہُ لِلْاِیْمَانِ وَ شَرَحَ صَدْرَہُ لِلْاِسْلَامِ وَ ھُوَ عَارِفٌ مُسْتَبْصِرٌ قَدِ انْتَھَی وَ بَلَغَ وَ کَمَلَ وَ مَنْ شَکَّ وَ عَنَدَ وَ جَحَدَ وَ وَقَفَ وَ تَحَیَّرَ وَ ارْتَابَ فَھُوَ مُقَصِّرٌ وَ نَاصِبٌ یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَا اُحْیِیْ وَ اُمِیْتُ بِاِذْنِ رَبِّیْ وَ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ بِاِذْنِ رَبِّیْ وَ اَنَا عَالِمٌ بِضَمَائِرِ قُلُوْبِکُمْ وَ الْاَئِمَّۃُ مِنْ اَوْلَادِیْ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ یَعْلَمُوْنَ وَ یَفْعَلُوْنَ ھٰذَا اِذَا اَحَبُّوا وَ اَرَادُوْا لِاَنَّا کُلَّنَا وَاحِدٌ اَوَّلُنَا مُحَمَّدٌ وَ آخِرُنَا مُحَمَّدٌ وَ اَوْسَطُنَا مُحَمَّدٌ وَ کُلُّنَا مُحَمَّدٌ فَلَا تُفَرِّقُوْا بَیْنَنَا وَ نَحْنُ اِذَا شِئْنَا شَاءَ اللّٰہُ وَ اِذَا کَرِھْنَا کَرِہَ اللّٰہُ اَلْوَیْلُ کُلُّ الْوَیْلِ لِمَنْ اَنْکَرَ فَضْلَنَا وَ خُصُوْصِیَّتَنَا وَ مَا اَعْطَانَا اللّٰہُ رَبُّنَا لِاَنَّ مَنْ اَنْکَرَ شَیْئًا مِمَّا اَعْطَانَا اللّٰہُ فَقَدْ اَنْکَرَ قُدْرَۃَ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَشِیَّتَہُ فِیْنَا. یَا سَلْمَانُ وَ یَا جُنْدَبُ قَالَا لَبَّیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَقَدْ

أَعْطَانَا اللّٰهُ رَبُّنَا مَا هُوَ أَجَلُّ وَ أَعْظَمُ وَ أَعْلَىٰ وَ أَكْبَرُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ قُلْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا الَّذِي أَعْطَاكُمْ مَا هُوَ أَعْظَمُ وَ أَجَلُّ مِنْ هَذَا كُلِّهِ قَالَ قَدْ أَعْطَانَا رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَنَا لِلِاسْمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي لَوْ شِئْنَا خَرَقْتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ وَ نَعْرُجُ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ نَهْبِطُ بِهِ الْأَرْضَ وَ نَغْرُبُ وَ نَشْرُقُ وَ نَنْتَهِي بِهِ إِلَى الْعَرْشِ فَنَجْلِسُ عَلَيْهِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُطِيعُنَا كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُومُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَابُّ وَ الْبِحَارُ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ أَعْطَانَا اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ بِالِاسْمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي عَلَّمَنَا وَ خَصَّنَا بِهِ وَ مَعَ هَذَا كُلِّهِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ وَ نَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ وَ نَعْمَلُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ بِأَمْرِ رَبِّنَا وَ نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُكْرَمُونَ الَّذِينَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ (سورہ الانبیاء، آیت:۲۷) وَ جَعَلَنَا مَعْصُومِينَ مُطَهَّرِينَ وَ فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ فَنَحْنُ نَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ (سورۃ الاعراف، آیت:۴۳) وَ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ (سورۃ الزمر، آیت:۷۱) أَعْنِي الْجَاحِدِينَ بِكُلِّ مَا أَعْطَانَا اللّٰهُ مِنَ الْفَضْلِ وَ الْإِحْسَانِ يَا سَلْمَانُ وَ يَا جُنْدَبُ فَهَذَا مَعْرِفَتِي بِالنُّورَانِيَّةِ فَتَمَسَّكْ بِهَا رَاشِداً

فَإِنَّهُ لَا يَبْلُغُ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا حَدَّ الِاسْتِبْصَارِ حَتَّى يَعْرِفَنِي بِالنُّورَانِيَّةِ فَإِذَا عَرَفَنِي بِهَا كَانَ مُسْتَبْصِراً بَالِغاً كَامِلاً قَدْ خَاضَ بَحْراً مِنَ الْعِلْمِ وَ ارْتَقَى دَرَجَةً مِنَ الْفَضْلِ وَ اطَّلَعَ عَلَى سِرٍّ مِنْ سِرِّ اللّٰهِ وَ مَكْنُونِ خَزَائِنِهِ"۔[1]

"اور دوسری جو وارد ہوئی ہے وہ حدیث معرفت نورانیہ ہے، اکثر اس حدیث کے فقرات جو ہیں وہ "خطبۃ البیان" سے ہیں اور کچھ اس کی شرح ہیں جو بھی مخفی رہ جائے ان شاء اللہ شرح "خطبۃ البیان" میں مبین ہوگا۔

منقول ہے کہ ایک دن ابوذر غفاری نے جس کا نام جندب ہے، سلمان سے پوچھا: اے سلمان! مجھے خبر دیں امیر المومنین علیہ السلام کی معرفت بنورانیت کس طرح ہے؟

فرمایا: چلو ساتھ چلتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھتے ہیں۔ سلمان کہتے ہیں جب آئے دیکھا امیر المومنین علیہ السلام نہیں ہیں، ہم بیٹھ گئے۔

جب امیر المومنین علیہ السلام آئے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: انہوں نے کہا کیوں آئے ہو، انہوں نے کہا ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپؑ سے آپؑ کی معرفت نورانیہ کے بارے سوال کریں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خوش آمدید: اے دوست خدا اے دین کی رعایت کرنے والے جو مقصر نہیں ہو، مجھے اپنی جان کی قسم یہ معرفت واجب ہے ہر مومن و مومنہ پر۔ اس کے بعد

[1] بحار الانوار، ج۲۶ص ا سے ۷ تک

فرمایا: کسی کا بھی ایمان مکمل نہیں ہوتا، یہاں تک کہ مجھے معرفت نورانیہ کے ساتھ نہ پہچانے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا اللہ عزوجل نے امتحان لیا ہے اور اس کے سینے کو روشن کیا اسلام کے لئے اور اللہ عزوجل نے اس کو عارف بینا اور مستبصر کیا ہے، جو اس معرفت سے کوتاہی کرتا ہے، وہ شک کرنے والا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے سلمان وا ے جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام معرفت نورانیہ کے ساتھ اللہ عزوجل کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میری معرفت ہے۔ یہی وہ دین خالص ہے جس کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ
وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ۔

اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں، ایک رُخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی محکم دین ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں، مخلوق مامور نہیں ہوئی مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائیں اور یہی دین محمد حنفی سادہ ہے اور جو اللہ عزوجل فرماتا ہے: يُقِيمُوا الصَّلَاةَ۔ پس جو بھی میری ولایت کو قائم کرے اور مجھے اپنا امام جانے اور میرے رتبے کو جانے پس اس نے نماز کو قائم کیا۔

میری ولایت کو قائم کرنا مشکل کام ہے، کوئی بھی اس بار کو حمل نہیں کر سکتا مگر

فرشتہ مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل میں اللہ عزوجل نے ایمان کو جگہ دی ہے۔

فرشتہ اگر مقرب نہ ہو تو اس بار کو نہیں اٹھا سکتا
نبی اگر مرسل نہ ہو تو اس تک نہیں پہنچ سکتا
مؤمن اگر ممتحن نہ ہو تو اس بار کو حمل نہیں کر سکتا

سلمان نے کہا: امیر المومنین علیہ السلام! وہ مومن کون ہے؟ اس کے ایمان کی نہایت کیا ہے تا کہ ہم اس کو پہچانیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے سلمان میں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام لبیک اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی۔ فرمایا: مومن ممتحن ہے جو بھی چیز ہم میں سے اس پر پہنچے ہماری صفات میں سے ہماری بزرگی میں سے اس تک پہنچے، اس کا سینہ اس کو جگہ دینے کی وسعت رکھتا ہو اور ہماری صفات پہنچنے سے اس کا سینہ روشن ہو جائے اور کسی قسم کا اس میں شک نہ کرے۔

اے ابوذر! میں اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کے بندوں پر اس کا خلیفہ ہوں، ہمیں اللہ مت کہو پھر جو چاہو ہماری فضیلت میں کہو، پھر بھی تم ہماری فضیلتوں کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہماری صفات کی انتہاء نہیں ہے۔

اور مجھے وہ سب کچھ عطا کیا ہے جس کا نہ وصف کرنے والے وصف کر سکتے ہیں نہ ہی عارفین جان سکتے ہیں۔

پس جب تم نے مجھے اس طرح پہچانا تو تم مؤمن ہو۔

سلمان نے کہا: یا علی علیہ السلام اقامت الصلاۃ اقامت ولایت ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں سلمان اللہ عزوجل کا یہ قول اس پر دلیل ہے:

- وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلَاةِ وَ إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔

"مدد لو صبر اور نماز سے بیشک صلوات بزرگ ہے، گراں ہے مگر خاشعین پر"۔

اس آیت میں صبر سے مراد رسول اللہ ﷺ اور صلوات سے مراد میری ولایت قائم کرنا ہے اور اللہ عزوجل نے اس آیت میں فرمایا: صلوات گراں ہے، یہ نہیں۔ فرمایا: دونوں گراں ہیں کیونکہ میری ولایت ایک امر ہے جو عظیم و باری ہے جس کو اٹھانا گراں ہے مگر خاشعین پر اور خاشعین ہمارے شیعہ ہیں جو ہماری معرفت میں بینا ہیں کیونکہ اہل مذاہب جیسے مرجئہ وقدریہ و ناصبی اور ان کے علاوہ سنی بھی اقرار کرتے ہیں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نبوت کا۔ اس کے درمیان ان کا کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ انہوں نے میری ولایت میں مخالفت کی میری ولایت کے منکر ہیں اس کا اقرار نہیں کرتے مگر ان میں بہت تھوڑے اور ان کی اللہ عزوجل نے توصیف فرمائی ہے۔

"إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ"۔

"ان کی توصیف کی ہے خشوع کے ساتھ"۔

اور دوسری جگہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور میری ولایت کے بارے میں فرمایا:

"وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ"۔

" اور کتنے کنوئیں نکمے اور کتنے پکے محل اجڑے اجڑے پڑے ہیں"

جس کنویں کو معطل کیا گیا وہ میری ولایت ہے جو ان کی حیات ابدی کا سبب

تھی اس کو معطل کر دیا اور اس کا انکار کیا۔

جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے اس کو رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار فائدہ نہ دے گا۔

کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ مرسل تھے اور مخلوق کے پیشوا تھے اور ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام مخلوق کے امام ہیں اور محمد ﷺ کے وصی ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تیری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے ہے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ورنہ آپؑ نبی ہوتے۔

ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے، درمیانہ بھی محمدؐ ہے اور آخری بھی محمدؐ ہے، جو ہماری معرفت کو مکمل کرے پس وہ دین ثابت اور مستقیم پر ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے یہ ہے دین قیم۔

اللہ عزوجل کی مدد سے اس کو اچھے طریقے سے بیان کروں۔

اے سلمان، اے جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام! میں اور رسول ﷺ ایک ہی نور تھے اللہ عزوجل کے نور سے، پھر اس نور کے آدھے حصے سے کہا محمدؐ ہو جا اور دوسرے حصے سے فرمایا علیؑ ہو جا۔

یہی وجہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور میری رسالت کی نیابت کو کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر علی علیہ السلام کے۔

بیشک ابوبکر کو سورہ برائت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا، پس جبرائیل آئے اور کہا: یا محمد ﷺ!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرمایئے۔

جبرائیل نے کہا: اللہ عزوجل کا حکم ہے اس سورہ کو یا آپ پہنچائیں یا وہ شخص جو آپؐ سے ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تا کہ ابوبکر کو واپس پلٹاؤں۔

ابوبکر آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میری شان میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں مگر اللہ عزوجل چاہتا ہے کوئی ادائے رسالت نہ کرے میرے اور علی علیہ السلام کے بغیر۔

اے سلمان و جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام! اے برادر رسول ﷺ۔ ایک شخص جو ایک خط کو پہنچانے کی صلاحیت اور قابلیت نہیں رکھتا، وہ کس طرح امامت کی قابلیت رکھ سکتا ہے۔

اے سلمان واے جندب! میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی نور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کے مصطفیٰ (چنے ہوئے) ہیں اور میں ان کا مرتضیٰ اور اپنے پروردگار کا پسندیدہ ہوں۔

محمد ﷺ ناطق (بولنے والے) تھے اور میں صامت (خاموش) تھا کیونکہ ہر زمانے میں لازماً ایک معصوم علیہ السلام ناطق ہو، ایک معصوم علیہ السلام صامت۔

اے سلمان! محمد ﷺ منذر (ڈرانے والا) ہیں اور میں ہادی ہدایت کرنے والا ہوں۔

جس طرح اللہ عزوجل کا قول ہے:

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔

"یعنی یا محمد ﷺ! تم ڈرانے والے ہو میرے عذاب سے"۔

ہر قوم کے لئے ایک ہادی مقرر کیا۔

پس رسول اللہ ﷺ منذر تھے میں ہادی اور ان کے بعد ان کی اولاد ہادی ہیں۔ اللہ عزوجل کا قول ہے:

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ۔

"اللہ کو معلوم ہے کہ جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے، نر ہے یا مادہ، صحیح ہے یا معیوب، سعید ہے یا شقی، اس کی عمر لمبی ہو یا چھوٹی، کہاں دفن ہوگا اور جو کچھ پیٹ میں سکڑتا اور بڑھتا ہے، ایک ہے یا زیادہ اس کی ولادت نہ ماہ میں ہے یا اس سے کم، اور اس کے ہاں ہر چیز کی پیمائش ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔

سب سے بڑا بلند مرتبہ ہے۔ تم میں سے جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے یا پکار کر کہے اور جو شخص رات میں کہیں چھپ جائے یا دن میں چلے پھرے، یہ سب برابر ہیں۔ ہر شخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے ہیں، اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (انتہاء ترجمہ آیت)۔

اللہ عزوجل عالم ہے اپنے بندوں کے احوال کا اور شفیق ہے کہ ان کے لئے ہر قوم کے ہر زمانے میں ایک ہادی کو مقرر کیا۔

جو معصوم ہو اور مخلوق کو ضلالت سے ہدایت کی طرف، گناہ سے اطاعت کی طرف، کفر سے ایمان کی طرف لائے۔

محمد ﷺ صاحب جمع ہیں، میں صاحب نشر ہوں، محمد ﷺ صاحب جنت ہیں، میں صاحب جہنم اور جہنم سے کہوں گا یہ تیرا ہے تو رکھ لے، یہ میرا ہے اسے چھوڑ دے۔

محمد ﷺ صاحب زلزلہ قیامت ہیں، میں صاحب سیلاب۔

اور میں ہی صاحب لوح محفوظ ہوں۔ اللہ عزوجل نے ہر وہ چیز جو لوح محفوظ میں ہے مجھے الہام کیا ہے۔

اے سلمان واے جندب! محمد ﷺ یٰسین اور قرآن حکیم ہے اور محمد ﷺ نون والقلم[1] ہیں۔

اور محمد ﷺ "طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى" ہیں۔

محمد ﷺ صاحب دلالت ہیں، میں صاحب معجزات۔

محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، میں خاتم الوصیین ہوں۔

میں ہی الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ہوں، میں ہی عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ہوں۔

1۔ یہاں پر عربی عبارت کا ترجمہ تو اتنا ہی ہے مگر فارسی میں کچھ ایسی چیز لکھی تھی جس کا تعلق نہ ہی عربی عبارت سے تھا نہ ہی احادیث متواترہ سے اسی لئے جس کا شامل کرنا ضروری نہیں سمجھا، پھر بھی اگر کوئی اصل فارسی عبارت دیکھنا چاہے تو اصل کتاب کی طرف رجوع کر سکتا ہے

وہ سیدھا راستہ جس کی طرف اللہ عزوجل نے حکم کیا ہے وہ میں ہوں۔

وہ خبر عظیم نباء عظیم جس میں لوگوں نے اختلاف کیا میری ولایت ہے۔

محمد ﷺ صاحب دعوت ہیں، میں صاحب شمشیر۔

محمد ﷺ نبی مرسل ہوئے اور میں صاحب امر پیغمبر ﷺ۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ"

اللہ عزوجل القا کرتا ہے روح کو ہر کسی کو جس کے لئے چاہتا ہے یہ روح اللہ عزوجل کی چنی ہوئی ہے۔

عطا نہیں کرتا اس روح کو مگر فرشتہ مقرب یا نبی مرسل یا وصی نبی منتجب پر، جس پر اللہ عزوجل یہ روح القاء کرے، تمام لوگوں سے اس کو ممتاز کرتا ہے اور اس کو قادر بناتا ہے اور اپنی قدرت اس کو دیتا ہے، وہ مردوں کو زندہ کرنا جانتا ہے اس روح کی وجہ سے، وہ سب کچھ جانتا ہے جو تھا، ہے، ہوگا، اور پلک جھپکنے سے پہلے مشرق سے مغرب، مغرب سے مشرق جا سکتا ہے۔

اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

جو انسان کے دماغ میں ہے دل میں ہے جانتا ہے۔

اے سلمان واے جندب! محمد ﷺ وہ ذکر ہے جس کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللّٰهِ"

بیشک نازل کیا تمہاری طرف ذکر۔

یعنی ایک رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔

بیشک مجھے موت کا علم دیا گیا، میں جانتا ہوں کون کب، کس وقت، کہاں مرے گا اور مجھے علم دیا گیا بلایا نازل ہونے والی بلا کہ کون سی بلا نازل ہوگی۔

مجھے علم فصل الخطاب دیا گیا (یعنی کہاں پر کیا کہا جائے، ہر مسئلے کا جواب کیا ہے)۔ مجھے قرآن کا علم دیا گیا اور جانتا ہوں، ان کے درمیان قیامت تک کیا ہوگا۔ محمد ﷺ نے حجت کا تعین کیا تا کہ لوگوں کے لئے حجت ہو۔

اور میں حجۃ اللہ ہوا، جو مجھے عطا ہوا وہ کسی کو نہیں دیا، نہ گزشتگان کو، نہ حاضرین کو، نہ آئندگان کو، نہ نبی مرسل کو، نہ ہی فرشتہ مقرب کو۔

اے سلمان واے جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام!

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ ہوں جس نے نوح علیہ السلام کو اٹھایا کشتی میں اللہ کے حکم سے۔ میں وہ ہوں جس نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا اللہ عزوجل کے حکم سے۔ خدا کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو دریا پار کروایا۔

میں نے ہی ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نکالا۔

میں نے ہی اللہ عزوجل کے حکم سے درختوں کو اُگایا، دریا کو جاری کیا، چشموں کو بہایا۔ میں عذاب یوم الظلہ ہوں (عذاب یوم قیامت)۔

میں ندا کرنے والا ہوں نزدیک جگہ سے جس کو ہر جماعت سنے گی جن و انس سے۔ میں ظالموں اور منافقوں میں سب کو سنا اور سمجھا سکتا ہوں ان کی زبان میں۔

میں خضر ہوں جو عالم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔

میں معلم سلیمان علیہ السلام ہوں۔ میں ہی ذوالقرنین ہوں۔ میں ہی اللہ عزوجل کی قدرت ہوں۔

اے سلمان واے جندب! میں محمد ہوں محمد میں ہے۔

میں محمد ﷺ سے ہوں محمد ﷺ مجھ سے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ"۔

اہل بیت علیہم السلام کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس دریا سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ ایک دریائے علم ہے، ایک دریائے حکم۔ ایک دریائے شجاعت ہے، ایک دریائے سخاوت۔ درمیاں میں ایک حائل ہے تا کہ یہ دریا آپس میں نہ ملیں وہ رسول اللہ ﷺ ہیں، اور اس دریا سے باہر آتے ہیں مروارید و مرجان وہ حسنین کریمین علیہم السلام ہیں۔

اے سلمان واے جندب! لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام!

فرمایا: ہمارا مردہ مردہ نہیں۔

ہمارا غائب غائب نہیں، ہمارا شہید شہید نہیں۔

اے سلمان واے جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام۔

فرمایا: میں ہر گزرے اور آنے والے مومن و مومنہ کا امیر ہوں۔

روح عظمت سے میری تائید کی۔

میں نے گہوارہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے کلام کیا۔

میں آدم علیہ السلام ہوں۔

میں نوح علیہ السلام ہوں۔

میں ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔

میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔

میں جس صورت میں چاہوں آتا ہوں، جس نے مجھے دیکھا اس نے ان سب کو دیکھا ہے۔

اگر لوگوں کے لئے ایک ہی صورت میں ظاہر ہوتا تو سب ہلاک ہو جاتے۔

ہم اللہ عزوجل کا وہ نور ہیں جس کو نا زوال ہے نا تغیر۔

بیشک میں نہیں ہوں مگر اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ایک بندہ۔

ہمیں اللہ مت کہو پھر جو چاہو کہو، جتنا بھی کہو مگر ہمارے فضائل جو اللہ عزوجل نے مقرر کئے ہیں اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکو گے

بلکہ اس کے ۱۰۰ میں سے ۱ تک بھی نہیں پہنچ سکو گے کیونکہ ہم آیات وعلامات اس کے دلائل وحجج اللہ، اس کے خلیفہ امین اور اس کی طرف سے امام ہیں۔ ہم ہی وجہ اللہ، عین اللہ، لسان اللہ ہیں (ان میں سے اکثر کی تفصیل آئے گی ان شاء اللہ)۔ ہماری دشمنی کی وجہ سے اللہ عزوجل اپنے بندوں پر عذاب کرے گا۔ ہماری محبت اور اطاعت کی وجہ سے ثواب دے گا۔ اپنی مخلوق کے درمیان ہمیں معصوم اور مطہر کیا اور ہمیں منتخب کیا۔

اگر کوئی کہے کیوں، کیسے، کب، کہاں؟ تو کافر ومشرک ہے۔

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

اے سلمان واے جندب! انہوں نے کہا: لبیک یا امیر المومنین علیہ السلام۔

فرمایا: جو بھی ایمان لائے جو کچھ بیان کیا، تفسیر کی، واضح کیا، روشن کیا، استدلال کیا وہ مومن ہے کہ دل کا اللہ عزوجل نے امتحان لیا اور اس کے دل میں ایمان کو جگہ دی، اس کے سینے کو روشن کیا اسلام کے لئے۔ وہ عارف بینا جو عرفان کی انتہا تک پہنچا ہے، اور تمام وکامل ہوا ہے۔

جو شک کرے، عناد کرنے، دشمنی کرے، توقف کرے، حیران ہو، صاحب شک ہو وہ مقصر وناصبی ہے۔

اے سلمان واے جندب! میں ہی مارتا ہوں، میں زندہ کرتا ہوں باذن اللہ۔

اللہ عزوجل کے حکم سے اس کے بارے تمہیں بتاؤں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو، جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

تمہارے دلوں میں چھپے ہوئے رازوں کو جانتا ہوں اور صرف میں ہی نہیں، میری اولاد سے جو آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں وہ بھی جانتے ہیں اور جو چاہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں۔

ہمارا پہلا بھی محمدؐ، درمیانہ بھی محمدؐ اور آخری بھی محمدؐ ہے۔ پس ہمیں جدا مت کرو اللہ عزوجل کے حکم سے۔

ہم جس صورت میں، جب چاہیں، جہاں چاہیں، جس وقت چاہیں حاضر ہوتے ہیں۔ جب ہم چاہتے ہیں اللہ عزوجل چاہتا ہے، جو ہم نہیں چاہتے اللہ عزوجل بھی نہیں چاہتا۔

وائے ہو اس پر جو ہمارے فضائل کا انکار کرے اور اس کا انکار کرے جو اللہ

عزوجل نے ہمیں فضیلت دی ہے۔ پس اس نے انکار کیا اللہ عزوجل کی قدرت اور منشا کا جو ہمارے حق میں ہے۔

اے سلمان واے جندب! کہا: لبیک یاامیر المومنین علیہ السلام۔

فرمایا: جواللہ عزوجل نے ہمیں عطا کیا، ان سب سے بزرگ وعظیم ہے۔

ہم نے کہا: امیر المومنین علیہ السلام! اللہ عزوجل نے آپ کو کیا دیا ہے۔؟

فرمایا: اللہ عزوجل نے ہمیں اپنا اسم اعظم دیا ہے۔

ہم چاہیں آسمانوں کو، زمینوں کو، جنت کو، دوزخ کو پارہ پارہ کریں۔

اگر چاہیں تو آسمان کے اوپر جائیں یا زمین پر رہیں، یا زمین میں جائیں مغرب کی طرف جائیں یا مشرق کی۔عرش کے ساتھ یا عرش کے اوپر بیٹھیں۔

اور اللہ عزوجل کے ساتھ کلام کریں، ہر چیز ہماری اطاعت اور ہمارا حکم مانتی ہے، حتیٰ کو آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور، دریا، جنت، جہنم یہ سب ہمارے حکم کے منتظر ہیں۔

یہ سب اللہ عزوجل نے ہمیں عطا کیا۔ اسم اعظم کی برکت کی وجہ سے اور اس کو ہمارے ساتھ مخصوص کیا۔

اس سب کے ساتھ ہم کھانا بھی کھاتے ہیں، پانی بھی پیتے ہیں اور بازار بھی جاتے ہیں اور یہ کام بھی کرتے ہیں۔

ہم اللہ عزوجل کے خاص بندے ہیں، اس سے سبقت نہیں لیتے۔ اس کے امر پر عمل کرتے ہیں۔

ہم سب کو معصوم ومطہر بنایا، اپنے سب بندوں پر ہمیں فضیلت دی۔ ہم کہتے

ہیں اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا۔ سب عذاب کافرین پر یعنی ان کا انکار کرتے ہیں جو اللہ عزوجل نے ہمیں فضل واحسان سے عطا کیا۔

اے سلمان واے جندب! یہ ہے میری معرفت نورانیہ۔ اس کے ساتھ متمسک رہو تا کہ ہدایت پاؤ۔ ہمارا کوئی بھی شیعہ حد بینائی تک نہیں پہنچتا جب تک ہمیں معرفت نورانیہ کے ساتھ نہ پہچان لیں۔

پھر بینا ہیں اور اپنے کمال تک پہنچا ہے جو دریائے علم میں گیا اور مقام فضل تک پہنچا اور مطلع ہے ایک راز کا رازوں میں سے اور گنجینہ علم الٰہی ہوا۔

(تمام ہوئی حدیث نورانیہ)۔

(۱۹)۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِمَرْوَ فَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنَا فَأَدَارُوا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَ ذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلاَفِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَأَعْلَمْتُهُ خَوْضَ النَّاسِ فِيهِ فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ جَهِلَ الْقَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ آرَائِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَيَّنَ فِيهِ الْحَلاَلَ وَ الْحَرَامَ وَ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ وَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلاً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ

شَيْءٍ. (سورة انعام، آیت:۳۸) وَ أَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمُرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. "اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً. (سورة المائدہ، آیت:۳) وَ أَمْرُ الْإِمَامَةِ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَ لَمْ يَمْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً وَ إِمَاماً وَ مَا تَرَكَ لَهُمْ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَهُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلُّ قَدْراً وَ أَعْظَمُ شَأْناً وَ أَعْلَى مَكَاناً وَ أَمْنَعُ جَانِباً وَ أَبْعَدُ غَوْراً مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ أَوْ يُقِيمُوا إِمَاماً بِاخْتِيَارِهِمْ إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَ الْخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَّفَهُ بِهَا وَ أَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ "إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً. (سورة البقرہ، آیت:۱۲۴) فَقَالَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُرُوراً بِهَا "وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: "لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ. فَأَبْطَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ

ظَالِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ ثُمَّ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلِ الصَّفْوَةِ وَ الطَّهَارَةِ فَقَالَ. "وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ نَافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ. (سورة الانبیاء، آیت:۷۲).

وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَ أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ إِقَامَ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَ كَانُوا لَنَا عَابِدِينَ (سورة الانبیاء، آیت:۷۳) فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتَّى وَرَّثَهَا اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَى: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هَذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ اللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ. (سورة آل عمران، آیت:۶۸) فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَّدَهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى رَسْمِ مَا فَرَضَ اللَّهُ فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءِ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَ الْإِيمَانَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: "وَ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ الْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ. (سورة الروم، آیت:۵۶) فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَّالُ إِنَّ الْإِمَامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِرْثُ الْأَوْصِيَاءِ إِنَّ الْإِمَامَةَ خِلَافَةُ اللَّهِ وَ خِلَافَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ

مَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِيرَاثُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ وَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ صَلَاحُ الدُّنْيَا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْإِمَامَةَ أُسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَ فَرْعُهُ السَّامِي بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ الْحَجِّ وَ الْجِهَادِ وَ تَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ إِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَ الْأَحْكَامِ وَ مَنْعُ الثُّغُورِ وَ الْأَطْرَافِ الْإِمَامُ يُحِلُّ حَلَالَ اللّٰهِ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَ اللّٰهِ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللّٰهِ وَ يَذُبُّ عَنْ دِينِ اللّٰهِ وَ يَدْعُو إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّهِ "بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ- وَ الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَ هِيَ فِي الْأُفُقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَ الْأَبْصَارُ الْإِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَ السِّرَاجُ الزَّاهِرُ وَ النُّورُ السَّاطِعُ وَ النَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَاهِبِ الدُّجَىٰ وَ أَجْوَازِ الْبُلْدَانِ وَ الْقِفَارِ وَ لُجَجِ الْبِحَارِ الْإِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَإِ وَ الدَّالُّ عَلَى الْهُدَىٰ وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدَىٰ الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى الْيَفَاعِ الْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلَىٰ بِهِ وَ الدَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ الْإِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَ الْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَ الشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَ السَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَ الْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَ الرَّوْضَةُ الْإِمَامُ الْأَنِيسُ الرَّفِيقُ وَ الْوَالِدُ الشَّفِيقُ وَ الْأَخُ الشَّقِيقُ وَ

الْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِي الدَّاهِيَةِ النَّآدِ الْإِمَامُ أَمِينُ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَ خَلِيفَتُهُ فِي بِلَادِهِ وَ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ وَ الذَّابُّ عَنْ حُرَمِ اللّٰهِ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوبِ وَ الْمُبَرَّأُ عَنِ الْعُيُوبِ الْمَخْصُوصُ بِالْعِلْمِ الْمَوْسُومُ بِالْحِلْمِ نِظَامُ الدِّينِ وَ عِزُّ الْمُسْلِمِينَ وَ غَيْظُ الْمُنَافِقِينَ وَ بَوَارُ الْكَافِرِينَ الْإِمَامُ وَاحِدُ دَهْرِهِ لَا يُدَانِيهِ أَحَدٌ وَ لَا يُعَادِلُهُ عَالِمٌ وَ لَا يُوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَ لَا لَهُ مِثْلٌ وَ لَا نَظِيرٌ مَخْصُوصٌ بِالْفَضْلِ كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَ لَا اكْتِسَابٍ بَلِ اخْتِصَاصٌ مِنَ الْمُفْضِلِ الْوَهَّابِ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَبْلُغُ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ أَوْ يُمْكِنُهُ اخْتِيَارُهُ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ضَلَّتِ الْعُقُولُ وَ تَاهَتِ الْحُلُومُ وَ حَارَتِ الْأَلْبَابُ وَ خَسَأَتِ الْعُيُونُ وَ تَصَاغَرَتِ الْعُظَمَاءُ وَ تَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَ تَقَاصَرَتِ الْحُلَمَاءُ وَ حَصِرَتِ الْخُطَبَاءُ وَ جَهِلَتِ الْأَلِبَّاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَ عَجَزَتِ الْأُدَبَاءُ وَ عَيِيَتِ الْبُلَغَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ شَأْنِهِ أَوْ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ وَ أَقَرَّتْ بِالْعَجْزِ وَ التَّقْصِيرِ وَ كَيْفَ يُوصَفُ بِكُلِّهِ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أَوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يُوجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ وَ يُغْنِي غِنَاهُ لَا كَيْفَ وَ أَنَّىٰ وَ هُوَ بِحَيْثُ النَّجْمُ مِنْ يَدِ الْمُتَنَاوِلِينَ وَ وَصْفِ الْوَاصِفِينَ فَأَيْنَ الِاخْتِيَارُ مِنْ هَذَا وَ أَيْنَ الْعُقُولُ عَنْ

هَذَا وَ أَيْنَ يُوجَدُ مِثْلُ هَذَا، تَظُنُّونَ أَنَّ ذَلِكَ يُوجَدُ فِي غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَذَبَتْهُمْ وَ اللَّهِ أَنْفُسُهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الْأَبَاطِيلَ فَارْتَقَوْا مُرْتَقًى صَعْباً دَحْضاً تَزِلُّ عَنْهُ إِلَى الْحَضِيضِ أَقْدَامُهُمْ رَامُوا إِقَامَةَ الْإِمَامِ بِعُقُولٍ حَائِرَةٍ بَائِرَةٍ نَاقِصَةٍ وَ آرَاءٍ مُضِلَّةٍ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنْهُ إِلَّا بُعْداً »قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ« وَلَقَدْ رَامُوا صَعْباً وَ قَالُوا إِفْكاً وَ »ضَلُّوا ضَلَالاً بَعِيداً« وَ وَقَعُوا فِي الْحَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا الْإِمَامَ عَنْ بَصِيرَةٍ »وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ« رَغِبُوا عَنِ اخْتِيَارِ اللَّهِ وَ اخْتِيَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَى اخْتِيَارِهِمْ وَ الْقُرْآنُ يُنَادِيهِمْ -وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ- (سورۃ القصص، آیت:۶۸) وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ -وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ- (سورۃ الاحزاب، آیت:۳۶) الْآيَةَ وَ قَالَ: -مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ- (سورۃ القلم، آیات:۳۶ تا

۴۱) وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: -أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا- (سورۃ محمد، آیت:۲۴) أَمْ -طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ- -فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ- (سورۃ التوبہ، آیت:۸۷) أَمْ -قَالُوا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُونَ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ وَ لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْراً لَأَسْمَعَهُمْ وَ لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَ هُمْ مُعْرِضُونَ- (سورۃ الانفال، آیات:۲۱ تا ۲۳) أَمْ -قَالُوا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا- (سورۃ البقرہ، آیت:۹۳) بَلْ هُوَ -فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ- (سورۃ الجمعہ، آیت:۴) فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ وَ رَاعٍ لَا يَنْكُلُ مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهَارَةِ وَ النُّسُكِ وَ الزَّهَادَةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْعِبَادَةِ مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ نَسْلِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ لَا مَغْمَزَ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَ لَا يُدَانِيهِ ذُو حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ الذِّرْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَ الْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ الرِّضَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ شَرَفُ الْأَشْرَافِ وَ الْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ نَامِي الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ مُضْطَلِعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللَّهِ حَافِظٌ لِدِينِ اللَّهِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللَّهُ وَ يُؤْتِيهِمْ مِنْ

مَخزُونِ عِلْمِهِ وَ حِكَمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرَهُمْ فَيَكُونُ
عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى -أَ فَمَنْ
يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ
يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ - (سورۃ یونس، آیت:۳۵)
وَ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: -وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ
خَيْراً كَثِيراً - (سورہ البقرہ، آیت:۲۶۷) وَ قَوْلِهِ فِي طَالُوتَ
-إِنَّ اللهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ
الْجِسْمِ وَ اللهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَ اللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ -
(سورۃ البقرہ، آیت:۲۴۷) وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ أَنْزَلَ »عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ
تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً « وَ قَالَ فِي
الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَ عِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَيْهِمْ - أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللهُ
مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ
وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً . فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ
صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيراً - (سورۃ النساء، آیت:۵۵)
وَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اخْتَارَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ
شَرَحَ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ وَ
أَلْهَمَهُ الْعِلْمَ إِلْهَاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَ لَا يُحَيَّرُ
فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ قَدْ
أَمِنَ مِنَ الْخَطَايَا وَ الزَّلَلِ وَ الْعِثَارِ يَخُصُّهُ اللهُ بِذَلِكَ

لِيَكُونَ حُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ »ذَلِكَ
فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ «
فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلَى مِثْلِ هَذَا فَيَخْتَارُونَهُ أَوْ يَكُونُ
مُخْتَارُهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ تَعَدَّوْا وَ بَيْتِ اللهِ
الْحَقَّ وَ نَبَذُوا »كِتَابَ اللهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ« وَ فِي كِتَابِ اللهِ الْهُدَىٰ وَ الشِّفَاءُ فَنَبَذُوهُ وَ
اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ
فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَى: »وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ« وَ
قَالَ »فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ« وَ قَالَ »كَبُرَ
مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللهُ
عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ« وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً -[1]

"عبدالعزیز بن مسلم سے مروی ہے کہ جب ہم امام علی رضا علیہ السلام کے ہمراہ مکہ میں مرو کے مقام پر تھے، بس روز جمعہ ہم جامعہ مسجد میں گئے اور امر امامت پر بحث شروع ہوئی اور لوگوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا، کسی نے کچھ کہا، کسی نے کچھ۔ جب میں اپنے امام برحق اور سردار مطلق کی خدمت میں حاضر ہوا اور انؑ کے حضور لوگوں کا نظریہ امامت بیان کیا

1۔ اصول کافی، ج ۱ ص ۱۹۸

اور امام علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا: اے عبدالعزیز! یہ لوگ بالکل جاہل ہیں، ان کی آراء نے ان کو دھوکہ دیا ہوا ہے۔

خداوند بزرگ و برتر نے جب تک دین اسلام کو کامل نہ کر لیا اپنے نبیؐ کو اس وقت تک دنیا سے نہیں بلایا۔ ان پر قرآن نازل فرمایا، جس میں ہر چیز حلال حرام وحدود و احکام اور ہر وہ چیز جس کی طرف لوگ محتاج ہیں"۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے اس کتاب میں کوئی بات باقی نہیں چھوڑی اور حجۃ الوداع میں جو حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کا آخری حصہ تھا یہ آیت نازل فرمائی:

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور میں نے تمہارے لئے یہی دین اسلام پسند فرمایا ہے۔ اور امر امامت کا تعلق اتمام دین سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقبہ کو اس وقت تک اختیار نہ کیا جب تک انہوں نے معلم دین بیان نہ فرمایا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ واضح کر کے انہیں راہ حق پہ ڈال کر گئے اور ان کے لئے علی علیہ السلام کو علم اور امام مقرر کر کے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اس چیز جس کی امت کو حاجت تھی بیان فرمائی، لہٰذا جو شخص گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا وہ دراصل کتاب خدا کو رَدّ کرتا ہے اور جو

کتاب خدا کو رَدّ کرے وہ کافر ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ امامت کی قدر کیا ہے؟ آیا امت کے لئے امامت میں تصرف کرنا جائز بھی ہے یا نہیں۔ امامت کی قدر و منزلت اس کی شان اور اس کا مکان، اس کے اطراف و جوانب کی گہرائی اس بات سے کہیں جلیل، عظیم، اعلیٰ، محفوظ اور بعید ہے کہ لوگ اپنی عقلوں سے اس تک پہنچیں یا اپنی آراء سے اُس کو حاصل کریں، یا امام علیہ السلام کو اپنے اختیار سے قائم کرے، امامت ایک ایسا جوہر ہے جو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو نبوت خلعت کے بعد عطا کیا۔

پس مرتبہ نبوت اور مرتبہ محبت کے بعد تیسرا درجہ ہے۔ پس امامت وہ فضیلت ہے کہ اس سے ان کو شرف عنایت فرمایا اور اسی سے ان کے ذکر کو محکم فرمایا

پس ارشاد ہوا: بتحقیق میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا

یہ سن کر حضرت خلیل علیہ السلام اس مرتبہ عظمیٰ سے خوش ہوئے اور فرمایا: (وَمِن ذُرِّيَّتِي) کیا یہ رتبہ میری ذرّیت کو بھی حاصل ہوگا۔

ارشاد رب العزت ہوا:

ہاں پہنچے گا مگر جو ظالم ہیں ان کو نہیں

پس اس آیت نے ہر ظالم کی امامت کو قیامت کے لئے

باطل کر دیا اور اس کو صرف معصومین علیہم السلام میں باقی رکھا
پھر خداوند عالم نے جناب ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم وتکریم کیلئے
ان کی ذُرّیت میں معصومین ومطہرین کو خلق فرمایا اور ارشاد
فرمایا: ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس دعا کی وجہ سے اسحاق علیہ السلام
ویعقوب علیہ السلام عنایت فرمایا اور ان کو صالح بنایا اور ہم نے
ان کو امام بنایا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کریں
اور ہم نے ان کو وحی کی کہ اچھے کاموں کو بجا لائیں اور
مخلوقات میں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دلوائیں اور وہ سب
صرف ہماری عبادت کرنے والے تھے

پس یہ عہدہ امامت جناب ابراہیم علیہ السلام کی ذُرّیت میں بطور میراث جاری رہا اور ایک کے بعد دوسرا اس کا وارث ہوتا رہا، یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وارث بنایا اور ارشاد فرمایا:
(ان ....) بتحقیق وراثت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے یہ نبیؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ مؤمنین کا ولی ہے، پس یہ عہدہ امامت خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھا جو انہوں نے بطریق سنت خداوندی اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو سونپا"۔

شرح

صاحب کشاف وقاضی بیضاوی نے دلالت کی ہے، اس آیت میں عصمت انبیاء پر کہا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ لازماً نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، بعثت سے پہلے بھی اور بعثت کے بعد بھی اور آئمہ معصومین علیہم السلام بھی، زمان امامت میں معصوم علیہ السلام ہوں۔

اس پر بحث کی ہے عصمت انبیاء پر مولانا عصام الدین کی ایک آیت اور ایک دلالت کس طرح دلالت کرتی ہے۔ زمان بعثت سے پہلے اگر دلالت کرے تو لازم آئے گا کہ ابوبکر وعمر امام نہ ہوں کیونکہ ان میں سے ہر ایک کئی سال تک کافر تھا، بتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ وہ کہتا ہے ہاں یہ لازم ہے کہ زمان امامت میں معصوم علیہ السلام ہوں۔ وہ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ ان کے امام معصوم تھے اور نقل کرتے ہیں تکفیر عثمان پر، اس کے قتل پر، اور اس کو دفن نہ کرنے پر اجماع صحابہ تھا۔

پس علی ابن ابی طالب کی ذُرّیت میں اصفیاء واتقیاء پیدا ہوئے جنہیں خداوند عالم نے علم وہبی اور علم لدنی عطا فرمایا، جس کا بیان اس آیت مجیدہ میں جن لوگوں کو علم اور ایمان خداوند عالم کی طرف سے عطا ہوا وہ کہیں گے کہ تم لوگ کتاب خدا کے مطابق قیامت کے دن تک ٹھہرے رہو تو یہ قیامت کا دن ہے

پس وہ امامت اب اولاد علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں قیامت تک محصور اور مخصوص ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

پس یہ جاہل لوگ کہاں سے امامت کو اختیار کرتے کیونکہ امامت مقام انبیاء اور میراث اوصیاء ہے۔ بیشک امامت جانشینی الٰہی اور جانشینی رسولؐ ہے اور مقام امیر المؤمنین علیہ السلام میراث حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہے۔

امامت مہار دین ہے، امامت نظام مسلمین ہے، امامت صلاح دنیا ہے

امامت مؤمنین کی عزت کا سبب ہے اور امامت اسلام عالی کی اصل ہے اور اس کی بلند و بالا شاخ ہے

اور امام کی وجہ سے نماز، زکوۃ، روزہ، حج، جہاد اور غنیمت اور صدقات کامل ہوتے ہیں اور امام حدود الٰہی اور احکام خداوندی جاری کرتے ہیں اور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

امام حلال خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام کرتے ہیں

اور امام حدود الہیہ کو قائم کرتے ہیں اور دین خداوند کی حفاظت کرتے ہیں

اور لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستے کی حکمت مواعظ حسنہ اور حجت بالغہ سے دعوت دیتے ہیں۔

امام شمس نفس النہار کی طرح ہے جو اپنی ضیا بہار شعاؤں سے عقل کو روشن کرتا ہے اور خود اس قدر بلند مقام پر ہوتا ہے کہ نہ تو وہاں پر کوئی ہاتھ پہنچ سکتا ہے اور نہ نظر کام کرسکتی ہے

امام بدر منیر ہے، روشن چراغ ہے، نور ساطع ہے اور تاریک راتوں شہروں

کے چوراہوں، چٹیل میدانوں اور بہتے سمندروں میں رہنمائی کرنے والے ہیں، امام پیاسوں کے لئے آب شیریں ہے، ہدایت کا رہبر ہے

ہلاکت سے نجات دینے والا ہے، امام آگ بقائے نور کی گرمی کی شدت ہے

امام سرمہ خورد کے لئے حرارت ہے اور خوفناک مقامات پر امام رہبر ہے

جو امام کو چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا

امام برسنے والا بادل ہے، امام جھڑی والی گھٹیا ہے

امام ضیاء بار سورج ہے، امام سایہ دار آسمان ہے، امام پر فضاء زمین ہے، امام بہتا ہوا چشمہ ہے، امام پانی سے لبریز تالاب ہے، امام پر بہار سبزوار ہے

امام رفیق ساتھی ہے اور شفیق والد ہے اور مہربان بھائی ہے، شفیق ہے اور آفتوں اور بلاؤں میں جائے پناہ ہے

اور امام مخلوقات میں اللہ کا امین اور بندوں پر اللہ کی حجت ہے

اور اللہ کی سلطنت میں اس کا خلیفہ ہے

امام اللہ کی طرف بلانے والا ہے

امام اللہ کے حرم کا محافظ اور گناہوں سے پاک اور عیوب سے بری ہے

امام علم سے مخصوص ہے اور امام معصوم ہے، امام دین کا نظام ہے

امام مسلمانوں کی عزت ہے اور منافقین کے لئے باعث غیض وغضب ہے

امام کفار کے لئے پیغام ہلاکت ہے

اور امام اپنے زمانے میں یکتا ہوتا ہے کوئی اسکے رتبے تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی عالم اس کے برابر ہوسکتا ہے اور نہ تو امام کا بدل ہوسکتا ہے اور نہ کوئی مسیح ونظیر ہوتا

ہے، تمام فضائل بغیر طلب واکتساب کے اس کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں
اور یہ اس کو فضل کرنے اور عطا کرنے والے خدا کی طرف سے خصوصیت ملی ہے
پس کون ہے جو معرفت امام حاصل کرے اور کس کی مجال ہے کہ اپنی مرضی
سے امام بنالے
یہ بات بہت دور ہے اور عقل گمراہ ہے، دانش پریشان ہے، خرد حیران ہے،
آنکھیں چندھیا گئی ہیں اور بڑے بڑے حقیر ہو گئے
حکماء متحیر ہیں، صاحبان دانش قاصر ہیں
خطباء دنگ ہیں، سب دانا جاہل ہیں، شعرا تھک گئے، ادباء عاجز ہو گئے،
بلغاء رہ گئے
اور یہ تمام طبقے امام کی شان یا فضیلت بیان کرنے سے عاجز آ گئے
اور انہوں نے اپنی عاجزی اور تقصیر کا اعتراف کرلیا اور یہ لوگ امام کے
اوصاف یا نعمتوں کو نہ بیان کریں تو کیسے کریں
جب کہ امام کا کوئی امر ان کی سمجھ نہیں آسکا، کسی کی کیا مجال ہے کہ اپنی جانب
سے امام کا قائم مقام ہو سکے
یا اس سے مستغنی کر سکے ہرگز نہیں ہرگز نہیں، کس طرح اور کہاں وہ تو سر یہ کی
طرح لوگوں کے ہاتھوں اور تعریف کرنے والوں کی زبانوں سے بلند دور ہے
پس وہ ایسے صفات نے حامل کو کہاں سے اختیار کر سکتے ہیں اور اس تک
عقلیں کب، کیسے پہنچ سکتی ہیں
اور ایسا کہاں مل سکتا ہے اور کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایسا شخص آل رسول علیہ السلام

کے علاوہ کہیں مل سکتا ہے
اللہ کی قسم ان کے نفسوں نے ان کو دھوکہ دیا ہے، ان کے باطل خیالات نے
انہیں جھوٹی آرز میں مبتلا کیا ہے
وہ ایک دشوار گزار مہلک مقام پر چڑھ گئے جہاں سے پھسل کر تحت السراء
میں گریں گے
اور انہوں نے اپنی متحیر وناقص عقول اور گمراہ آرائی سے امام کے تقرر کا قصد کر
لیا، یہ لوگ اسی وجہ سے امام برحق سے بہت دور چلے گئے، انہیں خدا مارے
یہ کہاں بھٹک رہے ہیں اور بتحقیق انہوں نے بڑی جرأت کی اور جھوٹ کہا
ہے سخت گمراہی میں پڑ گئے اور دیدہ ودانستہ امام برحق کو چھوڑ کر حیران ہو گئے
اور شیطان نے ان کے غلط اعمال کو ان کے لئے مزین کر دیا اور راہ حق کو ان
سے روک دیا ہے اور انہوں نے جان بوجھ کر امام کو چھوڑ دیا ہے اور انہوں نے
خدا اور رسول ﷺ کے اختیار کا انکار کر کے اپنے اختیارات کو ترجیح دی ہے
حالانکہ قرآن مجید ان کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے:
- وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ -
اور تیرا پروردگا جو چاہتا ہے، خلق کرتا ہے جس کو چاہتا ہے مختار بناتا ہے، ان کو
یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جس کو چاہیں مختار بنالیں
اللہ ان کے شرک سے پاک ہے
اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کسی مومن و مومنہ کو اختیار نہیں ہے کہ اگر خدا اور رسول ﷺ کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو وہ اپنی مرضی سے اس میں تغیر و تبدل کریں"۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو، آیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو اور تمہارے واسطے اس میں جو کچھ چاہو موجود ہے۔ یا تمہارا کامل عہد و پیمان ہے قیامت تک ہم سے یہ ہے کہ جو کچھ تم حکم لگاؤ تمہیں منظور ہے۔ اے پیغمبرؐ! ذرا ان سے پوچھیئے تو سہی ان کی بات کا تم میں سے کون ذمہ دار ہے۔ آیا ان کے شرکاء ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو وہ اپنے شرکاء کو بلائیں"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ یا اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے

وہ کچھ نہیں سمجھ سکتے یا کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حالانکہ نہیں سنتے

اور بتحقیق اللہ کے نزدیک سب سے برا چلنے پھرنے والا وہ ہے جو کچھ نہیں سنتا اور نہیں سمجھتا۔

اگر اللہ کو ان میں کچھ بھلائی نظر آتی تو وہ ضرور ان کو سننے والا بناتا۔

اگر سننے والا بناتا تو بھی وہ حق سے اعراض کر کے بھاگ جاتے

یا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا لیکن ہم مخالفت ہی کریں گے

امامت فضل خدا ہے اور فضل خدا کا وصف یہی ہے کہ اللہ کا فضل عظیم ہے جسے

چاہتا ہے وہ عطا کرتا ہے

پس کس طرح وہ امام کو خود اختیار کر سکتے ہیں

حالانکہ امام ایسا عالم ہے کہ کوئی شئ اس سے پوشیدہ نہیں ہے

اور ایسا داعی ہے کہ تنگ نہیں ہوتا اور وہ تقدس و طہارت و نقص و علم عبادت کا منبع اور سرچشمہ ہوتا ہے

امام دعوت رسول ﷺ سے مخصوص ہوتا ہے اور نسل بتول سلام اللہ علیہا کا پاک و پاکیزہ فرد ہوتا ہے

اسکے نسب میں کوئی شبہ نہیں ہوتا اور اس سے حسب میں کوئی مقابلہ نہیں کرتا ہے

امام خاندان میں قریشی و ہاشمی الاصل ہوتا ہے

عترت رسول ﷺ ہوتا ہے، امام اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہوتا ہے

امام اشرف کے لئے مایہ شرافت اور عبد مناف کی شاخ ہے

علم میں تام اور حلم میں کامل ہوتا ہے

امام حامل بار امامت اور عالم علم سیاست اور واجب اطاعت قائم بامر اللہ، خیر خواہ عباد اور محافظ دین خدا ہے

انبیا اور آئمہ خدا کی طرف توفیق یافتہ ہیں اور خداوند عالم انہیں اپنے علم مخزون اور حکمت سے زیادہ حصہ عنایت فرماتا ہے، ان کا علم تمام علمائے زمانہ سے زیادہ ہوتا ہے، جس کا تذکرہ خداوند عالم نے اس آیت میں فرمایا ہے:

"کیا وہ شخص جو حق کی ہدایت کرتا ہے، زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جس میں ہدایت کی صلاحیت ہی نہ ہو دوسرے کی ہدایت کا

محتاج ہے

پس تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جس کو اللہ کی طرف سے حکمت ملی اس کو خیر کثیر عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے

طالوت کے متعلق ارشاد فرمایا:

بتحقیق اللہ نے اس کو تم پر مختار بنا دیا ہے اور اسے علم اور جسم میں تم پر زیادتی

عطا فرمائی ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک عطا کرتا ہے

اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور ہمیشہ سے تم پر اللہ کا فضل عظیم رہا ہے اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام عترت نبیؐ

اور ذریت نبیؐ کی نسبت ارشاد فرمایا:

کیا ان فضائل پر جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیے ہیں، لوگ حسد کرتے ہیں،

پس اس سے پہلے بھی ہم نے آل ابراہیم علیہم السلام کو کتاب حکمت اور ملک عظیم

عطا فرمایا

پس بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض رُک گئے اور جہنم ان کے عذاب

کے لیے کافی ہے

اور جب اللہ اپنے بندوں کے امور کے لیے کسی کا انتخاب کرتا ہے تو اس کے

سینہ کو کشادہ کرتا ہے اور ان کے دلوں میں حکمت کے چشمے جاری کرتا ہے

اور اس کو ہر طرح کا علم عطا کرتا ہے

پس وہ کسی سوال کے جواب سے عاجز نہیں ہوتا

اور راہ حق سے کبھی منحرف نہیں ہوتا

پس وہ معصوم ہے، موید ہے، موفق ہے، مسدد ہے، ہر طرح کی خطا و لغزش

سے محفوظ ہے اور اللہ کو ان کے امور سے مخصوص فرماتا ہے

تا کہ وہ ان کے بندوں پر حجت اور اس کی مخلوق پر اس کا شاہد ہو

یہ خدا کا مخصوص فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے

پس اللہ بڑے فضل کا مالک ہے

پس کیا یہ لوگ ایسے شخص کے انتخاب پر قدرت رکھتے ہیں جو ان صفات حسنہ کا

حامل ہو اور کیا ان کا اپنی مرضی کا چنا ہوا شخص مذکورہ صفات کا موصوف ہو سکتا

ہے کہ اس کا مبتدا بنائے

بیت اللہ کی قسم یہ لوگ حق سے تجاوز کر گئے

اور کتاب خدا کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا، گویا کہ کچھ جانتے ہی نہیں،

حالانکہ کتاب خدا میں شفاعت ہے

پس اس کو تو انہوں نے چھوڑ دیا ہے

اور اپنی خواہشوں کی پیروی کر لی ہے

اور خداوند عالم نے ان کی مذمت کی ہے

اور ان کو مورد عذاب و ہلاکت قرار دیا ہے

پس رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

اور اس سے بھی بھلا کوئی زیادہ گمراہ ہے

جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو

حالانکہ اللہ نے اس کو امر کیا، ھدایت نہیں کی

اور اللہ ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا

اور رب العزت نے ارشاد فرمایا:

پس ہلاکت ہے ان کے لئے ان کے اعمال بیکار ہیں

اور اسی طرح سے اللہ ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا لیتا ہے کہ وہ حق کو قبول نہ کرے اور درود ہو اللہ عز و جل کا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر۔

(۲۰)۔ "مناقب" میں خطیب خوارزم اور "وسیلۃ المتعبدین" میں منقول ہے کہ فتح خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی لَوْ لاَ أَنْ یَقُولَ فِیكَ طَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِی مَا قَالَتِ النَّصَارَی لِلْمَسِیحِ عِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ لَقُلْتُ الْیَوْمَ فِیكَ مَقَالاً لاَ تَمُرُّ بِمَلَإٍ إِلاَّ أَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَیْكَ وَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِكَ یَسْتَشْفُونَ بِهِ وَ لَكِنْ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ مِنِّی وَ إِنَّكَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَی إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِیَّ بَعْدِی وَ إِنَّكَ تُبْرِءُ ذِمَّتِی وَ تُقَاتِلُ عَلَی سُنَّتِی وَ إِنَّكَ فِی الآخرة معی و انك عَلَی الْحَوْضِ خَلِیفَتِی وَ إِنَّكَ أَوَّلُ مَنْ یُكْسَی مَعِی وَ إِنَّكَ أَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ معی مِنْ أُمَّتِی وَ إِنَّ شِیعَتَكَ عَلَی مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ مُضِیئَةٌ وُجُوهُهُمْ اشفع أَشْفَعُ لَهُمْ وَ یَكُونُو جِیرَانِی إِنَّ حَرْبَكَ حَرْبِی وَ سِلْمَكَ سِلْمِی وَ إِنَّ سِرَّكَ سِرِّی وَ عَلاَنِیَتَكَ عَلاَنِیَتِی وَ إِنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَ عَلَی لِسَانِكَ وَ

قَلْبِكَ وَ بَیْنَ عَیْنَیْكَ وَ الْإِیمَانَ مُخَالِطٌ لَحْمَكَ وَ دَمَكَ كَمَا خَالَطَ لَحْمِی وَ دَمِی وَ إِنَّهُ لَنْ یَرِدَ عَلَیَّ الْحَوْضَ مُبْغِضٌ لَكَ وَ لَنْ یَغِیبَ عَنْكَ مُحِبٌّ لَكَ فخر علی رضی الله عنه سَاجِداً وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَنْعَمَ عَلَیَّ بِالْإِسْلاَمِ وَ عَلَّمَنِی الْقُرْآنَ وَ حَبَّبَنِی إِلَی خَیْرِ الْبَرِیَّةِ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ إِحْسَاناً و تفضیلا۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میری امت میں کچھ لوگ تمہارے بارے میں وہ کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تو تمہارے بارے میں وہ کچھ بتاتا کہ جہاں سے گزرتے وہاں سے لوگ تمہارے قدموں کی خاک کو بطور شفاء اٹھالیتے

لیکن تیرے حسب کے لئے یہی کافی ہے کو تیری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میرے سارے لوگوں کے حقوق کی ذمہ داریاں تمہارے ذمے ہیں، تم ہی اس ذمے داری کو پورا کروگے

اور جو لوگوں کے قرضے ہیں تم ادا کروگے، جو ان کو وعدے دیے وہ تم وفا کروگے

تم میری سنت پر جہاد کروگے تین گروہوں کے ساتھ

بیشک تم آخرت میں میرے ساتھ ہوگے

---

[1] کافی، ج ۸ ص ۵۷، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۱۳۷

بیشک تم حوض کوثر پر میری امت کو پانی دینے میں میرے جانشین ہو گے

بیشک آپؑ ہی پہلے ہوں گے جس کو میرے ساتھ حلہ جنت پہنایا جائے گا

بیشک آپؑ کے شیعہ نور سے بنے منبروں پر ہوں گے، ان کے چہرے سفید و نورانی ہوں گے اور میں ان کی شفاعت کروں گا اور یہ جنت میں ہمارے ہمسائے ہوں گے

بیشک تمہارے ساتھ جنگ مجھ سے جنگ ہے، آپؑ کے ساتھ صلح مجھ سے صلح ہے

بیشک آپ کا راز میرا راز ہے

بیشک حق آپؑ کے ساتھ ہے، آپؑ کی زبان پر ہے، آپؑ کے دل میں ہے اور آپؑ کی آنکھوں کے سامنے ہے

یعنی آپؑ حق کہتے ہیں، حق جانتے ہیں اور آپؑ کے گوشت و خون میں حق مخلوط ہے۔ بیشک آپؑ کا دشمن حوض کوثر پر وارد نہیں ہوگا

اور آپؑ کا دوست حوض کوثر سے غائب نہیں ہوگا

اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام سجدے میں گئے، اللہ عزوجل کی حمد بجالائی اور فرمایا:

حمد اس خدا کی جس نے اس قدر مجھے عنایت کیا اسلام پر اور تعلیم دی قرآن کی اور مجھے حبیب کیا خیر البریہ کی طرف

خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ عطا کیا از روئے احسان و دوسروں پر فضیلت کے لئے۔

شرح

اے عزیز، اے نیک! غور کرو اس حدیث کے ایک ایک لفظ پر جو واضح اور آشکار دلیل ہے امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت، جلالت، قدر، رتبہ اور منزلت پر۔ علمائے عامہ کی اکثریت نے اس حدیث کو اپنی کتب میں نقل تو کیا ہے مگر اس حدیث کے فائدے سے غافل رہے۔

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ"۔[1]

(۲۱)۔ "کفایت الطالب و چهل حدیث در شان مهدی علیہ السلام" میں حافظ ابونعیم جمع کرتے ہیں اور "وسیلۃ المتعبدین" میں اور "دار قطنی" جو صاحب درج وتعدیل ہے مروی ہوا ہے کہ ابو ہارون عبدہ کہتا ہے کہ ابوسعید خدری کو طلب کیا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی ہو تو بیان کرے۔

ابوسعید خدری کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کے لئے آئیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھا تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضعیف و نحیف دیکھا تو

[1] سورۃ البقرہ، آیت: ۷

گریہ ان پر غالب ہوا اور آنسوان کے چہرے پر جاری ہوئے اور فرمایا:

مَا يُبْكِيكِ ؛ فَقَالَتْ أَخْشَى بضَّيْعَةَ مِنْ بَعْدِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا فَاطِمَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى اِطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ اِطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ ثُمَّ اِطَّلَعَ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا بَعْلَكِ فَأَوحى الى فانكحته و اخذته وصيا اما علمت انه الكرامة الله و اياك زوجك اعظمهم عِلْماً اكثرهم حلما و أَقْدَمِهِمْ سِلْماً فَاسْتَبْشَرَتْ فقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ أُعْطِينَا سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ لَا يُدْرِكُهَا أَحَدٌ مِنَ الْآخِرِينَ نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ هُوَ أَبُوكِ وَ وَصِيُّنَا خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَ هُوَ بَعْلُكِ وَ شَهِيدُنَا خَيْرُ الشُّهَدَاءِ وَ هُوَ عَمُّ أَبِيكِ حَمْزَةُ وَ مِنَّا مَنْ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ وَ هُوَ جَعْفَرٌ وَ مِنَّا سِبْطَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُمَا ابْنَاكِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ مِنَّا مَهْدِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ. الذی یصلی خلفه عیسی ابن مریم علی نبینا و آله و علیهما السلام ثم ضرب منکب الحسین فقال : من هذا مهدی هذه الامة۔

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کس چیز نے تمہیں گریہ کروایا۔ بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ میں غریب بیکس ہو جاؤں گی، اپنی بیکسی اور غربت پر رو رہی ہوں، خوف زدہ ہوں"۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! کیا تم نہیں جانتی اللہ عزوجل نے زمین کی طرف نظر کی اور اس زمین سے تمہارے والد کو منتخب کیا۔ دوسری بار جب نظر کی تو تمہارے شوہر کا انتخاب کیا اور وحی کی مجھے کہ تمہیں اس کے فرمان کے مطابق علی علیہ السلام کے ساتھ شادی کروں اور اس کو اپنا وصی بنایا، کیا تم نہیں جانتی اللہ عزوجل نے تجھے مکرم جانا اور تمہیں سیدۃ النساء اللعالمینؑ اور بردبار ترین عالم میں سے عورت بنایا اور سب سے پہلے اسلام کے شرف سے مشرف ہوئے۔ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا خوشحال ہو گئیں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا بیشک ہم اہل بیت علیہم السلام کو اللہ عزوجل نے سات خصلتیں دی ہیں جو کسی کو بھی نہ پہلے والوں میں سے دیں اور نہ ہی بعد والوں میں سے کسی کو دیں۔

وہ یہ کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں سے بہتر ہے، وہ تمہارا باپ ہے، ہمارا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے وہ تمہارا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر ہے وہ تمہارا چچا حمزہ ہے اور وہ ہم میں سے ہے جس کو دو پر عطا کئے گئے، وہ جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے وہ جعفر علیہ السلام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا بھائی ہے اور وہ دونوں اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ وہ دونوں بھی تمہارے بیٹے ہیں، اور اس امت کا مہدی (عج) وہ بھی ہم میں سے ہے جس کے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھے گا۔

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کے دوش پر ہاتھ مارا اور فرمایا: وہ مہدی (عج) اس حسین علیہ السلام کی صلب میں سے ہوگا۔

وعن النبی ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ انّہ قال: لمّا
وصلت الی العرش رایت قدامی تحت العرش علیاً۔
یسبّح اللہ ویقدّسہ فقلت: یاجبرئیل! سبقنی[1] علی
ابن ابی طالب۔ علیہ السّلام۔ فقال جبرئیل: لکنی
اخبرک یا محمّد انّ اللہ۔ تبارک و تعالیٰ۔ کان یکثر
من الثّناء والصّلوۃ علی علی بن ابی طالب (ع) فقال
جبرئیل: ولکنّی اخبرک یا محمّد انّ اللہ۔ تبارک و
تعالیٰ۔ الی فوق عرشہ فاشتاقَ العرش علی رؤیتہ
فلذلک خلق اللہ ۔ تبارک و تعالیٰ۔ ملکاً بصورتہ
تحت العرش لینظر العرش الی علی بن ابی طالب
فیسکن شوقہ و یکون یسبّح ھذا الملک وتمجیدہ
ثواباً لشیعۃِ اھل بیتک یا محمّد۔ ثمّ قال جبرئیل:
انّی احبّ علیّ بن ابی طالب و احبّ من یحبُّہُ انّا مؤمن
تبقیّ ولا یبغضہ الّا منافق شقیّ اری یا محمّد انّ حَمَلَۃَ
العرش والکرسیّ والصّافون حول العرش والکرسیّ
والصّافون الرّوحانین اشدّ معرفۃ لعلیّ بن ابی طالب
علیہ السلام۔ من اھل الارض لہ یا محمّد من احبّ
ان ینظر الیٰ یحییٰ بن زکریّاء فی زھدہ والی المسیح
عیسیٰ بن مریم فی صفوتہ والی سلیمان فی سخاوتہ

۱۔ الاول صفی

والی موسیٰ الکلیم فی عظمتہ والی داؤد فی خوفہ و
رجائہ والی ایّوب فی صبرہ فلینظر الی وجہ علیّ بن ابی
طالب علیہ السلام۔

(۲۲)۔منقول ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب میں شب معراج عرش پر پہنچا
تو خود سے پہلے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا جو عرش کے نیچے تقدیس اور
تسبیح الٰہی کر رہے تھے۔اس کے بعد میں نے کہا جبرائیل! کیا علی علیہ السلام نے
مجھ سے سبقت لی ہے؟ جبرئیل نے کہا: اس نے سبقت نہیں لی لیکن آپ کو خبر
دوں یا محمد ﷺ اللہ عزوجل پر علی ابن ابی طالب علیہ السلام بہت ثناء اور صلوات
بھیجتے تھے۔

ان پر اس کے بعد عرش مشتاق ہوا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے جمال کا، پس
اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے ایک فرشتے کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صورت
پر خلق کیا اور عرش کے نیچے کھڑا کیا تا کہ اہل عرش اس کی طرف نظر کریں، اس
کی زیارت کریں اور ساکن ہوجائیں، یعنی اس کا اشتیاق کم ہو، جب تک یہ
ہوگا اس کی تسبیح اور تمجید کا ثواب اس فرشتے کی تسبیح اور تمجید کا ثواب آپؐ کے
یعنی اہل بیت علیہم السلام کے شیعوں کیلئے ہے۔

اس کے بعد جبرئیل نے فرمایا: میں اس سے محبت کرتا ہوں جو علی ابن ابی
طالب علیہم السلام سے محبت کرتا ہے کیونکہ علی ابن ابی طالب علیہم السلام سے کوئی بھی
محبت نہیں کرے گا، مگر مومن پرہیزگار اور دشمنی نہیں رکھے گا، مگر منافق شکی
میں جانتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔

اے محمد ﷺ! فرشتے حاملین عرش و کرسی کے گرد صف لگانے والے ملائکہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اہل زمین سے زیادہ جانتے ہیں۔

اے محمد ﷺ! اگر چاہے کوئی دیکھے زہد و ترک دنیا یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام کی اور صفت برگزیدگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور سخاوت و جوانمردی حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی اور عظمت بزرگواری حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی، خوف اور رجاء حضرت داؤد علیہ السلام کی، صبر میں حضرت ایوب علیہ السلام کو، پس اس کے لئے لازم ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نظر کرے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی خصلتوں کو اللہ عزوجل نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں جمع کیا ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت اولوالعزم پیغمبروں پر چنانچہ مستبصر ہر پوشیدہ نہیں ہے۔[1]

(۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): «لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، انْتَهَى بِيَ الْمَسِيرُ مَعَ جَبْرَئِيلَ إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَرَأَيْتُ بَيْتاً مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ، فَقَالَ لِي جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، خَلَقَهُ اللّٰهُ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ عَامٍ، فَصَلِّ فِيهِ. فَقُمْتُ لِلصَّلَاةِ، وَ جَمَعَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ، فَصَفَّهُمْ جَبْرَئِيلُ صَفّاً، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ. فَلَمَّا سَلَّمْتُ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَ

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۹۸، مناقب، ابن شہر آشوب، ج ۲ ص ۲۳۳

يَقُولُ لَكَ: سَلِ الرُّسُلَ: عَلَى مَاذَا أُرْسِلْتُمْ مِنْ قَبْلِي؟ فَقُلْتُ: مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلِ، عَلَى مَاذَا بَعَثَكُمْ رَبِّي قَبْلِي؟ قَالُوا: عَلَى وَلَايَتِكَ وَ وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَ سْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا۔[1]

"ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا۔ جب میں جبرئیل کے ساتھ آسمان چہارم پہنچا، تو میں نے ایک گھر دیکھا جو سرخ یاقوت سے بنا ہوا تھا۔ جبرئیل نے مجھے کہا: یا محمد ﷺ! یہ بیت معمور ہے کہ اللہ عزوجل نے آسمانوں کو خلق کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اس کو خلق کیا، یہاں پر رُکیے اور یہاں پر نماز پڑھیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے تمام انبیاء علیہم السلام کو میرے پیچھے کھڑا کیا اور میں نے ان کو امامت جماعت کروائی"۔

جب میں نے سلام نماز پڑھا تو ایک فرشتہ اللہ عزوجل کی جانب سے میری طرف آیا اور مجھ سے کہا: یا محمد ﷺ! اللہ عزوجل نے آپ کو سلام کہے اور فرماتا ہے کہ ان تمام نبیوں سے پوچھو کہ آپ سے پہلے کس چیز پر مبعوث ہوئے، بس میں نے پوچھا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو کس چیز پر مبعوث کیا۔ تمام نبیوں نے کہا: آپ کی اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر مبعوث کیا صلوات اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء المرسلین اور یہ ہے اس آیت کے معنی جو اللہ

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۰۷

عزوجل فرماتا ہے:

"وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ"۔

"اور آپؐ ان سب پیغمبروں سے جنہیں ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجا ہے۔ پوچھ لیجیے"۔

مفسر کہتا ہے: اے عزیز غور کیجیے! ان دو بزرگواروں کی بزرگواری پر، ان تمام انبیاء کی بعثت کی غرض ان کی ولایت تھی اور یہ ان کے رُتبے کے حساب سے بہت کم ہے۔

(۲۴)۔ "وَعَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰہِ انہ قَالَ: قَالَ اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: جَاءَنِی مِنْ عِنْدِ اَللّٰہِ من وَرَقَۃِ آسٍ خَضْرَاءَ مَکْتُوبًا بِبَیَاضٍ أَنِّی افْرَضْتُ مَحَبَّۃَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَی خَلْقِی فَبَلِّغْھم ذٰلِكَ"۔[1]

"جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل اللہ عزوجل کی طرف سے میرے پاس ایک سبز پتہ لائے جس پر سفیدی سے لکھا ہوا تھا، میں نے محبت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان تک یہ خبر پہنچا دیجیے"۔

(۲۵)۔ "عن جابر بن عبداللہ انصاری انہ قال: قال رسول اللہ ان اللہ تبارك و تعالیٰ لما خلق السموات والارض دعاھن فاجبنہ ففرض علیھن نبوتی و ولایت علی ابن ابی طالب فقبلتاھما ثم خلق الخلق

۱۔ مناقب، ج ۳ ص ۱۹۸

و فوض الینا امر الدین فالسعید من سعد بنا والشقی من بنا نحن المحللون لحلالہ و المحرمون لحرامہ"۔[1]

"جابر بن عبداللہ الانصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کو خلق کیا، ان کو دعوت کی انہوں نے اجابت کی، ان پر واجب کیا میری نبوت اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو، جب آسمان اور زمین نے میری نبوت اور علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کیا۔ اس کے بعد مخلوق کو خلق کیا اور پھر دین ہماری طرف پلٹایا اور ہم حافظ الدین قرار پائے۔ بس سعادت مند ہے وہ جس نے ہماری اطاعت کر کے سعادت پائی اور شقی ہے وہ جس نے ہماری مخالفت سے شقاوت پائی۔ ہم ہی حلال خدا کو حلال کرنے والے ہیں اور حرام خدا کو حرام کرنے والے ہیں"۔

(۲۶)۔ "وعمر ابن خطاب عن رسول اللہ انہ قال: حب علی ابن ابی طالب برائۃ من النار"۔[2]

"عمر بن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت جہنم کی آگ سے بیزاری کا سبب ہے"۔

(۲۷)۔ "وَعَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنْہُ صَلَّی اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: حُبُّ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ یَأْکُلُ اَلذُّنُوبَ کَمَا تَأْکُلُ اَلنَّارُ

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۷ ص ۱۳

۲۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۳ ص ۴

اَلْحَطَبَ۔[1]

"عبداللہ بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محبت علی بن ابی طالب علیہ السلام گناہوں کو اس طرح محو کرتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو"۔

(۲۸)۔ -عن ام سلمه انه قالت: عَلِيٌّ وَ شِيعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[2]

"اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں نہ کے ان کے غیر"۔

(۲۹)۔ -وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقْعُدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْفِرْدَوْسِ وَ هُوَ جَبَلٌ قَدْ عَلاَ عَلَى الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهُ عَرْشُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ مِنْ سَفْحِهِ تَنْفَجِرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَ تَتَفَرَّقُ فِي الْجِنَانِ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ نُورٍ تَجْرِي بَيْنَ يَدَيْهِ التَّسْنِيمُ لاَ يَجُوزُ أَحَدٌ عَلَى الصِّرَاطِ إِلاَّ وَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوِلاَيَتِهِ وَ وِلاَيَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ يُشْرِفُ عَلَى الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُ مُحِبِّيهِ الْجَنَّةَ وَ مُبْغِضِيهِ النَّارَ۔[3]

1۔ فضائل الشیعہ، ص ۱۱، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۲۵۷

2۔ ینابیع المودۃ لذوی القربیٰ، ج ۱ ص ۱۹۶، البتہ صاحب ینابیع نے اس کو دوسری اسناد کے ساتھ نقل فرمایا ہے

3۔ المناقب الخوارزمی، تحقیق مالک المحمودی، موسسہ النشر الاسلامی قم، ص ۷۱

"حسن بصری سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب روز قیامت ہوگا علی علیہ السلام فردوس پر بیٹھیں گے، وہ ایک پہاڑ ہے جو بہشت کے اوپر ہے اور اس کے اوپر عرش رب العالمین ہے اور اس کے نیچے جنت کی نہریں جاری ہوں گی۔ امیر المومنین علیہ السلام اس کرسی پر جو نور سے ہوگی اس پر بیٹھیں گے اور اس کے آگے چشمہ تسنیم جاری ہوگا، وہ مخصوص ہے اہل بیت علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ اور اس سے کوئی بھی نہیں گزرے گا مگر وہ جس کے پاس نامہ ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہو اور ولایت اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ جنت سے مشرف ہوگا۔ اپنے دوستوں کو، اپنے محبوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرے گا"۔

(۳۰)۔ -قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللّٰهَ مِثْلَ مَا قَامَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَباً فَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ مُدَّ فِي عُمُرِهِ حَتَّى حَجَّ أَلْفَ حَجَّةٍ ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يُوَالِكَ يَا عَلِيُّ لَمْ يَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَدْخُلْهَا۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی علیہ السلام! ایک بندہ نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر جو اس نے اپنی قوم میں گزاری، اس مقدار میں اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور احد کے پہاڑ جتنا سونا اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ کرے اور اس قدر عمر گزارے کہ ایک ہزار حج پیادہ کرے اور اس کے بعد صفا و مروۃ کہ درمیان مظلوم قتل ہو لیکن تیری ولایت نہ رکھتا ہو، جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا

1۔ بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۹۳

نہ ہی اس میں داخل ہوگا کیونکہ امامت اصول دین ہے"۔

(۳۱)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ عَلِيٌّ أَخِي وَ صِهْرِي وَ عَضُدِي إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ فَرِيضَةً إِلَّا بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَا أَبَا ذَرٍّ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَرَرْتُ بِمَلَكٍ جَالِسٍ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ نُورٍ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نُورٍ إِحْدَى رِجْلَيْهِ فِي الْمَشْرِقِ وَ الْأُخْرَى فِي الْمَغْرِبِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَوْحٌ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ الدُّنْيَا كُلُّهَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ الْخَلْقُ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَ يَدُهُ الْمَشْرِقَ وَ الْمَغْرِبَ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ هَذَا عَزْرَائِيلُ مَلَكُ الْمَوْتِ تقدم و تسلم عليه فَقُلْتُ سَلَامٌ عَلَيْكَ حَبِيبِي مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَحْمَدُ مَا فَعَلَ ابْنُ عَمِّكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ وَ هَلْ تَعْرِفُ ابْنَ عَمِّي قَالَ وَ كَيْفَ لَا أَعْرِفُهُ وَ إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ وَكَّلَنِي بِقَبْضِ أَرْوَاحِ الْخَلَائِقِ مَا خَلَا رُوحَكَ وَ رُوحَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَوَفَّاكُمَا بِمَشِيَّتِهِ۔[1]

"ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے ابوذر! علی علیہ السلام میرا بھائی ہے، میرا داماد ہے میرا یار و مددگار ہے، بے شک اللہ عزوجل کسی بھی عامل کا عمل علی علیہ السلام کی ولایت کے بغیر قبول نہیں

۱۔ مناقب آل ابی طالب ابن شہر آشوب، ج ۲ ص ۷۵، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۹۹

کرتا، جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا، میں ایک فرشتے کے آگے سے گزرا جو نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے سر پہ ایک نور کا تاج تھا، اس کا ایک پاؤں مغرب کی طرف تھا دوسرا مشرق کی طرف۔ اس کے سامنے ایک لوح تھا جس کی طرف دیکھ رہا تھا، پوری دنیا اس کی آنکھوں کے آگے تھی، تمام مخلوق اس کے زانوں کے درمیان تھیں، اس کے ہاتھ ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرئیل نے فرمایا: یہ عزرائیل ہے، اس کو سلام کریں۔ میں اس کے آگے گیا، اس کو سلام کیا، اس نے جواب دیا اور کہا کیا حال ہیں آپ کے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے۔ میں نے کہا: تم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو جانتے ہو۔ اس نے کہا: میں کس طرح نہ پہچانوں، بے شک میں پوری دنیا کی ارواح کو قبض کروں گا مگر آپ کی اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی روح کو اللہ عزوجل اپنی مشیت سے قبض کرے گا"۔

(۳۲)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ لِمُحِبِّيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[1]

"انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا جو ان کے اور ان کے محبوں کیلئے روز قیامت تک استغفار کرتے رہیں گے"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۳۲۰

(۳۳)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَإِذَا أَنَا بِمَلَكٍ جَالِسٍ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ نُورٍ وَالْمَلَائِكَةُ تَحْدِقُ بِهِ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ مَنْ هَذَا الْمَلَكُ فَقَالَ أُدْنُ مِنْهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِأَخِي وَابْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ سَبَقَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ لَا يَا مُحَمَّدُ وَلَكِنِ الْمَلَائِكَةُ شَكَتْ حُبَّهَا لِعَلِيٍّ فَخَلَقَ اللّٰهُ هَذَا الْمَلَكَ مِنْ نُورِ عَلِيٍّ وَصُورَةِ عَلِيٍّ فَالْمَلَائِكَةُ تَزُورُهُ فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَيُسَبِّحُونَ اللّٰهَ تَعَالَى وَيُقَدِّسُونَهُ وَيُهْدُونَ ثَوَابَهُ لِمُحِبِّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔[1]

"انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شب مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے دیکھا ایک فرشتہ نور کی منبر پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے اردگرد فرشتے آرہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل کون ہے یہ فرشتہ۔ جبرئیل نے کہا: ان کے آگے جائیں اوران پر سلام کریں۔ جب میں اس کے آگے گیا تو میں نے سلام کیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرے چچا کا بیٹا علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھا۔ میں نے کہا جبرئیل علی ابن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے پہلے آسمان چہارم پر آگئے ہیں۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۸۶

اس نے کہا: نہیں یا محمد ﷺ لیکن جب فرشتوں نے اللہ عزوجل سے شکایت کی کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو نہیں دیکھتے، اس کی زیارت نہیں کرپاتے۔ تو اللہ عزوجل نے اس فرشتے کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے خلق کیا۔ ہر شب جمعہ اور روز جمعہ ستر ہزار مرتبہ اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح وتقدیس الٰہی کرتے ہیں اور یہ ہدیہ بھیجتے ہیں محبان علی علیہ السلام کے لئے"۔

(۳۴)۔ ومن مسنده احمد بن حنبل انه قال قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ۔[1]

"مسند احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے "محمد الرسول اللہ علی اخو رسول اللہ" آسمانوں کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے سے۔[2]

(۳۵)۔ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، عَلِيٌّ أَخُو وَلِيُّ اللّٰهِ، أوجب وَلَايَتَهُ وحبه عَلَى الذَّرِّ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِأَلْفَيْ عَامٍ، مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ

۱۔ بحار الانوار، ج ۸ ص ۱۳۱

۲۔ متن میں ۲ ہزار سال پہلے آیا لیکن اصل حدیث کے مطابق ہزار سال صحیح ہے

رَاضٍ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً وَ عِتْرَتَهُ. فَهُمْ نُجَبَائِي وَ أَوْلِيَائِي وَ خُلَفَائِي وَأَحِبَّائِي۔ [1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے" لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخوہ ولی الله۔ یعنی علی علیہ السلام رسول ﷺ کا بھائی اور اللہ کا ولی ہے۔

اللہ عزوجل نے علی علیہ السلام کی ولایت کو آسمانوں اور زمین کی خلقت سے ایک ہزار سال پہلے عالم ذر پر واجب کیا جو بھی چاہتا ہے کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس پر راضی ہو تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی اولاد کی ولایت کو تھام لے کیونکہ یہی میرے ولی منتخب شدہ، میرے محبوب اور میرے خلیفہ ہیں"۔

(۳۶) ۔ عن ابن عباس ان رسول الله قال شیعة علی هم الفائزون یوم القیامة۔

یا علی! انا منك انت منی شیعتك شیعتی و روحك روحی اولیائك اولیائی من احبهم فقد احبنی و من ابغضهم فقد ابغضنی من عاداهم فقد عادانی۔

یا علی! شیعتك مغفور لهم علی ما کان منهم عیوب و ذنوب و انا شفیع لهم اذا قمت المقام المحمود فبشرهم بذالك یا علی شیعتك شیعة الله و انصارك انصار الله و اولیائك اولیاء الله و حربك

۱۔ جواہر السنیہ، حر العاملی، ص ۳۰۴

حرب الله هم المفلحون یا سعد من والاك و شقی من عاداك۔ [1]

"ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیعیان علی ابن ابی طالب علیہ السلام قیامت کے دن کامیاب ہیں نہ کہ ان کے غیر"۔

"یا علی علیہ السلام! میں آپؑ سے ہوں، آپؑ مجھ سے ہیں۔ آپؑ کے شیعہ میرے شیعہ، آپؑ کی روح میری روح ہے۔ آپؑ کے محب میرے محب، جو بھی ان سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی، جو ان سے دشمنی رکھے اس نے مجھ سے دشمنی رکھی، جو بھی ان سے اظہار دشمنی کرے اس نے مجھ سے اظہار دشمنی کیا۔

یا علی علیہ السلام! آپؑ کے شیعوں کی عاقبت مغفرت ہوگی تمام گناہوں اور عیوب کے ساتھ، میں ان کا شفیع ہوں کیونکہ میں مقام شفاعت میں کھڑا ہوگا۔ ان کو بشارت کہ آپؑ کے شیعہ اللہ کے شیعہ ہیں، آپؑ کے انصار اللہ کے انصار ہیں، آپؑ کے محب اللہ کے محب ہیں، آپؑ کا لشکر اللہ کا شکر ہے اور بیشک یہی لشکر کامیاب ہے۔ سعادت ہے اس کے لئے یا علی علیہ السلام! جو آپؑ کا محب ہو اور شقی ہے وہ جو تیرا دشمن ہو"۔

(۳۷) ۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۔ بحار الانوار میں ۔عینا موجود نہیں ہے مگر اختلافات کے ساتھ آیا ہے۔ اہلسنت سورہ بینہ کی آیت ۷ کی تفسیر میں اس کو نقل کرتے ہیں۔
فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۶۷۳، الذریعہ الطاہرہ، حافظ الدولابی، ص ۱۲۰۔۱۲۱، المعجم الکبیر للطبرانی، ج ۱ ص ۳۱۹، المستدرک الحاکم النیشابوری، ج ۳ ص ۱۷۴، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۷

عَلَيْهِ وَآلِهِ: خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ-[1]

"علی علیہ السلام بہترین بشر ہے، جس نے تکبر کیا اس نے کفر کیا"۔

حافظ ابن مردویہ اس مضمون پر ۱۰ حدیثیں نقل کرتے ہیں، اس کے علاوہ طرق متکثرہ سے علماء نے نقل کیا۔

(۳۸)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِي وَ وَارِثِي وَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَ أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِي يَا عَلِيُّ أَنَا وَ أَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَا عَلِيُّ أَنَا وَ أَنْتَ وَ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ مُلُوكٌ فِي الْآخِرَةِ مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَ مَنْ أَنْكَرَنَا فَقَدْ أَنْكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ-[2]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: یا علی علیہ السلام! آپؑ میرے بھائی، میرے وصی، میرے خلیفہ اور میرے اہل میں میرے امین ہیں۔ میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد آپؑ کا محب میرا محب، آپ کا دشمن میرا دشمن ہے۔ یا علی علیہ السلام! ہم اس امت کے ماں باپ ہیں۔ یا علی علیہ السلام! آپؑ میں اور آپؑ کی اولاد سید ہیں دنیا میں اور مالک ہیں آخرت میں۔ جس نے ہمیں پہچانا اس نے اللہ کو پہچانا اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کا انکار کیا"۔

(۳۹)۔ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ

[1] الامالی شیخ صدوق، ص ۱۳۶، بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۶۔ اور کچھ منابع میں اس طرح یہ حدیث آئی ہے: علی خیر البشر لا شك فيه الا المنافق۔ ر۔ک۔ تاریخ مدینہ دمشق، ابن عساکر، ج ۴۲ ص ۳۷۳

[2] الامالی شیخ صدوق، ص ۷۷۵

تَقُولُ سَيِّدَتِي فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَقُولُ: لَيْلَةَ دَخَلَ بِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْزَعَنِي فِي فِرَاشِي قُلْتُ وَ أُفزعت (وَ بِمَ أَفْزَعْتِ) يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهَا فَأَصْبَحْتُ وَ أَنَا فَزِعَةٌ فَأَخْبَرْتُ وَالِدِي صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَسَجَدَ سَجْدَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَبْشِرِي بِطِيبِ النَّسْلِ فَإِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ بَعْلَكِ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ وَ أَمَرَ الْأَرْضَ تُحَدِّثُهُ بِأَخْبَارِهَا وَ مَا يَجْرِي عَلَى وَجْهِهَا مِنْ شَرْقِهَا إِلَى غَرْبِهَا-[1]

"اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے اپنی سیدہ سردار بی بی سلام اللہ علیہا سے سنا: فرما رہی تھیں کہ ایک شب امیر المومنین علیہ السلام میرے پاس آئے اور میں خواب میں تھی، ڈر گئی۔

میں نے کہا کہ آپؑ ڈر گئیں۔ جی ہاں میں نے سنا کہ وہ زمین سے باتیں کر رہے تھے اور زمین ان سے باتیں کر رہی تھی، جب صبح ہوئی تو میں نے اسی حالت میں اپنے والد کو خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بہت بڑا سجدہ کیا اور اس کے بعد سر اٹھایا اور کہا: اے فاطمہؑ خوش ہو جاؤ کہ تمہاری نسل اچھی، مطہر اور معصوم ہوگی۔

بس بے شک اللہ عزوجل نے آپؑ کے شوہر کو تمام مخلوقات پر اور اپنی خلقت پر فضیلت دی، اور زمین کو حکم دیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو سب خبر دے جو صبح

[1] الاقبال الاعمال، سید بن طاوس، ص ۵۸۶، بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۱۸

سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک جو خبریں ہیں ان سے بیان کریں"۔

اور یہ حدیث بھی امیر المومنین علیہ السلام کی تمام انبیاء پر افضلیت پر دلالت کرتی ہے۔

(۳۰) "وعن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : مَا خَلَقَ اللَّهُ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ الْمُرْسَلِينَ عَلَى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ الْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ يَا عَلِيُّ وَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِكَ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَخُدَّامُنَا وَ خُدَّامُ مُحِبِّينَا يَا عَلِيُّ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ...... وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا (سورہ غافر، آیت:۷) بِوَلَايَتِنَا يَا عَلِيُّ لَوْ لَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لَا الْحَوَّاءَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ لَا الْأَرْضَ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَبَقْنَاهُمْ إِلَى مَعْرِفَةِ رَبِّنَا وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَقْدِيسِهِ لِأَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْوَاحُنَا فَأَنْطَقَهَا بِتَوْحِيدِهِ وَ تَمْجِيدِهِ ثُمَّ خَلَقَ

الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا شَاهَدُوا أَرْوَاحَنَا نُوراً وَاحِداً اسْتَعْظَمَتْ أَمْرَنَا فَسَبَّحْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّا خَلْقٌ مَخْلُوقُونَ وَ أَنَّهُ مُنَزَّهٌ عَنْ صِفَاتِنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا وَ نَزَّهَتْهُ عَنْ صِفَاتِنَا فَلَمَّا شَاهَدُوا عِظَمَ شَأْنِنَا هَلَّلْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّا عَبِيدٌ وَ لَسْنَا بِآلِهَةٍ يَجِبُ أَنْ نُعْبَدَ مَعَهُ أَوْ دُونَهُ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَمَّا شَاهَدُوا كِبَرَ مَحَلِّنَا كَبَّرْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُنَالَ عِظَمُ الْمَحَلِّ إِلَّا بِهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا مِنَ الْعِزَّةِ وَ الْقُوَّةِ فَقُلْنَا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّهُ لَا حَوْلَ لَنَا وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْنَا وَ أَوْجَبَهُ لَنَا مِنْ فَرْضِ الطَّاعَةِ قُلْنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ مَا يَسْتَحِقُّ لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَيْنَا مِنَ الْحَمْدِ عَلَى نِعَمِهِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَبِنَا اهْتَدَوْا إِلَى مَعْرِفَةِ تَوْحِيدِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَحْمِيدِهِ وَ تَمْجِيدِهِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ فَأَوْدَعَنَا صُلْبَهُ وَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَهُ تَعْظِيماً لَنَا وَ إِكْرَاماً وَ كَانَ سُجُودُهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عُبُودِيَّةً وَ لِآدَمَ إِكْرَاماً وَ طَاعَةً لِكَوْنِنَا فِي صُلْبِهِ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ

الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَجَدُوا لِآدَمَ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ وَ إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَذَّنَ جَبْرَئِيلُ مَثْنَى مَثْنَى وَ أَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ قَالَ لِي تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ أَتَقَدَّمُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ فَضَّلَكَ خَاصَّةً قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَ لَا فَخْرَ (فخر) فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى حُجُبِ النُّورِ قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ وَ تَخَلَّفَ عَنِّي فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ تُفَارِقُنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ انْتِهَاءَ حَدِّيَ الَّذِي وَضَعَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ إِلَى هَذَا الْمَكَانِ فَإِنْ تَجَاوَزْتُهُ احْتَرَقَتْ أَجْنِحَتِي بِتَعَدِّي حُدُودِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَزُخَّ بِي النُّورَ زَخَّةً حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عُلُوِّ مَكَانِهِ فَنُودِيتُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَ سَعْدَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ عَبْدِي وَ أَنَا رَبُّكَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ فَإِنَّكَ نُورِي فِي عِبَادِي وَ رَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَ حُجَّتِي عَلَى بَرِيَّتِي لَكَ وَ لِمَنْ تَبِعَكَ خَلَقْتُ جَنَّتِي وَ لِمَنْ خَالَفَكَ خَلَقْتُ نَارِي وَ لِأَوْصِيَائِكَ أَوْجَبْتُ كَرَامَتِي وَ لِشِيعَتِهِمْ أَوْجَبْتُ ثَوَابِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَ مَنْ أَوْصِيَائِي فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلَى سَاقِ عَرْشِي فَنَظَرْتُ وَ أَنَا

بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ نُوراً فِي كُلِّ نُورٍ سَطْرٌ أَخْضَرُ عَلَيْهِ اسْمُ وَصِيٍّ مِنْ أَوْصِيَائِي أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ آخِرُهُمْ مَهْدِيُّ أُمَّتِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَائِي بَعْدِي فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَائِي وَ أَحِبَّائِي وَ أَصْفِيَائِي وَ حُجَجِي بَعْدَكَ عَلَى بَرِيَّتِي وَ هُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَ خُلَفَاؤُكَ وَ خَيْرُ خَلْقِي بَعْدَكَ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأُظْهِرَنَّ بِهِمْ دِينِي وَ لَأُعْلِيَنَّ بِهِمْ كَلِمَتِي وَ لَأُطَهِّرَنَّ الْأَرْضَ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَ لَأُمَلِّكَنَّهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَ لَأُسَخِّرَنَّ لَهُ الرِّيَاحَ وَ لَأُذَلِّلَنَّ لَهُ السَّحَابَ الصِّعَابَ وَ لَأُرَقِّيَنَّهُ فِي الْأَسْبَابِ وَ لَأَنْصُرَنَّهُ بِجُنْدِي وَ لَأُمِدَّنَّهُ بِمَلَائِكَتِي حَتَّى يُعْلِنَ دَعْوَتِي وَ يَجْمَعَ الْخَلْقَ عَلَى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَأُدِيمَنَّ مُلْكَهُ وَ لَأُدَاوِلَنَّ الْأَيَّامَ بَيْنَ أَوْلِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[1]

"ابوصلت ہروی معتبر سند کے ساتھ امام رضا علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت کرتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ نے کوئی بھی مخلوق ہم سے افضل اور مکرم خلق نہیں کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ افضل ہیں جبرئیل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام بے شک حق تعالیٰ نے رسولوں کو

[1] علل الشرائع، ج ۱ ص ۵، عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۳۷، بحار الانوار، ج ۱۸ ص ۳۴۵

ملائکہ مقرب پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاء پر اور میرے بعد تمہیں اور تمہارے بعد آئمہ علیہم السلام کو تمام ملائکہ پر فضیلت دی ہیں بلکہ تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے۔

بے شک ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خدمت گار ہیں۔

یا علی علیہ السلام! وہ حامل عرش ہیں جو عرش کے اطراف میں تسبیح، تحلیل، تحمید اپنے پروردگار کی انجام دیتے ہیں اور ان کے لئے جو ہماری ولایت پر ایمان لائے ان کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ یا علی علیہ السلام! اگر ہم نہ ہوتے تو خدا آدم علیہ السلام وحوا، آسمان وزمین کو خلق نہ کرتا، کس طرح ہم ملائکہ سے افضل نہ ہوں؟

اور ہاں یہ پروردگار کی طرف معرفت میں تسبیح وتہلیل وتکبیر میں ہم نے ان سے پہل کی کیونکہ جو سب سے پہلی چیز اللہ عزوجل نے خلق کی وہ ہمارے ارواح تھیں، بس ہمارے قول کو اس نے توحید تحمید پر مامور کیا۔

اس کے بعد ملائکہ کو خلق کیا، جب انہوں نے ہم کو ایک دیکھا، نور کی عظمت کا مشاہدہ کیا اور ہمارے نور کو بہت ہی عظیم شمار کیا، ہم نے سبحان اللہ کہا کہ ملائکہ جانیں کہ ہم خلق مربوب خدا ہیں اور حق تعالیٰ پاک ہے۔ ہماری صفات اور تمام مخلوقات کی صفات سے، ملائکہ ہماری تسبیح سن کر تسبیح بجالائے اور حق تعالیٰ ہماری صفات اور تمام مخلوقات کی صفات سے پاک ہے، جب انہوں نے ہماری عظمت شان کا مشاہدہ کیا تو ہم نے لا الہ الا اللہ کہا تا کہ ملائکہ جانیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں، ہم خدا نہیں ہیں اور خدا کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ جب ملائکہ نے ہماری بزرگی کا مشاہدہ کیا، ہم نے اللہ

اکبر کہا تا کہ ملائکہ جانیں خدا اس سے بزرگ ہے کہ کوئی اس کی بزرگی کو پالے مگر یہ کہ اس کی بندگی کے ساتھ۔

جب ملائکہ نے عزت وقوت کا مشاہدہ کیا ہم نے کہا۔ لاحول ولا قوۃ۔ تا کہ ملائکہ جانیں کہ یہ حول اور قوۃ خدا کے ساتھ مخصوص ہے، جب ملائکہ نے خدا کی نعمتوں کا ہم پر مشاہدہ کیا اور جانے کہ اللہ عزوجل نے ہماری اطاعت تمام مخلوق پر واجب کی ہے، ہم نے کہا۔ الحمد للہ ۔ تا کہ جانیں خدا مستحق شکر ثناء ہے۔ انہوں نے کہا۔ الحمد للہ ۔ اور ہماری برکت سے اللہ عزوجل کی طرف تحمید توحید وتسبیح وتہلیل وتمجید حق کے تعالیٰ کی ہدایت پائی، اس کے بعد اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو خلق کیا اور ہمارے نور کو ان کی صلب کے سپرد کیا اور ملائکہ کو حکم کیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، آدم علیہ السلام کو سجدہ ہماری تعظیم اور اکرام کی وجہ سے تھا، ان کا سجدہ، ان کی بندگی، احترام آدم علیہ السلام جو تھی وہ ہماری وجہ سے تھی کہ ہم ان کی صلب میں تھے، پھر کس طرح ہم ملائکہ سے افضل نہ ہوں، حالانکہ انہوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

جبرئیل نے دو اذان کہیں، دو اقامت کہیں، پھر مجھے کہا آگے آیئے نماز پڑھایئے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے کہا: تم سے آگے ہوں؟

اس نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت دی ہے۔

پھر میں آگے گیا اور ان کو نماز پڑھائی۔ میں اس پر فخر نہیں کرتا جب ہم آگے گئے جبرئیل کے ساتھ حجاب نور پر پہنچا، جبرئیل نے کہا آگے جایئے اور مجھے یہاں پر چھوڑیئے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیشک اللہ عزوجل نے جو میرے لئے حد

مقرر کی ہے وہ یہاں تک ہے، اگر اوپر جاؤں میں نے حدود پروردگار سے تجاوز کیا اور میرے پر جل جائیں گے۔

میں یک بار درافتادم یہاں تک کے عالم نور میں پہنچا اس جگہ تک جہاں تک اللہ عزوجل چاہتا تھا، مجھے آواز آئی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے کہا:

"لبیك و سعدیك و تبارکت و تعالیت"

پس آواز آئی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم میرے بندے ہو، میں تیرا رب کون، میری عبادت کرو، مجھ پر توکل کرو، میری خلق پر میری حجت ہو، میرے بندوں پر آپؐ کے لئے اور آپؐ کے پیروکاروں کے لئے جنت خلق کی اور آپؐ کے دشمنوں کے لئے جہنم کو خلق کیا

اور آپؐ کے اوصیاء کے لئے اپنی کرامت کو واجب کیا

اور ان کے شیعیان کے لئے اپنے ثواب کو واجب کیا

پھر میں نے کہا: کون ہیں میرے اوصیاء؟

آواز آئی: آپؐ کے اوصیاء وہ ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہیں۔ میں نے نظر کی تو دیکھا اللہ عزوجل کے نزدیک ساق عرش پر دیکھا۔

اس پر سبز بارہ سطروں سے لکھے ہوئے تھے میرے اوصیاء کے نام۔ ان میں سے پہلے علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے اور آخری میرا مہدی غائب علیہ السلام۔

میں نے کہا: پروردگارا کیا میرے بعد یہ میرے اوصیاء ہیں؟

آواز آئی: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ میرے اولیاء، میرے محب اور میری حجت ہیں تمہارے بعد میری مخلوق پر۔ مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم! انہی کے سبب

سے اپنے دین کو غالب کروں گا اور انہی کے سبب اپنے کلمہ کو بلند کروں گا۔

اور انہی میں سے آخری علیہ السلام کے سبب زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اس کو مشرق ومغرب کا مالک بناؤں گا

اور ہواؤں کو اس کے لئے مسخر کروں گا

اور اسؑ کے لئے بادلوں کو ذلیل کروں گا اپنی موجودات کے اسباب کے ذریعے اس کو بلند کروں گا اپنے لشکر کے ذریعے اس کی مدد کروں گا اپنے ملائکہ کے ذریعے اس کی مدد کروں گا تا کہ میری توحید پر میری دعوت آشکار ہو جائے، مخلوق کو جمع کرے۔

پھر اپنے اولیاء کی بادشاہت کو دائمی کروں گا روز قیامت تک (مجلسی کہتے ہیں) اے عزیز! ان کے فضل کے لئے یہی حدیث کافی ہے تمارے لئے تدبر کرو"۔

(۳۱). عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْأَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَ قَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُونَ كِتَابَ اللهِ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ حَتَّى يَرِدُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ حَوْضَهُ.[1]

"روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ الصلاۃ والسلام سے سوال پوچھا گیا رسول

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۶۰، کمال الدین وتمام النعمہ، ص ۲۴۱، بحار الانوار ج ۲۳ ص ۱۴۷

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کہ میں دنیا سے جا رہا ہوں اور اپنے بعد تمہارے درمیان دو ثقیل چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے اور دوسری میری عترتؑ ہے۔

یہ عترت کون ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں میرا بیٹا حسن علیہ السلام اور میرا بیٹا حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو امام بیٹے، جن کا نواں مہدی علیہ السلام اور قائم ہوگا۔ یہ کتاب الٰہی سے جدا نہ ہوں گے اور کتاب الٰہی ان سے جدا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر پہنچیں

شرح

یہ حدیث ثقلین اہل سنت کے طرقوں سے ۲۰۰ طریقوں سے نقل ہوئی ہے اور ان کا نقل ان کے لئے سبب ملال ہوگا۔

ان کی سب کتب میں لکھی ہے اور یہ اس کا انکار بھی نہیں کر سکتے کیونکہ حد تواتر سے گزری ہے بلکہ ضروریات دین میں سے ہوگئی ہے۔

(۳۲)۔ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَ صَدَّقَ بِكَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَ كَذَّبَ بِكَ مُحِبُّوكَ مَعْرُوفُونَ فِي اَلسَّمَاءِ اَلسَّابِعَةِ وَ اَلْأَرْضِ اَلسَّابِعَةِ اَلسُّفْلَى وَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ هُمْ أَهْلُ اَلدِّينِ وَ اَلْوَرَعِ وَ اَلسَّمْتِ اَلْحَسَنِ وَ اَلتَّوَاضُعِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَاشِعَةٌ أَبْصَارُهُمْ وَجِلَةٌ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اَللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ عَرَفُوا حَقَّ وَلاَيَتِكَ وَ أَلْسِنَتُهُمْ نَاطِقَةٌ بِفَضْلِكَ وَ أَعْيُنُهُمْ سَاكِبَةٌ تَحَنُّناً عَلَيْكَ وَ عَلَى اَلْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ يَدِينُونَ لِلَّهِ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ فِي كِتَابِهِ وَ جَاءَهُمْ بِهِ اَلْبُرْهَانُ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ عَامِلُونَ بِمَا يَأْمُرُهُمْ بِهِ أُولُو

اَلْأَمْرِ مِنْهُمْ مُتَوَاصِلُونَ غَيْرُ مُتَقَاطِعِينَ مُتَحَابُّونَ غَيْرُ مُتَبَاغِضِينَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَ تُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِمْ وَ تَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنْهُمْ وَ تَشْهَدُ حَضْرَتَهُ وَ تَسْتَوْحِشُ لِفَقْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ [1]

"روایت ہے امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خوشحال ہو وہ جو تم سے محبت کرے اور تیری امامت کی تصدیق کرے۔

وائے ہو اس پر جو تم سے دشمنی کرے اور آپ کی تکذیب کرے۔ یا علی علیہ السلام! آپ کے محب ساتویں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان میں معروف ہیں اور سب ان کو جانتے ہیں۔

اہل دین وورع و اچھی سیرت والے تواضع کی وجہ سے۔

اور اللہ عزوجل کے لئے ان کی آنکھیں خشوع والی، ان کے دل اللہ عزوجل کی یاد میں خائف ہیں اور یہ آپ کے حق ولایت وامامت کو جانتے ہیں اور ان کی زبانیں آپ کے فضائل کے ذکر میں مشغول ہیں، آپ کی محبت اور آپ کی اولاد سے آئمہ علیہم السلام کی وجہ سے ان کی آنکھیں گریہ کن ہیں

اور اطاعت کرتے ہیں ہر اس چیز کی جو کتاب خدا میں آئی ہے

اور وہ جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی ہے اس پر عمل کرنے والے ہیں متدین ہیں اور عمل کرنے والے ہیں امر اولی الامر پر

اور ایک دوسرے کے ساتھ مشفق ومہربان ہیں

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۳۶، بحار الانوار، ج ۶۵ ص ۱۵۰

بیشک فرشتے ان پر صلوات بھیجتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں

گناہگار شیعیان کے لئے استغفار کرتے ہیں

اور ان کے جنازوں پر حاضر ہوتے ہیں اور ان کے مرنے سے قیامت تک ناراحت ہوتے ہیں۔

(۴۳) عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا عَلِيُّ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ تَنْشَقَّ الْأَرْضُ عَنِّي فَأَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِي وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ يَقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ الْمُفْلِحُونَ الْفَائِزُونَ بِالْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ يَسْقِيَ أُمَّتِي مِنْ حَوْضِي بِيَدِكَ فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ قَائِدَ أُمَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِهِ۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! میں نے اللہ سے تمہاری شان میں پانچ خصلتیں مانگیں اور اللہ نے مجھے عطا کیں۔ ان میں پہلی میں نے اللہ سے سوال کیا کہ جب زمین شگاف ہو اور میں زمین سے باہر نکلوں اور میں

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۳۳، المناقب الخوارزمی ص ۲۹۳، بحار الانوار، ج ۴۰ ص ۷۰

اپنے سر کی خاک کو ہٹاؤں اور تم میرے ساتھ ہو، اللہ نے قبول کی۔

دوسری جب اللہ عزوجل مخلوق کے لئے ترازوئے اعمال کھینچے آپؑ میرے ساتھ ہوں، اللہ عزوجل نے قبول کی۔

تیسری کہ آپؑ میرا علم اٹھانے والے ہوں اور وہ لواء اللہ الاکبر ہے جس پر لکھا ہوا ہے کامیاب ہیں وہ جو نعیم بہشت سے فائز ہیں۔

اللہ عزوجل نے عطا کیا

چہارم: میری امت کو حوض سے سیراب کرے اللہ عزوجل نے مجھے عطا کیا۔

پانچواں: دنیا و آخرین میری امت کے آپؑ قائد ہوں اللہ عزوجل نے قبول فرمایا اللہ عزوجل کا شکر ہے اس نے قبول کیا"۔

(۴۴) جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَا تَفْسِيرُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ هُوَ أَنْ عَرَّفَ عِبَادَهُ بَعْضَ نِعَمِهِ عَلَيْهِمْ جُمَلاً إِذْ لاَ يَقْدِرُونَ عَلَى مَعْرِفَةِ جَمِيعِهَا بِالتَّفْصِيلِ لِأَنَّهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى أَوْ تُعْرَفَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْنَا رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ هُمُ الْجَمَاعَاتُ مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ مِنَ الْجَمَادَاتِ وَ الْحَيَوَانَاتِ وَ أَمَّا الْحَيَوَانَاتُ فَهُوَ يَقْلِبُهَا فِي قُدْرَتِهِ وَ يَغْذُوهَا مِنْ رِزْقِهِ وَ يَحُوطُهَا بِكَنَفِهِ وَ يُدَبِّرُ كُلاًّ مِنْهَا بِمَصْلَحَتِهِ وَ أَمَّا الْجَمَادَاتُ فَهُوَ يُمْسِكُهَا بِقُدْرَتِهِ وَ يُمْسِكُ الْمُتَّصِلَ مِنْهَا أَنْ يَتَهَافَتَ وَ

يُمْسِكُ الْمُتَهَافِتَ مِنْهَا أَنْ يَتَلاَصَقَ وَ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يُمْسِكُ الْأَرْضَ أَنْ تَنْخَسِفَ إِلاَّ بِأَمْرِهِ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبُّ الْعَالَمِينَ مَالِكُهُمْ وَ خَالِقُهُمْ وَ سَائِقُ أَرْزَاقِهِمْ إِلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ يَعْلَمُونَ وَ مِنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُونَ فَالرِّزْقُ مَقْسُومٌ وَ هُوَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ عَلَى أَيِّ سِيرَةٍ سَارَهَا مِنَ الدُّنْيَا لَيْسَ تَقْوَى مُتَّقٍ بِزَائِدِهِ وَ لاَ فُجُورُ فَاجِرٍ بِنَاقِصِهِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ سِتْرٌ وَ هُوَ طَالِبُهُ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَفِرُّ مِنْ رِزْقِهِ لَطَلَبَهُ رِزْقُهُ كَمَا يَطْلُبُهُ الْمَوْتُ فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلاَلُهُ قُولُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْنَا وَ ذَكَرَنَا بِهِ مِنْ خَيْرٍ فِي كُتُبِ الْأَوَّلِينَ قَبْلَ أَنْ نَكُونَ فَفِي هَذَا إِيجَابٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ عَلَى شِيعَتِهِمْ أَنْ يَشْكُرُوهُ بِمَا فَضَّلَهُمْ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اصْطَفَاهُ نَجِيّاً وَ فَلَقَ لَهُ الْبَحْرَ وَ نَجَّى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ أَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ وَ الْأَلْوَاحَ رَأَى مَكَانَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ يَا رَبِّ لَقَدْ أَكْرَمْتَنِي بِكَرَامَةٍ لَمْ تُكْرِمْ بِهَا أَحَداً قَبْلِي فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلاَلُهُ يَا مُوسَى أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مُحَمَّداً عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ مَلاَئِكَتِي وَ جَمِيعِ خَلْقِي فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلاَلُهُ يَا مُوسَى أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مُحَمَّداً

عِندِی أَفضَلُ مِن جَمِیعِ مَلَائِکَتِی وَ جَمِیعِ خَلقِی قَالَ مُوسَی عَلَیهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ فَإِن کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ أَکرَمَ عِندَکَ مِن جَمِیعِ خَلقِکَ فَهَل فِی آلِ الأَنبِیَاءِ أَکرَمُ مِن آلِی قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ یَا مُوسَی أَ مَا عَلِمتَ أَنَّ فَضلَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَی جَمِیعِ آلِ النَّبِیِّینَ کَفَضلِ مُحَمَّدٍ عَلَی جَمِیعِ المُرسَلِینَ فَقَالَ مُوسَی یَا رَبِّ فَإِن کَانَ آلُ مُحَمَّدٍ کَذَلِکَ فَهَل فِی أُمَمِ الأَنبِیَاءِ أَفضَلُ عِندَکَ مِن أُمَّتِی ظَلَّلتَ عَلَیهِمُ الغَمَامَ وَ أَنزَلتَ عَلَیهِمُ المَنَّ وَ السَّلوَی وَ فَلَقتَ لَهُمُ البَحرَ فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ یَا مُوسَی أَ مَا عَلِمتَ أَنَّ فَضلَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَی جَمِیعِ الأُمَمِ کَفَضلِهِ عَلَی جَمِیعِ خَلقِی فَقَالَ مُوسَی عَلَیهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ لَیتَنِی کُنتُ أَرَاهُم فَأَوحَی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَیهِ یَا مُوسَی إِنَّکَ لَن تَرَاهُم وَ لَیسَ هَذَا أَوَانَ ظُهُورِهِم وَ لَکِن سَوفَ تَرَاهُم فِی الجَنَّاتِ جَنَّاتِ عَدنٍ وَ الفِردَوسِ بِحَضرَةِ مُحَمَّدٍ فِی نَعِیمِهَا یَتَقَلَّبُونَ وَ فِی خَیرَاتِهَا یَتَبَحبَحُونَ أَ فَتُحِبُّ أَن أُسمِعَکَ کَلَامَهُم فَقَالَ نَعَم إِلَهِی قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ قُم بَینَ یَدَیَّ وَ اشدُد مِئزَرَکَ قِیَامَ العَبدِ الذَّلِیلِ بَینَ یَدَیِ المَلِکِ الجَلِیلِ فَفَعَلَ ذَلِکَ مُوسَی عَلَیهِ السَّلَامُ فَنَادَی رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فَأَجَابُوهُ کُلُّهُم وَ هُم فِی أَصلَابِ آبَائِهِم وَ أَرحَامِ أُمَّهَاتِهِم لَبَّیکَ

اللَّهُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ إِنَّ الحَمدَ وَ النِّعمَةَ وَ المُلکَ لَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ قَالَ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ تِلکَ الإِجَابَةَ شِعَارَ الحَاجِّ ثُمَّ نَادَی رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ قَضَائِی عَلَیکُم أَنَّ رَحمَتِی سَبَقَت غَضَبِی وَ عَفوِی قَبلَ عِقَابِی فَقَدِ استَجَبتُ لَکُم مِن قَبلِ أَن تَدعُونِی وَ أَعطَیتُکُم مِن قَبلِ أَن تَسأَلُونِی مَن لَقِیَنِی مِنکُم بِشَهَادَةِ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبدُهُ وَ رَسُولُهُ صَادِقٌ فِی أَقوَالِهِ مُحِقٌّ فِی أَفعَالِهِ وَ أَنَّ عَلِیَّ بنَ أَبِی طَالِبٍ أَخُوهُ وَ وَصِیُّهُ مِن بَعدِهِ وَ وَلِیُّهُ وَ یُلتَزَمُ طَاعَتُهُ کَمَا یُلتَزَمُ طَاعَةُ مُحَمَّدٍ وَ أَنَّ أَولِیَاءَهُ المُصطَفَینَ الطَّاهِرِینَ المُطَهَّرِینَ المُنبِئِینَ بِعَجَائِبِ آیَاتِ اللّٰهِ وَ دَلَائِلِ حُجَجِ اللّٰهِ مِن بَعدِهِمَا أَولِیَاؤُهُ أَدخَلتُهُ جَنَّتِی وَ إِن کَانَت ذُنُوبُهُ مِثلَ زَبَدِ البَحرِ قَالَ عَلَیهِ السَّلَامُ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِیَّنَا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ وَ مَا کُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذ نَادَینَا أُمَّتَکَ بِهَذِهِ الکَرَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ قُلِ الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ عَلَی مَا اختَصَّنِی بِهِ مِن هَذِهِ الفَضِیلَةِ وَ قَالَ لِأُمَّتِهِ قُولُوا أَنتُمُ الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ عَلَی مَا اختَصَّنَا بِهِ مِن هَذِهِ الفَضَائِلِ [1]

---

[1] عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۵۵، علل الشرائع، ج ۲ ص ۳۱۶، بحار الانوار، ج ۸۹ ص ۲۲۶

"اہل بیت علیہم السلام کے طرقوں سے نقل ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور فرمایا: مجھے -الحمد للہ رب العالمین- کی قول تفسیر بتائیں کس معنی میں ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: -الحمد للہ- تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ کی اس بات پر حمد ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اجمالی طور پر اپنی کچھ نعمتیں بتائی ہیں کیونکہ بندوں کے پاس اتنی قوت ہی نہیں کہ وہ تفصیلی طور پر اللہ کی نعمتوں کو پہچان سکے اس لئے کہ اللہ کی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں اس لئے ان سب کی معرفت ناممکن ہے، اس لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ کہیں -الحمد للہ رب العالمین- تمام تعریفیں اللہ کے لئے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔ ہم رب العالمین کی حمد بجالاتے ہیں جو اس نے ہم پر نازل کی ہے اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ عالمین کی تربیت کرنے والا ہے، وہ حیوانات کی تربیت کرتا ہے، وہ انہیں رزق فراہم کرتا ہے اور اپنی مصلحت کے مطابق ہر ایک جنس کی تدبیر کرتا ہے اور جمادات کے لئے اس کی تربیت کا انداز یہ ہے کہ وہ انہیں اپنی قدرت سے تھامے ہوئے ہے اور انہیں گرنے سے روک کر رکھا ہے اور جو شئے جھکی ہوئی ہے اسے زمین پر آنے سے روکے ہوئے ہے اور آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور زمین کو دھنس جانے سے روک کر رکھا ہے۔ یقیناً اللہ بندوں پر مہربان اور رحیم ہے۔

رب العالمین کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تمام جہانوں کا مالک اور خالق ان کے رزق کو ان تک اس طور پہنچاتا ہے کہ وہ جانتے ہیں رزق بھی فراہم کرتا ہے

جسے وہ نہیں جانتے۔

اللہ کی طرف سے رزق تقسیم ہو چکا ہے۔ ابن آدم علیہ السلام جس بھی سیرت و کردار کا حامل کیوں نہ ہو اسے رزق مل کر رہتا ہے۔ کسی متقی کا تقویٰ رزق میں اضافہ نہیں کرتا، کسی بدکار کی بدکاری سے اس کے رزق میں کمی نہیں ہوتی۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو بھی اس کا رزق اسے تلاش کرے گا اور رزق انسان کو ایسے تلاش کرتا جیسے موت اسے تلاش کرتی ہے۔

اس لئے حکم یہ ہے کہ ان انعامات اللہ عزوجل کی حمد بجالاتے ہیں جو اس نے ہم پر کئے ہیں اور اللہ نے ہماری پیدائش سے پہلے بھی اپنی سابقہ کتابوں میں بھی تذکرہ کیا ہے۔

اس لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام اور ان کے شیعوں کا فرض ہے کہ اسی فضیلت پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام پر اپنی بے پایاں نعمتیں نازل کیں، انہیں شرف تکلم بخشا، انہیں اپنا مصطفیٰ بندہ بنایا، ان کے لئے دریا میں راستہ بنایا اور انہیں تورات والواح عطا فرمایا تو انہوں نے اپنا یہ مقام دیکھ کر بارگاہ احدیت میں عرض کی: پروردگار! تو نے مجھے وہ عزت عطا کی ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہ ہوئی، تو اللہ تعالی نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام تمہیں علم نہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نزدیک تمام ملائکہ اور میری تمام مخلوق میں سے افضل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پروردگار! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری مخلوق سے افضل ہے تو کیا کسی نبی کی آل میری آل سے بھی زیادہ محترم ہے۔ اللہ نے

فرمایا: جس طرح سے محمد ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہے اسی طرح ان کی آل بھی تمام انبیاء کی آل سے افضل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: پروردگار! محمد ﷺ تو تمام انبیاء سے افضل ہے، ان کی آل بھی تمام انبیاء سے افضل ہے تو کیا میری امت کسی نبی کی امت سے افضل ہے جب کہ میری امت پر تو نے بادلوں کا سایہ کیا، تو نے ان پر من وسلویٰ نازل کیا، تو نے ان کے لئے دریا میں راستے بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کیا تمہیں علم نہیں کہ امت محمد ﷺ بھی تمام امتوں سے ایسے ہی افضل ہے جیسے خود محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پروردگار! کاش میں انہیں دیکھ سکتا۔ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام تم انہیں ہرگز یہاں نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ابھی ان کے ظہور کا وقت نہیں ہوا۔ تم عنقریب انہیں جنت الفردوس اور عدن میں دیکھو گے۔ وہ اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جنت کی نعمات لوٹ رہے ہوں گے۔

ہاں اس وقت اگر چاہو تو میں تمہیں ان کا کلام سنا دیتا ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں پروردگار! میں ان کا کلام سننا چاہتا ہوں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے ندا دی اے محمد ﷺ! ندا الٰہی سن کر اصلاب و ارواح سے امہات سے امت نے ندا دی "لبيك اللهم لبيك"۔

پروردگار ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں تمام تعریفیں اور نعمتیں بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کو امت محمدیہ کے یہ الفاظ پسند آئے اور انہیں شعار حج قرار دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ندا دی "اے امت میرا تمہارے لئے فیصلہ ہے، میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہے اور عذاب سے پہلے میرا عفو و درگزر تمہارے لئے ہے۔ تمہاری دعا مانگنے سے پہلے تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور تمہارے سوال کرنے سے پہلے تمہیں عطا کروں گا۔

اور تم میں سے جو کوئی یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا ہر قول و فعل حق و صداقت پر مبنی ہے اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کے بھائی اور ان کے وصی اور ولی ہیں اور ان کی اطاعت بھی محمد ﷺ کی اطاعت کی طرح فرض ہے۔

اور نبی ﷺ کے بعد اللہ کے مصطفیٰ اور طاہر و مطہر ہیں جو کہ عجائب الٰہیہ کی خبر دینے والے ہیں اور ان کے بعد بندگان خدا پر حجت ہیں، تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ کیوں نہ ہوں۔

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اور آپ کوہ طور کے کنارے پہ موجود نہ تھے جب ہم نے آپ کی امت کو یہ خطاب کیا اور انہیں اس کرامت سے مخصوص کیا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اس فضیلت کے مختص کی وجہ سے "الحمد للہ رب العالمین" کہے اور اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ فضائل کی وجہ سے "الحمد للہ رب العالمین" کہے۔

(۴۵) عن ابنِ الْمُعْتَمِرِ قال: رَأَیْتُ اَبَاذَرٍّ الْغِفَارِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ آخِذاً بِبَابِ الْكَعْبَةِ وَ هُوَ يَقُولُ اَلَا مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَ مَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَاَنَا اَبُو ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّكَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ إِنِّي خَلَّفْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ أَلَا وَ إِنَّ مَثَلَهُمَا فِيكُمْ كَسَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ۔ [1]

"ابن معتمر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ابوذر جس نے کعبہ کو پکڑا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا کہ مجھے جو جانتا ہے وہ جانتا ہے جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر غفاری صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: میں تمہارے درمیان سے جا رہا ہوں اور تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ دوسری میری اہل بیت علیہم السلام۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں، ہرگز میرے اہل بیت علیہم السلام مخالف قرآن نہیں ہوں گے کیونکہ یہ معصوم ہیں، یا یہ کہ علم قرآن ان کے پاس ہے کیونکہ جو قرآن میں گزشتہ، آئندہ یا روز قیامت تک آنے والا ہے، کوئی بھی اس علم کو نہیں جانتا مگر "راسخون فی العلم" جو کہ اہل بیت نبی اللہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔ بیشک کتاب اللہ اور اہل بیت علیہم السلام کی داستان میرے نزدیک کشتی نوح

[1] کمال الدین وتمام النعمہ، ص ۲۳۹، بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۱۳۵

علیہ السلام کی منزلت پر ہے جو بھی اس میں بیٹھ گیا اس نے نجات پائی، جس نے اسے تخلف کیا وہ غرق ہو گیا۔ اسی طرح جس نے بھی قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کے دامن کو تھاما جو کہ تفسیر قرآن ہیں اور میری شریعت کو بیان کرنے والے ہیں اس نے نجات پائی اور جنہوں نے اس کی مخالفت کی، تخلف کیا اور اطاعت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا اور دریا میں غرق ہو گئے۔

محمد تقی مجلسی "حدیث ثقلین" اور "سفینہ" کے بارے میں کہتے ہیں کہ ترک عامہ سے متواتر ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر طویل ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں سارے طریقوں سے جو انہوں نے اپنی کتابوں میں نقل کئے، یہاں پر بیان کرتا"۔

(۴۶) عن النبی ص انہ سئل عن قَوْلِهِ: أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِذَا جَمَعَ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ كُنْتُ أَنَا وَ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِي وَ لَكَ قُومَا فَأَلْقِيَا مَنْ أَبْغَضَكُمَا وَ كَذَّبَكُمَا فِي النَّارِ۔ [1]

"اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قول خداوند کے بارے میں پوچھا گیا کہ جہنم میں پھینکو کافر اور گمراہ کو یا علی علیہ السلام جب اللہ عزوجل لوگوں کو جمع کرے گا قیامت کے دن میں اور آپ عرش کے

[1] تفسیر قمی، ج ۲ ص ۳۲۴، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۱۹۹

دائیں طرف کھڑے ہوں گے، اللہ عزوجل فرمائے گا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی علیہ السلام اٹھیے اور اس کو جہنم میں پھینکیے جس نے آپؑ کے ساتھ دشمنی کی، آپؑ کی مخالفت کی، آپؑ کی تکذیب کی"۔

(۴۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ: وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ بَشِيْراً مَا اسْتَقَرَّ الْكُرْسِيُّ وَالْعَرْشُ وَلَا دَارَ الْفَلَكُ وَلَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا بِأَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَاخْتَصَّنِي بِلَطِيفِ نِدَائِهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ أَنَا الْمَحْمُودُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ شَقَقْتُ اسْمَكَ مِنِ اسْمِي وَفَضَّلْتُكَ عَلَى جَمِيعِ بَرِيَّتِي فَانْصِبْ أَخَاكَ عَلِيّاً عَلَماً لِعِبَادِي يَهْدِيهِمْ إِلَى دِينِي يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ تَأَمَّرَ عَلَيْهِ لَعَنْتُهُ وَمَنْ خَالَفَهُ عَذَّبْتُهُ وَمَنْ أَطَاعَهُ قَرَّبْتُهُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جَعَلْتُ عَلِيّاً إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْزَيْتُهُ وَمَنْ عَصَاهُ سَجَنْتُهُ إِنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَحُجَّتِي عَلَى الْخَلِيقَةِ أَجْمَعِينَ۔ [1]

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۵۰، بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۳۳۸

"منقول ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس اللہ عزوجل کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا، بشیر مومنوں کو بشارت اور نذیر کافروں کو ڈرانے والا۔

اقرار نہ لیا عرش و کرسی نے اور حرکت نہیں آئی عرش میں، نہ آسمان نہ زمین قائم ہوئی جب تک ان پر لکھا نہ گیا

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ"

بیشک جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ عزوجل نے مجھے اپنا مخاطب بنا کر فرمایا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے کہا: جی میرے پروردگار۔

میں محمود ہوں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے نام سے تیرا نام مشتق کیا اور تمہیں پوری مخلوق پر تفضیل دی

علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا جانشین بناؤ تاکہ میرے بندوں کو ہدایت کرے میرے دین کی طرف

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک علی علیہ السلام کو مومنوں کا امیر، امیر المومنین بنایا

جو بھی علی علیہ السلام پر امر کرے، حکومت کرے اس کو ملعون کروں گا، جو بھی اس کی مخالفت کرے اس پر عذاب کروں گا

جو بھی اس کی اطاعت کرے اس کو مقرب بناؤں گا

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیشک میں نے قرار دیا علی علیہ السلام کو امام المسلمین

جو بھی علی علیہ السلام پر سبقت کرے اسے ذلیل کروں گا

جو بھی ان کی مخالفت کرے، نافرمانی کرے اس کو ہلاک کروں گا

بیشک علی علیہ السلام سید و سردار، اوصیاء النبیین ہے
اور قائد غرالمحجلین ہے اور میری مخلوق پر میری حجت ہے"۔

(۴۸)۔ -عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِذْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ [تَدْعُونِي بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ] وَ أَنْتَ حَيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَعَمْ وَ أَنَا حَيٌّ وَ إِنَّكَ يَا عَلِيُّ [قَدْ] مَرَرْتَ بِنَا أَمْسِ وَ أَنَا وَ جَبْرَئِيلُ فِي حَدِيثٍ وَ لَمْ تُسَلِّمْ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا بَالُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَرَّ بِنَا وَ لَمْ يُسَلِّمْ أَمَا وَ اللّٰهِ لَوْ سَلَّمَ لَسُرِرْنَا وَ رَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ وَ دِحْيَةَ اِسْتَخْلَيْتُمَا فِي حَدِيثٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَهُ عَلَيْكُمَا فَقَالَ [لَهُ] النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ دِحْيَةَ وَ إِنَّمَا كَانَ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ كَيْفَ سَمَّيْتَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ كَانَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ أَنِ اهْبِطْ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ مُرْهُ أَنْ يَأْمُرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَجُولَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُحِبُّونَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ وَ هُوَ يَجُولُ بَيْنَ

الصَّفَّيْنِ فَسَمَّاهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ السَّمَاءِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ [ذَلِكَ الْيَوْمَ] فَأَنْتَ يَا عَلِيُّ أَمِيرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ أَمِيرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَ أَمِيرُ مَنْ مَضَى وَ أَمِيرُ مَنْ بَقِيَ فَلَا أَمِيرَ قَبْلَكَ وَ لَا أَمِيرَ بَعْدَكَ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُسَمَّى بِهَذَا الْاِسْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّهِ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ۔[1]

"ابن عباس کہتا ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، علی ابن ابی طالب علیہ السلام وارد ہوئے اور فرمایا: "السلام علیك یا رسول اللہ"۔ پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "السلام علیك یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے امیر المومنین علیہ السلام کہہ رہے ہیں درحالانکہ آپؐ زندہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں یا علی علیہ السلام! آپؑ کل ہمارے نزدیک سے گزرے، میں اور جبرئیل ایک مطلب کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپؑ نے سلام نہیں کیا، جبرئیل نے کہا: کیا ہوا؟

امیر المومنین علیہ السلام ہمارے نزدیک سے گزرے اور ہمیں سلام نہیں کیا۔

خدا کی قسم! اگر علی علیہ السلام ہمیں سلام کرتے، ہم خوشحال ہوجاتے اور جواب سلام دیتے۔

علی علیہ السلام نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ دحیہ کلبی کے ساتھ محو گفتگو تھے۔

۱۔ الیقین، سید ابن طاؤس، ص ۵۶۹، مائۃ منقبۃ، ص ۵۲، بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۳۰۷

میں نے اس چیز کو پسند نہیں کیا کہ آپ کی گفتگو کو قطع کروں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ دحیہ کلبی نہیں بلکہ جبرئیل تھا۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! تم نے کہاں سے اس کو امیر المومنین علیہ السلام کے عنوان سے یاد کیا اور اس کو یہ نام دیا۔

جبرئیل نے کہا: خدا نے جنگ بدر میں مجھے وحی کی کہ محمد ﷺ کی طرف جاؤ اور اس سے کہو علی علیہ السلام سے کہ دوصفوں کے درمیان میں کھڑے ہوں کیونکہ ملائکہ محبت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھیں۔ علی علیہ السلام صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پس خداوند نے ان کا نام آسمان پر امیر المومنینؑ رکھا۔ اس کے بعد فرمایا: اے علی علیہ السلام! آپؑ بادشاہ آسمان وزمین، اوّلین وآخرین ہیں اس لئے کسی کے لئے جائز نہیں خود کو اس نام سے مسمّی کرے کیونکہ خداوند نے اس نام کو کسی کے لئے نہیں رکھا۔

مفسر کہتا ہے اس حیثیت سے شیعہ آئمہ معصومین علیہم السلام اس کے ساتھ کہ سب کو خلیفہ خدا مانتے ہیں مگر ان کو امیر المومنین علیہ السلام نہیں کہتے، کیونکہ یہ لقب مخصوص ہے امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ"۔

(۴۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَدْنَاهُ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِبُرْدَتِهِ وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا بَشَّرَنِي بِهِ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عَيْناً يُقَالُ لَهَا تَسْنِيمٌ يَخْرُجُ مِنْهُ نَهْرَانِ لَوْ

أَنَّ سُفُنَ الدُّنْيَا فِيهَا لَجَرَتْ وَ قُضْبَانُهَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْمَرْجَانِ الرَّطْبِ وَ حَشِيشُهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ عَلَى حَافَتَيْهَا كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا أُنَاسٌ جُلُوسٌ مَكْتُوبٌ عَلَى جِبَاهِهِمْ بِالنُّورِ هَؤُلَاءِ الْمُؤْمِنُونَ هَؤُلَاءِ مُحِبُّو عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ۔[1]

"جب میں عبداللہ انصاری سے روایت ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے نزدیک بلایا اور ان کو چادر یمنی پہنائی اور ان کے ساتھ مسح کیا۔ اس کے بعد فرمایا: یا اباالحسن علیہ السلام! آپؑ چاہتے ہیں کہ آپؑ کو بشارت دوں جو مجھے جبرئیل نے بشارت دی۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: جی یا رسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں چشمہ ہے اس کو تسنیم کہتے ہیں، اس سے دونہریں جاری ہوتی ہیں یعنی دنیا کی تمام کشتیاں اس میں اگر ڈال دی جائیں تو وہ اس میں چلیں گی اس قدر بزرگ ہے۔ اس کے کنارے درخت ہیں جو مروارید اور مرجان سے ہیں اور اس کے کنارے میں گھاس زعفران ہے، اس نہر کے کناروں پر کرسیاں لگی ہوئی ہیں، ان پر وہ اشخاص بیٹھے ہیں جن کی پیشانیوں پر نور سے لکھا ہوا ہے "یہ مومن ہیں، جو امیر المومنین علیہ السلام کے محب ہیں"۔

(۵۰) عن عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۵۶، سید ابن طاؤس اس حدیث کو مفصل طور پر لاتے ہیں

السَّلَامُ: یَا عَلِیُّ إِنَّ اجِبْرَئِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِی فِیکَ بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَیْنِی وَفَرِحَ بِهِ قَلْبِی یَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَی قَالَ لِی أَقْرِأْ مُحَمَّداً مِنِّی السَّلَامَ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّ عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلَامُ إِمَامُ الْهُدَی وَ مِصْبَاحُ الدُّجَی وَ الْحُجَّةُ عَلَی أَهْلِ الدُّنْیَا وَ فَأَنَّهُ الصِّدِّیقُ وَ الْفَارُوقُ وَ أَنِّی آلَیْتُ بِعِزَّتِی لَا أُدْخِلَ النَّارَ أَحَداً تَوَلَّاهُ وَ سَلَّمَ لَهُ وَ لِلْأَوْصِیَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وحق الارض (ولکن) حَقَّ الْقَوْلُ جَهَنَّمَ وَ أَطْبَاقَهَا مِنْ أَعْدَائِهِ وَ لَأَمْلَأَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أَوْلِیَائِهِ وَ شِیعَتِهِ۔ ۱

"عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کے لئے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! بے شک جبرئیل نے مجھے تیری شان میں اس چیز کی خبر دی جس سے میری آنکھیں روشن اور میرا دل خوش حال ہو گیا۔

مجھے کہا یا محمد ﷺ! بے شک اللہ عز وجل نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ تک صلوٰۃ وسلام پہنچایئے اور کہنا علی علیہ السلام امام الہدیٰ ومصباح الدجی ہے اور وہی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے، میں قسم کھاتا ہوں اپنی عزت وجلال کی کہ اس کو جہنم میں داخل نہ کروں گا جو علی علیہ السلام سے تولی کرے اور اس کو اپنا امام جانے اور اس کی اطاعت کرے اور اس کے بعد اس کے اوصیاء کی اطاعت کرے۔

اور داخل نہیں کروں گا اس کو جنت میں جو علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولایت کو ترک کرے اور اس کی فرمانبرداری نہ کرے اور اس کو امام نہ جانے یا اس کے

۱۔ التحصین، سید ابن طاؤس، ص ۶۲۲، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۱۱۳

بعد اس کے اوصیاء کو امام نہ جانے۔

حق وراست ہے میرا سخن۔

جہنم کے ہر طبقے کو اس کے دشمنوں سے پُر کروں گا

اور جنت کے ہر طبقے کو اس کے محبوں، اس کے شیعوں سے پُر کروں گا"۔

(۵۱) عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ: مَا مَرَرْتُ فِی لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِی بِشَیْءٍ مِنْ مَلَکُوتِ السَّمَاءِ وَ لَا عَلَی شَیْءٍ مِنْ حُجُبٍ فَوْقَهَا إِلَّا وَجَدْتُهَا کُلَّهَا مَشْحُونَةً بِکِرَامِ مَلَائِکَةِ اللّٰهِ تَعَالَی یُنَادُونَنِی لَکَ یَا مُحَمَّدُ فَقَدْ أُعْطِیتَ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَکَ وَ لَا یُعْطَی أَحَدٌ بَعْدَکَ أُعْطِیتَ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاطِمَةَ زَوْجَتَهُ بِنْتاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ أَوْلَاداً وَ مُحِبِّیهِمْ شِیعَةً یَا مُحَمَّدُ إِنَّکَ أَفْضَلُ النَّبِیِّینَ وَ عَلِیٌّ أَفْضَلُ الْوَصِیِّینَ وَ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِینَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ أَکْرَمُ مَنْ دَخَلَ الْجِنَانَ مِنْ أَوْلَادِ الْمُرْسَلِینَ وَ شِیعَتُهُمْ أَفْضَلُ مَنْ تَضَمَّنَتْهُ عَرَصَاتُ الْقِیَامَةِ تَشْتَمِلُ عَلَی غُرَفِ الْجِنَانِ وَ قُصُورِهَا وَ مُتَنَزَّهِهَا فَلَمْ یَزَالُوا یَقُولُونَ ذَلِکَ فِی مَصْعَدِی وَ مَرْجِعِی فَلَوْ لَا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَی حَجَبَ عَنْهَا آذَانَ الثَّقَلَیْنِ لَمَا بَقِیَ أَحَدٌ إِلَّا سَمِعَهَا۔ ۱

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۶۲

"ابو سعید خدری سے منقول ہے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شب جب مجھے معراج پر لے جایا گیا، (ملکوتی آسمانوں سے اور ان آسمان سے بھی اوپر جو حجاب ہیں عظیم عالیشان فرشتوں سے اوپر گزارا اور وہ فریاد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے)

مبارکباد یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!۔ جو کچھ آپ کو دیا گیا ہے نہ آپ سے پہلے کسی کو دیا گیا نہ آپ کے بعد کسی کو دیا جائے گا

آپ کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام جیسا بھائی دیا گیا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی زوجہ ہیں جو آپ کی بیٹی ہیں، امام حسن و حسین علیہم السلام ان کے بیٹے ہوئے جو اور ان کے محب آپ کے شیعہ ہوئے

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ افضل النبیین ہیں، علی علیہ السلام افضل الوصیین ہیں

فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء العالمین ہیں، اولاد مرسلین میں سے حسنین علیہم السلام بہترین ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے، ان کے شیعیان میدان قیامت میں سب سے بہترین ہیں، جنت کے حجروں کے بلند ترین مقام میں ہوں گے

اور ہمیشہ یہی کہتے رہتے ہیں اگر وہ نہ ہوتے اللہ عزوجل جن وانس کے کان مجوب کرتے اور کوئی بھی نہ ہوتا ان کلاموں کو سننے والا"۔

(۵۲) قال حدثني قنبر مولى علي بن أبي طالب عليه السلام قال: كنت مع أمير المؤمنين عليه السلام على شاطئ الفرات فنزع قميصه و نزل إلى

الماء فجاءت موجة فأخذت القميص فخرج أمير المؤمنين عليه السلام فلم يجد القميص فاغتم لذلك فإذا بهاتف يهتف يا أبا الحسن انظر عن يمينك و خذ ما ترى فإذا منديل عن يمينه و فيه قميص مطوي فأخذه و لبسه فسقط من جيبه رقعة فيها مكتوب - بسم الله الرحمن الرحيم هدية من الله العزيز الحكيم إلى علي بن أبي طالب هذا قميص هارون بن عمران كذلك و أورثناها قوما آخرين۔[1]

"امیر المومنین علیہ السلام کے غلام قنبر سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے: امیر المومنین علیہ السلام آب فرات کے کنارے پر تھے، انہوں نے اپنا پیراہن اتارا اور پانی کے اندر چلے گئے، بس اچانک ایک موج آئی اور انہوں نے ان کے لباس جو جامہ تھا اس کو موج اپنے ساتھ لے گئی۔ جب امیر المومنین علیہ السلام باہر آئے تو اپنا لباس نہ دیکھا تو غمگین ہوئے۔ اچانک غیب سے ایک آواز آئی: یا ابوالحسن اپنے دائیں ہاتھ کی طرف دیکھو، جو بھی چیز دیکھو اس کو اٹھا لو۔ جیسے امیر المومنین علیہ السلام نے دیکھا تو ایک دستار تھی دائیں ہاتھ پر جس کے پاس ایک پیراہن لپٹا ہوا تھا، پیراہن کو اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اللہ عزوجل عزیز و حکیم کا ہدیہ ہے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف۔ یہ پیراہن ہارون بن عمران علیہ السلام کا ہے جس کو ہم نے کرامت کیا، اسی طرح جس طرح ہم

۱۔ الخرائج والجرائح، قطب الدین الراوندی، ج ۲ ص ۵۶۰، بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۱۲۶۔
سورہ دخان کی آیت ۲۸ کی طرف اشارہ ہے

نے میراث دی دوسری قوموں کو کیونکہ ہارون علیہ السلام وصی حضرت موسیٰ علیہ السلام تھا اور امیر المومنین علیہ السلام وصی خاتمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی لئے حضرت ہارون علیہ السلام کا پیرا ابن حضرت امیر المومنین علیہ السلام کیلئے لائے"۔

(۵۳)۔ -عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: إِنَّ لِلشَّمْسِ وَجْهَيْنِ فَوَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَ عَلَى الْوَجْهَيْنِ مِنْهَا كِتَابَةٌ ثُمَّ قَالَ أَ تَدْرُونَ مَا تِلْكَ الْكِتَابَةُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْكِتَابَةُ الَّتِي تلی أَهْلَ الْأَرْضِ عَلِيٌّ نُورُ الْأَرَضِينَ"۔ [1]

"عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے میں نے رسول اللہ سے سنا، انہوں نے فرمایا: بے شک آفتاب کے دو چہرے ہیں ایک چہرہ آسمان کو روشنی دیتا ہے اور ایک چہرا اہل زمین کو دیتا ہے اور سورج کے دونوں چہروں پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: تم جانتے ہو کہ اس پر کیا لکھا ہوا ہے؟

سب نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس پر جو آسمان کی طرف ہے اس پر لکھا ہوا ہے "اللہ نور السموات والارض۔ یعنی اللہ عزوجل اہل آسمان کی ہدایت کرنے والا ہے اور جو زمین کی طرف چہرہ ہے سورج کا اس پر لکھا ہوا ہے "عَلِيٌّ نُورُ الْأَرَضِينَ" یعنی علی علیہ السلام زمین کی ہدایت کرنے والا ہے"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۷، ص ۱۰

(۵۴)۔ "عن النبی ص :سَمِعْتُ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَ نُورِي فِي بِلَادِي وَ أَمِينِي عَلَى عِلْمِي لَا أُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَ إِنْ عَصَانِي وَ لَا أُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَنْكَرَهُ وَ إِنْ أَطَاعَنِي"۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میری مخلوق پر میری حجت ہے، میرے شہروں میں میرا نور ہے، میرے علم میں میرا امین ہے۔

اور داخل نہیں کروں گا اس کو دوزخ میں جو اس کی معرفت رکھتا ہو، اگرچہ میری نافرمانی کرے اور جنت میں داخل نہ کروں گا اس کو جو اس کو امام نہ جانے، اگرچہ میری اطاعت کرتا ہو"۔

(۵۵) "قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وُضِعَ إِيمَانُ الْخَلَائِقِ وَ أَعْمَالُهُمْ فِي (كِفَّةِ مِيزَانٍ) وَ وُضِعَ عَمَلُكَ (لِيَوْمٍ وَاحِدٍ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى لَرَجَحَ عَمَلُكَ لِيَوْمٍ وَاحِدٍ) عَلَى جَمِيعِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ وَ إِنَّ اللّٰهَ بَاهَى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلَائِكَتَهُ الْمُقَرَّبِينَ وَ رَفَعَ الْحُجُبَ مِنَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ أَشْرَقَتْ إِلَيْكَ الْجَنَّةُ وَ مَا فِيهَا وَ ابْتَهَجَ بِفِعْلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُعَوِّضُكَ بِذَلِكَ الْيَوْمِ مَا يَغْبِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَ رَسُولٍ وَ صِدِّيقٍ

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۷۸

وَ شَهِيدٍ۔ [1]

"اور دوسری روایت رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ علی علیہ السلام سے فرمایا: یا ابوالحسن علیہ السلام! اگر پوری مخلوق کے اعمال ایک میزان عمل میں رکھیں اور تیرا وہ عمل جو تو نے روز اُحد جنگ اُحد کے دن آپؑ نے انجام دیا وہ ایک ترازو میں رکھیں تو اللہ عزوجل آپؑ کا وہ عمل تمام مخلوق سے زیادہ کرے گا۔ بیشک اللہ عزوجل فخر کر رہا تھا تم پر ملائکہ کے سامنے اُحد کے دن۔ اللہ عزوجل نے ۷ آسمانوں اور جنت سے حجاب ہٹائے جو بھی جنت میں تھا تمہاری طرف دیکھ رہا تھا، اللہ عزوجل کے اس کردار اس عمل سے راضی تھا، بیشک خدا تبارک و تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں وہ چیز دے گا جو تو نے اس دن عمل انجام دیا اس کی آرزو کریں گے ہر نبی، ہر رسول، ہر صدیق، ہر شہید۔

مفسر کہتا ہے کیونکہ اللہ عزوجل کی جانب سے جس کو جس پر رسول اللہ ﷺ نے مامور کیا تھا سب اصحاب کو، اس دن رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور امیر المومنین علیہ السلام کہ اس دن ثابت قدم رہنے پر کتب سیر و تواریخ میں مستور ہے کہ ۷۰ زخموں سے زیادہ جو امیر المومنین علیہ السلام کے بدن پر آئے اور عاقبت کفار شمشیر کے ساتھ کیا اور ان کا یہ مقام تفضیل نہیں ہے اس سے بھی آگے ہے"۔

(۵۶) ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ الْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ افْتَرَقَ

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۷۸

قَوْمُهُ ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ (مُؤْمِنُونَ وَ هُمُ الْحَوَارِيُّونَ) وَ فِرْقَةٌ عَادَوْهُ وَ هُمُ الْيَهُودُ وَ فِرْقَةٌ غَلَوْا فِيهِ فَخَرَجُوا مِنَ الْإِيمَانِ وَ إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ ثَلٰثَ فِرَقٍ فَفِرْقَةٌ شِيعَتُكَ وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ فِرْقَةٌ عَدُوُّكَ وَ هُمُ الشَّاكُّونَ وَ فِرْقَةٌ يغلوا فيك و هُمُ الْجَاحِدُونَ وَ أَنْتَ فِي الجنة يَا عَلِيُّ وَ شِيعَتُكَ وَ عَدُوُّكَ وَ الغالي فِي النَّارِ۔ [1]

"رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: یا علی علیہ السلام! تیری مثال عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہے کہ اس کی قوم کے تین گروہ ہوئے، ایک گروہ مومن تھا وہ حواری تھے اور دوسرا گروہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دشمنی کی وہ یہودی تھے اور تیسرا وہ گروہ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اتنی بڑھائی کہ اس کو خدا ماننے لگے اور ایمان سے خارج ہو گئے۔ بے شک میری امت بھی تین گروہ میں تقسیم ہو گی۔ پہلا گروہ جو تیرا پیروکار ہو گا یہ مومن ہیں، دوسرا وہ گروہ جو تیرا دشمن ہو گا وہ ہیں جو تیری امامت میں شک کرتے ہیں، تیسرا وہ جو تیرے بارے میں غلو کریں گے اور یہ تیرے منکر ہیں۔ یا علی علیہ السلام! اپنے شیعوں کے ساتھ، شیعوں کے دوستوں کے ساتھ جنت میں ہوں گے اور تیرا دشمن یا جس نے تیری محبت میں غلو کیا ہاں وہ جہنم میں ہوں گے"۔

(۵۷) ۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَالَ: هٰذَا خَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَ خَيْرُ الْآخِرِينَ مِنْ

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۲۶۵

أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ. هَذَا سَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ. إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ عَلَى نَاقَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ أَضَاءَتِ الْقِيَامَةُ مِنْ ضَوْئِهَا عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنَ الزَّبَرْجَدِ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ. فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ يَقُولُ النَّبِيُّونَ هَذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ؛ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ هَذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ هَذَا وَصِيُّ حَبِيبِ اللَّهِ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَيَقِفُ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيُخْرِجُ مَنْ يُحِبُّ وَ يُدْخِلُ فِيهَا مَنْ يُحِبُّ وَ يَأْتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ [1]

"ابوذر علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: یہ اہل آسمان اور زمین میں سے اوّلین والاخرین کا بہترین شخص ہے۔

سید الوصیین ہے، امام المتقین ہے، قائد غرالمحجلین ہے۔

جب علی علیہ السلام قیامت کے دن جنت کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر آئیں گے تو پورا قیامت کا میدان اونٹ کے نور سے منور ہو جائے گا۔

علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر تاج ہوگا جو مرصع ہوگا زبرجد اور یاقوت سے۔ اس کے بعد فرشتے کہیں گے "آیا یہ فرشتہ مقرب ہے"؟

سارے نبی کہیں گے کہ آیا یہ نبی مرسل ہے، بس خدا کی جانب سے ایک

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۸۹، بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۳۱۵

منادی ندا دے گا "یہ صدیق اکبر ہے، یہ وصی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

علی بن ابیطالب علیہ السلام پل صراط پر کھڑے ہو کر جو جوان کے دوستوں میں سے جہنم میں جائے گا اس کو باہر نکالیں گے۔

اور جو جوان کا دشمن ہوگا ان کو جہنم میں داخل کریں گے، جنت کے دروازوں پر اور اپنے اولیاء کو بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے"۔

(۵۸) "وَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ فَقِيلَ فَلِمَ حَارَبْتِهِ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَ مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ"۔ [1]

"اور دوسری روایت انس بن مالک اور عائشہ سے ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہترین خلق خدا ہے، جو بھی اس سے تکبر کرے کافر ہے۔

کسی نے کہا: تم نے علی علیہ السلام سے جنگ کی۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے خود یہ کام نہیں کیا تھا بلکہ مجھے تو انہوں نے مجبور کیا تھا (طلحہ و زبیر)۔

مفسر کہتا ہے: یہ خبر ہر کتب علمائے اہل سنت میں تواتر سے زیادہ نقل ہے۔

"عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ"۔

عائشہ اور اس کے علاوہ۔

(۵۹) "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۔ بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۰۶

عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ مِائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ وَفِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثَمِائَةِ أَلْفٍ وَفِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَلَكاً رَأْسُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ رِجْلَاهُ تَحْتَ الثَّرَى وَ مَلَائِكَةً أَكْثَرَ مِنْ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مُحِبِّيهِ وَ الِاسْتِغْفَارُ لِشِيعَتِهِ الْمُذْنِبِينَ وَ مَوَالِيهِ۔[1]

"اور دوسری روایت ابو ہریرہ سے ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چوتھے آسمان میں ایک لاکھ فرشتے اللہ نے خلق کئے ہیں اور پانچویں آسمان میں تین لاکھ فرشتے خلق کئے۔

اور ساتویں آسمان میں ایک فرشتہ خلق کیا جس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے پاؤں زیر زمین ہیں۔

فرشتے ربیعہ اور مضر جو کہ دو قبیلے ہیں ان کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور ان کی تعداد اللہ عزوجل جانتا ہے۔

نہ ان کے لئے کھانا ہے نہ پانی۔ وہ فقط امیر المومنین علیہ السلام پر اور ان کے شیعیان پر صلوات بھیجتے ہیں اور ان کے اور ان کے گناہگار شیعیان کے لئے استغفار کرتے ہیں"۔

(۶۰)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ قَالَ

۱۔ مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۲، بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۴۹

مَنْ عَلِمَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدِي وَ رَسُولِي وَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي وَ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي أَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي بِرَحْمَتِي وَ نَجَّيْتُهُ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِي وَ أَبَحْتُ لَهُ جِوَارِي وَ أَوْجَبْتُ لَهُ كَرَامَتِي وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْهِ نِعْمَتِي وَ جَعَلْتُهُ مِنْ خَاصَّتِي وَ خَالِصَتِي إِنْ نَادَانِي لَبَّيْتُهُ وَ إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ وَإِنْ سَكَتَ ابْتَدَأْتُهُ وَإِنْ أَسَاءَ رَحِمْتُهُ وَإِنْ فَرَّ مِنِّي دَعَوْتُهُ وَإِنْ رَجَعَ إِلَيَّ قَبِلْتُهُ وَإِنْ قَرَعَ بَابِي فَتَحْتُهُ وَ مَنْ لَمْ يَشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَ لَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدِي وَ رَسُولِي أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَ لَمْ يَشْهَدْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ صَغَّرَ عَظَمَتِي وَ كَفَرَ بِآيَاتِي وَ كُتُبِي وَ رُسُلِي إِنْ قَصَدَنِي حَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي حَرَمْتُهُ وَإِنْ نَادَانِي لَمْ أَسْمَعْ نِدَاءَهُ وَ إِنْ دَعَانِي لَمْ أَسْتَجِبْ دُعَاءَهُ وَ إِنْ رَجَانِي خَيَّبْتُهُ وَ ذٰلِكَ جَزَاؤُهُ مِنِّي وَ مَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ مَنِ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ فِي زَمَانِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا جَابِرُ فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ

ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوسَى بْنُ
جَعْفَرٍ ثُمَّ الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ
ابْنُهُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ مَهْدِيُّ أُمَّتِي الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ
قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً هَؤُلَاءِ يَا جَابِرُ
خُلَفَائِي وَ أَوْصِيَائِي وَ أَوْلَادِي وَ عِتْرَتِي مَنْ أَطَاعَهُمْ
فَقَدْ أَطَاعَنِي وَ مَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَانِي وَ مَنْ
أَنْكَرَهُمْ أَوْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِي بِهِمْ
يُمْسِكُ اللَّهُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ
بِهِمْ يَحْفَظُ اللَّهُ الْأَرْضَ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا۔ [1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی اللہ عزوجل فرماتا ہے: کوئی جان لے اور اعتقاد کرے، عقیدہ رکھے کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں اپنی صفتوں میں اور ذات میں اکیلا ہوں۔

اور جانے کہ محمد ﷺ میرا بندہ اور رسول ہے اور یہ جانے کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام میری مخلوق پر میرا خلیفہ اور اس کے امام بیٹے حجت ہیں میری مخلوق پر۔ اس پر کوئی عقیدہ رکھے اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اس کو اپنے عفو سے جہنم کی آگ سے نجات دوں گا۔

اور اس کو اپنے دوستوں کے جوار میں لاؤں گا اور اس وجہ سے اس کے لئے اپنی کرامت کو واجب کروں گا۔

---

[1] کمال الدین وتمام النعمہ، ص ۲۵۸، بحارالانوار، ج ۲۷ ص ۱۱۹

اور اپنی نعمتوں کو اس پر تمام کروں گا اور اس کو میں اپنے جملہ خاصان اور منتخب شدہ میں قرار دوں گا۔

اگر مجھے آواز دے تو میں لبیک کہوں گا۔ اگر مجھے پکارے تو میں اس کی اجابت کروں گا۔

اگر مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں گا، اگر وہ مجھے طلب نہ بھی کرے تو میں اسے طلب نہ کیا ہوا بھی دوں گا، اگر برائی کرے تو اس کو بخش دوں گا، اگر مجھ سے گریز کرے تو اس کو بلاؤں گا، اگر رجوع کرے تو اس کی توبہ قبول کروں گا، اگر میرے دروازے کو کھٹکھٹائے اس کے لئے دروازہ کھولوں گا، اگر کوئی گواہی نہ دے محمد ﷺ کی رسالت کی یا یہ دو گواہیاں نہ دے گواہی نہ دے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی امامت کی یا یہ کہ وہ میرا خلیفہ نہیں ہے یا یہ گواہی نہ دے کہ اس کے بیٹے امام ہیں اور میری حجت ہیں میری امت پر۔ بیشک اس نے میری نعمتوں کا انکار کیا اور میری عظمتوں کو کمتر جانا اور کافر ہوا ہے میری آیات کا اور میری کتابوں کا، میرے رسولوں کا انکار کیا۔

اگر قصد کرے کہ میں اس کو محجوب جانوں، اگر مجھ سے سوال کرے اس کو محروم کروں گا، اگر مجھے پکارے تو میں اس کی اجابت نہیں کروں گا، اس کی دعا قبول نہیں کروں گا، اگر مجھ سے کوئی امید رکھے تو میں اس کو ناامید کروں گا۔ یہ اس کی جزا ہے، میں ستم کار اور ظلم کرنے والا نہیں ہوں اپنے بندوں پر لیکن ان کی جزا ہے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری کھڑے ہوئے۔ کون ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کے امام بنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام جو سید الشباب اہل الجنت ہیں اور زین العابدین علیہ السلام جو اپنے زمانے کا علی بن حسین علیہ السلام ہے اور جو باقر العلوم علیہ السلام ہے، اس کے زمان کو پالو گے تو میرا اس تک سلام پہنچانا، اس کے بعد صادق جعفر ابن محمد علیہ السلام ہے، اس کے بعد کاظم موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام ہے، اس کے علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام، اس کے بعد تقی محمد بن علی علیہ السلام، اس کے بعد نقی علی ابن محمد علیہ السلام ہے، اس کے بعد وہ ذکی جو حسن ابن علی علیہ السلام ہے، اس کے بعد میرا وہ بیٹا جو قائم ہے قائم بحق مہدی عج علیہ السلام، میری امت کا مہدی عج علیہ السلام ہے۔

خدا تبارک وتعالیٰ اس کے سبب سے زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرے گا، جو ظلم وجور سے بھری ہوگی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے جابر یہ جماعت میرے خلیفہ ہیں، میرے اوصیاء ہیں، میری اولاد ہے، میری عترت ہے، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، جو اس کا انکار کرے اس نے میرا انکار کیا، کسی ایک کا بھی انکار کرے تو اس نے سب کا انکار کیا، میرا انکار کیا اور اللہ عزوجل نگاہ برکت سے حفاظت کرتا ہے آسمان کی تا کہ زمین پر نہ گرے مگر اس کے حکم سے اور ان کے وجود کے سبب سے اللہ عزوجل حفاظت کرتا ہے زمین کی تا کہ وہ اپنے اہل کو ڈبو نہ دے“۔

(۶۱) - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: أَنَّهُ كَانَ جَالِساً فِي الرَّحْبَةِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ وَ أَبُوكَ مُعَذَّبٌ فِي النَّارِ فَقَالَ لَهُ مَهْ فَضَّ اللَّهُ قال وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَوْ شَفَعَ أَبِي فِي كُلِّ مُذْنِبٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَشَفَّعَهُ اللَّهُ فتقول أَبِي مُعَذَّبٌ فِي النَّارِ وَ ابْنُهُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ، وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ إِنَّ نُورَ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُطْفِئُ نُورَ الْخَلَائِقِ إِلَّا خَمْسَةَ أَنْوَارٍ نُورَ مُحَمَّدٍ وَ نُورَ فَاطِمَةَ وَ نُورَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ نُورَ وُلْدِهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَلَا إِنَّ نُورَهُ مِنْ نُورِنَا خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ۔ [1]

”دوسری روایت میں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام کوفہ میں یا فضائے کوفہ (رجب) میں جو محلہ ہے بیٹھے تھے، لوگ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے ہوئے تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: یا امیر مومنین علیہ السلام! بے شک آپؑ اللہ عزوجل کے نزدیک اتنا بڑا مرتبہ رکھتے ہیں، کیا یہ اچھا ہے کہ آپؑ کا باپ جہنم میں عذاب میں ہے، تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا تمہارا منہ توڑے، اس اللہ کی قسم جس نے محمد ﷺ کو اپنی مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ اگر میرا باپ تمام مخلوق کی شفاعت کرے، تمام روئے زمین کے گناہگاروں کی شفاعت کرے تو اللہ عزوجل قبول کرے گا۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۵ ص ۱۰۹، مائۃ منقبۃ، ص ۱۷۳، الغدیر، ج ۷ ص ۳۸۷

اور تم کہتے ہو کہ میرا باپ جہنم میں عذاب میں ہے، حالانکہ اس کا بیٹا جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا ہے۔

اس اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث برحق کرکے اپنا رسول بنا کر بھیجا۔
ابو طالب علیہ السلام کا نور قیامت کے دن سارے نوروں سے ساری مخلوق کے انوار سے روشن ہوگا مگر سوائے پانچ انوار کے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نور فاطمہ سلام اللہ علیہا، نور علی علیہ السلام، نور حسن علیہ السلام اور نور حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو بیٹے جو امام ہوں گے۔ بے شک اس کا نور ہمارے نور سے ہے، اللہ عزوجل نے اس کے نور کو خلقت آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے خلق کیا"۔

(مفسر کہتا ہے) اے عزیز احادیث ایمان ابو طالب علیہ السلام بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہیں، اس مضمون پر بہت زیادہ کتب لکھی گئیں اور سنیوں نے بھی بہت زیادہ احادیث نقل فرمائی ہیں لیکن

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ"۔

(۶۲) "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:
لِكُلِّ أُمَّةٍ صِدِّيْقٌ وَ فَارُوْقٌ، وَ صِدِّيْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ فَارُوْقُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَإِنَّ عَلِيًّا سَفِيْنَةُ نَجَاتِهَا وَ بَابُ حِطَّتِهَا، وَ إِنَّهُ يُوْشَعُهَا وَ شَمْعُوْنُهَا وَ ذُوْ قَرْنَيْهَا. مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ عَلِيًّا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتِيْ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ، وَ إِنَّهُ لَأَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ خَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ، مَنْ نَازَعَهُ فَقَدْ نَازَعَنِيْ، وَ مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ ظَلَمَنِيْ، وَ مَنْ

غَالَبَهُ فَقَدْ غَالَبَنِيْ، وَ مَنْ بَرَّهُ فَقَدْ بَرَّنِيْ، وَ مَنْ جَفَاهُ فَقَدْ جَفَانِيْ، وَ مَنْ عَادَاهُ فَقَدْ عَادَانِيْ، وَ مَنْ وَالَاهُ فَقَدْ وَالَانِيْ، وَ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَخِيْ وَ وَزِيْرِيْ، مَخْلُوْقٌ مِنْ طِيْنَتِيْ وَ كُنْتُ أَنَا وَ هُوَ مِنْ وَاحِدٍ۔ [1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک صدیق ہوتا ہے یعنی نبی کی تصدیق کرنے والا، تمام اقوال وافعال میں یا سچائی میں ہرگز اس کی زبان پر جھوٹ جاری نہ ہو۔

اور ہر امت کے لئے ایک فاروق ہوتا ہے، یعنی جدا کرنے والا اور اس امت کا صدیق اور فاروق علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

بے شک علی علیہ السلام اس امت کی کشتی نجات ہے اور اس امت کا باب حطہ ہے۔

مفسر کہتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک در تھا جس کا نام تھا باب حطہ۔ قوم موسیٰ اس پر مامور تھی کہ اس سے داخل ہوں اور حطہ کہیں تاکہ نجات پائیں۔ اسی طرح جو بھی امیر المومنین علیہ السلام کے دروازے پر آیا اور اس کے غیر سے پلٹا، اس نے بیابان ضلالت سے نجات پائی۔ اس کے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہوگئے۔

بے شک علی علیہ السلام اس امت کا یوشع ہے جو وصی موسیٰ علیہ السلام تھے۔ علی علیہ السلام میرا وصی ہے۔ علی علیہ السلام اس امت کا شمعون ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے اور علی علیہ السلام میرا شمعون ہے۔ علی علیہ السلام اس امت کا ذوالقرنین ہے۔

تم پر میرے بعد ہے

---

[1] بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۱۱۲

خدا اور میرا خلیفہ ہے

بے شک علی علیہ السلام امیر المومنین ہے اور بہترین اوصیاء النبیین ہے

جو بھی اس سے نزع کرے، اس نے میرے ساتھ تنازعہ کیا

جو اس پر ظلم کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا

جو اس پر غلبہ کرے اس نے مجھ پر غلبہ کیا

جو اس سے دشمنی کرے اس نے مجھ سے دشمنی کی کیونکہ یہ میرا بھائی میرا وزیر اور میں اور علی علیہ السلام ایک ہی طینت سے خلق ہوئے، میں اور علی علیہ السلام ایک نور ہیں"۔

(۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَحَدَّثْنَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَ غَيْرُهُنَّ وَ عَيَّرْنَهَا وَ قُلْنَ زَوَّجَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مِنْ عَائِلٍ لَا مَالَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَا فَاطِمَةُ أَ مَا تَرْضَيْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اطَّلَعَ اطِّلَاعَةً إِلَى الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهَا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبُوكِ وَ الْآخَرُ بَعْلُكِ يَا فَاطِمَةُ كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ نُورَيْنِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مُطِيعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ آدَمَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ جُزْءَيْنِ جُزْءٌ أَنَا وَ جُزْءٌ عَلِيٌّ ثُمَّ إِنَّ قُرَيْشاً تَكَلَّمَتْ فِي ذَلِكَ وَ فَشَا الْخَبَرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

فَأَمَرَ بِلَالاً فَجَمَعَ النَّاسَ وَ خَرَجَ إِلَى مَسْجِدِهِ وَ رَقِيَ مِنْبَرَهُ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا خَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْكَرَامَةِ وَ بِمَا خَصَّ بِهِ عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ إِنَّهُ بَلَغَنِي مَقَالَتُكُمْ وَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثاً فَعُوهُ وَ احْفَظُوهُ مِنِّي وَ اسْمَعُوهُ فَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ بِمَا خَصَّ بِهِ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ بِمَا خَصَّ بِهِ عَلِيّاً مِنَ الْفَضْلِ وَ الْكَرَامَةِ وَ فَضَّلَهُ عَلَيْكُمْ فَلَا تُخَالِفُوهُ فَتَنْقَلِبُوا عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اخْتَارَنِي مِنْ خَلْقِهِ فَبَعَثَنِي إِلَيْكُمْ رَسُولاً وَ اخْتَارَ لِي عَلِيّاً خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنِّي لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ تَخَلَّفَ عَنِّي جَمِيعُ مَنْ كَانَ مَعِي مِنْ مَلَائِكَةِ السَّمَاوَاتِ وَ جَبْرَئِيلَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ وَصَلْتُ إِلَى حُجُبِ رَبِّي دَخَلْتُ سَبْعِينَ أَلْفَ حِجَابٍ بَيْنَ كُلِّ حِجَابٍ إِلَى حِجَابٍ مِنْ حُجُبِ الْعِزَّةِ وَ الْقُدْرَةِ وَ الْبَهَاءِ وَ الْكَرَامَةِ وَ الْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ وَ النُّورِ وَ الظُّلْمَةِ وَ الْوَقَارِ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى حِجَابِ الْجَلَالِ فَنَاجَيْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَقَدَّمَ إِلَيَّ عَزَّ ذِكْرُهُ بِمَا أَحَبَّهُ وَ أَمَرَنِي بِمَا أَرَادَ لَمْ أَسْأَلْهُ لِنَفْسِي شَيْئاً فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا أَعْطَانِي وَ وَعَدَنِي الشَّفَاعَةَ فِي شِيعَتِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ ثُمَّ قَالَ لِي

الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُحَمَّدُ مَنْ تُحِبُّ مِنْ خَلْقِي قُلْتُ أُحِبُّ الَّذِي تُحِبُّهُ أَنْتَ يَا رَبِّي قَالَ لِي جَلَّ جَلَالُهُ فَأَحِبَّ عَلِيّاً فَإِنِّي أُحِبُّهُ وَ أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ فَخَرَرْتُ لِلّٰهِ سَاجِداً مُسَبِّحاً شَاكِراً لِرَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ خِيَرَتِي بَعْدَكَ مِنْ خَلْقِي اِخْتَرْتُهُ لَكَ أَخاً وَ وَصِيّاً وَ وَزِيراً وَ صَفِيّاً وَ خَلِيفَةً وَ نَاصِراً لَكَ عَلَى أَعْدَائِي يَا مُحَمَّدُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يُنَاوِي عَلِيّاً جَبَّارٌ إِلَّا قَصَمْتُهُ وَ لَا يُقَاتِلُ عَلِيّاً عَدُوٌّ مِنْ أَعْدَائِي إِلَّا هَزَمْتُهُ وَ أَبَدْتُهُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اِطَّلَعْتُ عَلَى قُلُوبِ عِبَادِي فَوَجَدْتُ عَلِيّاً أَنْصَحَ خَلْقِي لَكَ وَ أَطْوَعَهُمْ لَكَ فَاتَّخِذْهُ أَخاً وَ خَلِيفَةً وَ وَصِيّاً

وَ زَوِّجْهُ اِبْنَتَكَ فَإِنِّي سَأَهَبُ لَهُمَا غُلَامَيْنِ طَيِّبَيْنِ طَاهِرَيْنِ تَقِيَّيْنِ نَقِيَّيْنِ فَبِي حَلَفْتُ وَ عَلَى نَفْسِي حَتَمْتُ أَنَّهُ لَا يَتَوَلَّيَنَّ عَلِيّاً وَ زَوْجَتَهُ وَ ذُرِّيَّتَهُمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِي إِلَّا رَفَعْتُ لِوَاءَهُ إِلَى قَائِمَةِ عَرْشِي وَ جَنَّتِي وَ بُحْبُوحَةِ كَرَامَتِي وَ سَقَيْتُهُ مِنْ حَظِيرَةِ قُدْسِي وَ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ وَ يَعْدِلُ عَنْ وَلَايَتِهِمْ يَا مُحَمَّدُ إِلَّا سَلَبْتُهُ وُدِّي وَ بَاعَدْتُهُ مِنْ قُرْبِي وَ ضَاعَفْتُ عَلَيْهِمْ عَذَابِي وَ لَعْنَتِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولِي إِلَى جَمِيعِ خَلْقِي وَ إِنَّ عَلِيّاً وَلِيِّي وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ عَلَى ذَلِكَ أَخَذْتُ مِيثَاقَ مَلَائِكَتِي وَ أَنْبِيَائِي وَ جَمِيعِ خَلْقِي مِنْ قَبْلِ أَنْ أَخْلُقَ

خَلْقاً فِي سَمَائِي وَ أَرْضِي مَحَبَّةً مِنِّي لَكَ يَا مُحَمَّدُ وَ لِعَلِيٍّ وَ لِوُلْدِكُمَا وَ لِمَنْ أَحَبَّكُمَا وَ كَانَ مِنْ شِيعَتِكُمَا وَ لِذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ مِنْ خَلِيقَتِكُمَا فَقُلْتُ إِلٰهِي وَ سَيِّدِي فَاجْمَعِ الْأُمَّةَ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيَّ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ الْمُبْتَلَى وَ الْمُبْتَلَى بِهِ وَ إِنِّي جَعَلْتُكُمْ مِحْنَةً لِخَلْقِي أَمْتَحِنُ بِكُمْ جَمِيعَ عِبَادِي وَ خَلْقِي فِي سَمَائِي وَ أَرْضِي وَ مَا فِيهِنَّ لِأُكْمِلَ الثَّوَابَ لِمَنْ أَطَاعَنِي فِيكُمْ وَ أُحِلَّ عَذَابِي وَ لَعْنَتِي عَلَى مَنْ خَالَفَنِي فِيكُمْ وَ عَصَانِي وَ بِكُمْ أَمِيزُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ يَا مُحَمَّدُ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَوْ لَا عَلِيٌّ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِأَنِّي بِكُمْ أَجْزِي الْعِبَادَ يَوْمَ الْمَعَادِ بِالثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ وَ بِعَلِيٍّ وَ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي فِي دَارِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيَّ الْمَصِيرُ لِلْعِبَادِ وَ الْمَعَادِ وَ أُحَكِّمُكُمَا فِي جَنَّتِي وَ نَارِي فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَكُمَا عَدُوٌّ وَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ لَكُمَا وَلِيٌّ وَ بِذَلِكَ أَقْسَمْتُ عَلَى نَفْسِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَعَلْتُ لَا أَخْرُجُ مِنْ حِجَابٍ مِنْ حُجُبِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ إِلَّا سَمِعْتُ فِي النِّدَاءِ وَرَائِي يَا مُحَمَّدُ قَدِّمْ عَلِيّاً يَا مُحَمَّدُ اِسْتَخْلِفْ عَلِيّاً يَا مُحَمَّدُ أَوْصِ إِلَى عَلِيٍّ يَا مُحَمَّدُ وَاخِ عَلِيّاً يَا مُحَمَّدُ أَحِبَّ مَنْ يُحِبُّ عَلِيّاً يَا مُحَمَّدُ اِسْتَوْصِ بِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ خَيْراً فَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ جَعَلُوا يُهَنِّئُونِّي فِي السَّمَاوَاتِ وَ يَقُولُونَ

هَنِيئاً لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِكَرَامَةٍ لَكَ وَ لِعَلِيٍّ مَعَاشِرَ النَّاسِ عَلِيٌّ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ وَصِيِّي وَ أَمِينِي عَلَى سِرِّي وَ سِرِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ وَزِيرِي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ وَفَاتِي لَا يَتَقَدَّمُهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَ خَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُ بَعْدِي وَ لَقَدْ أَعْلَمَنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ وَارِثِي وَ وَارِثُ النَّبِيِّينَ وَ وَصِيُّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ مِنْ شِيعَتِهِ وَ أَهْلِ وَلَايَتِهِ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِأَمْرِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ بِيَدِهِ لِوَائِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَسِيرُ بِهِ أَمَامِي وَ تَحْتَهُ آدَمُ وَ جَمِيعُ مَنْ وُلِدَ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ حَتْماً مِنَ اللّٰهِ مَحْتُوماً مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعْدٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِيهِ وَ لَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَ أَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ.[1]

"ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ شادی کی تو زنان قریش عورتوں نے بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو سرزنش کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کی ہے جو فقیر ہے جس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔

1۔ الیقین، سید ابن طاوس، ص ۴۲۴

بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا نے اس شکایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا کیا! تم خوش نہیں ہو کہ اللہ عزوجل نے زمین کی طرف نظر کی تو اس میں دو لوگوں کو منتخب کیا، ایک تمہارے والد کو دوسرا تمہارے شوہر کو۔ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! میں اور علی علیہ السلام اللہ کے سامنے ایک نور تھے اور آپس میں منطبق تھے، پس اس سے پہلے کہ آدم علیہ السلام کی خلقت ہو ۱۴ ہزار سال پہلے ہم نور تھے۔

اس نور کو دو حصہ کیا اور اس کو جگہ دی اصلاب مطہرات میں، یہاں تک کہ اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔

ایک حصہ میں، میں ہوا اور ایک حصہ میں علی علیہ السلام ہوئے۔ دوسرے قریش نے باتیں کیں اور یہ خبر فاش ہوئی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم کیا کہ لوگ مسجد میں تشریف لائیں۔ سب حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر گئے تا کہ لوگوں کو خبر دیں ان کی جو اللہ عزوجل نے مخصوص کی ہیں اپنی کرامت سے۔ ان کرامتوں میں سے جو اللہ عزوجل نے امیر المومنین علیہ السلام اور بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا کو کرامت کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ تمہاری جو باتیں ہوئی ہیں وہ مجھ تک پہنچی ہیں، بے شک تمہارے لئے حدیث بیان کرتا ہوں اور میری حدیث کی حفاظت کرنا۔ بیشک میں خبر دیتا ہوں اس سے جو اللہ نے مخصوص کیا ہے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہاتھ اور جو مخصوص کیا ہے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ اپنی کرامت و فضل اور اس کو فضیلت دی ہے تم پر اس کی مخالفت کرتے ہو

اور اپنے پیچھے پلٹنے سے اور اس کی مخالفت سے کافر ہو جاؤ گے
اور جو کوئی اُلٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور
جو شکر گزار بندے ہیں اللہ ان کو ثواب دے گا

اے لوگو! بے شک اللہ عز وجل نے مخلوق کے درمیان مجھے منتخب کیا اور مبعوث برسالت کیا اور علی علیہ السلام کو میرے لئے منتخب کیا کہ وہ میرا خلیفہ اور وصی ہے،

اے لوگو! بے شک جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا

جو بھی میرے ساتھ فرشتے تھے جبرائیل اور ملائکہ مقربین تھے، سب پیچھے ہٹ گئے اور میں اللہ عز وجل کے حجابوں میں جو اس نے خلق کئے ہیں داخل ہوا۔

ستر ہزار حجاب میں جو حجاب سے حجاب تھا اور وہ حجاب تھے حجاب عزت و حجاب قدرت و کرامت و عظمت و نور و ظلمت و وقار، یہاں تک کہ حجاب جلال میں پہنچا اور مناجات کی اپنے پروردگار کے ساتھ اور اپنے مقام بندگی میں اس کے سامنے کھڑا ہوا، اس نے جو چاہا مجھے کہا اور مجھ سے جس طرح چاہا میں نے سوال نہیں کیا اور علی علیہ السلام کے لئے بس علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے بارے میں شفاعت مجھے عطا کرے۔

اور مجھ سے کہا کس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: اس کو جس سے تم محبت کرتے ہو، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم علی علیہ السلام سے محبت کرو میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں جو علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہوں جو علی علیہ السلام کے محب سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد میں سجدے میں گر گیا اور تسبیح کی اور شکر پروردگار انجام دیا۔ اس کے بعد فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علی علیہ السلام میرا ولی ہے، میرا منتخب کردہ ہے۔ میں نے اپنی مخلوق سے اختیار کیا اور تمہارے بعد تمہارے لئے تیرا بھائی اور تیرا وصی، تیرا وزیر منتخب کردہ، تیرا خلیفہ ہو اور میرے دشمنوں پر تمہارا امدادگار ہو۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! علی علیہ السلام سے دشمنی نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کو خوار و ذلیل کروں اور اس کی پشت کو شکست دوں اور کوئی علی علیہ السلام سے جنگ نہیں کرے گا میرے دشمنوں سے مگر یہ کہ اس کو شکست ہو، یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک عنقریب میں ان کو عطیہ دوں گا

اور مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم! علی علیہ السلام سے یا اس کی زوجہؑ یا ان کی اولادؑ سے محبت نہ کرے گا میری مخلوق میں سے مگر یہ کہ اس کے علم و مرتبہ کو بلند کروں گا یہاں تک کہ اسے داخل کروں گا اپنے قائم عرش میں، اپنی جنت میں، اپنی خانہ کرامت میں اور اپنے حظیرہ (جنت) قدس سے اس کو پانی دوں گا

جو بھی ان کے ساتھ دشمنی کرے یا پھر ان کو امام نہ مانے اس سے اپنی محبت اٹھالوں گا اور اس کو اپنے قرب سے دور کروں گا اور اس پر اپنے عذاب کو دگنا کروں گا

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیشک تو میرا رسول ہے میری تمام مخلوق کی طرف، علی علیہ السلام میرا ولی ہے اور مومنوں کا امیر ہے

اور میں نے میثاق لیا ملائکہ اور اپنے انبیاء اور تمام مخلوق سے اس سے پہلے کہ خلق کرتا آسمان اور زمین کو تمہاری اور علی علیہ السلام کی محبت میں

اور تمہارے واسطے سب کو خلق کیا اور تمہیں اور تمہارے شیعوں کو طینت فضل

سے خلق کیا، میں نے کہا: الٰہی وسیدی تمام امت کو اس بات پر جمع کرو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مخالفت نہ کریں۔ اللہ عزوجل نے کہا: بے شک علی علیہ السلام محل آزمائش ہے، اس کے ذریعے مخلوق کو آزماتا ہوں۔ بے شک مخلوق کے لئے ہم لوگوں کو آزمائش قرار دیا اور جو کچھ بھی آسمان وزمین میں ہے جس کو میں نے خلق کیا ہے اس کو کامل کروں گا جو آپؐ کی اطاعت کرے گا اور اس پر عذاب اور لعنت ہے جو تمہاری مخالفت کرے گا۔ تمہاری مخالفت میری مخالفت ہے، تمہاری نافرمانی میری نافرمانی ہے اور تمہاری ہی وجہ سے بدکار کو نیک سے جدا کرتا ہوں

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام کو خلق نہ کرتا۔ اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو جنت کو خلق نہ کرتا کیونکہ تمہاری ہی وجہ سے میں بندوں کو جزا دیتا ہوں اور قیامت کے دن میں ثواب اور عقاب کو علی علیہ السلام اور ان کے بیٹے امام ہیں، کا انتقام لوں گا اپنے دشمنوں سے اور لوگوں کی بازگشت میری طرف ہے، قیامت کے دن تم لوگوں کو اپنی جنت اور دوزخ میں حاکم کروں گا۔ آپ کا دشمن جنت میں داخل نہیں ہوگا اور آپ کا دوست دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور اس کی قسم کھائی اور خود پر واجب کیا ہے۔

رسول اللہ فرماتے ہیں: جب میں حجابوں سے باہر نکلا اس حجاب سے اللہ عزوجل نے مجھے ندا دی، میں نے سنا فرما رہے تھے اے محمد ﷺ! علی علیہ السلام کو خلیفہ بناؤ، علی علیہ السلام سے محبت کرو، اے محمد ﷺ علی علیہ السلام کے ساتھ اور شیعیانِ علی علیہ السلام کے ساتھ نیکی کرو، جب میں ان حجابوں سے گزرا اور

فرشتوں کے پاس پہنچا انہوں نے مجھے مبارکباد کہی اور مجھے کہا کہ مبارکباد ہو یا رسول اللہ ﷺ، اس کرامت پر جو اللہ نے آپ ﷺ کو اور علی علیہ السلام کو دی ہے۔

علی علیہ السلام میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں، میرا وصی ہے، میرا امین ہے، میرا راز ہے، اللہ رب العالمین کا راز ہے، میرا وزیر ہے، میرا تم پر میری حیات اور میرے مرنے کے بعد خلیفہ ہے۔ اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا کہ کوئی اس سے سبقت لے، وہ بہترین شخص ہے جس کو میں اپنے پیچھے چھوڑے جارہا ہوں بے شک اللہ عزوجل نے مجھے خبر دی۔ علی علیہ السلام سید اور سرور مسلمان ہے۔ امام المتقین ہے، امیر المومنین ہے، میرا اور نبیوں کا وارث ہے اور وصی رسول رب العالمین ﷺ ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور رب العالمین سے جنت نعیم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ کل قیامت کے دن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مقام سے اولین وآخرین رشک کریں گے، علم جس کا نام لواء الحمد ہے جس کے سائے میں ہوں گے حضرت آدم علیہ السلام اور اس کے تمام بیٹے، نبی، صالحین، شہداء وہ میرے آگے آگے لے کر چلے گا یہاں تک کہ جنت کے باغوں تک پہنچے گا اور یہ اللہ عزوجل کی طرف سے مقدر ہوا ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے وعدہ ہے، اس نے وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدے کی مخالفت نہیں کرتا اور میں گواہوں میں سے ہوں"۔

مفسر کہتا ہے اس حدیث کو طرق اہلسنت سے سنیوں نے خود نقل کیا ہے۔
اگر کلام کے طویل ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ان میں سے بعض کو نقل کرتا اور ان

کے ساتھ سید ابن طاؤس نے ایک کتاب لکھی ہے "فضیلت امیر المومنین علیہ السلام" اور یہ وہ فضیلتیں ہیں جو انہوں نے کتب اہلسنت سے نقل کی ہیں اور اللہ عزوجل کی جانب سے امیر المومنین علیہ السلام کے لقب سے موسوم ہوئے، وہاں پر ۲۰۰ سے زیادہ احادیث نقل کی ہیں انہی کی کتابوں سے جو انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نقل کی ہیں۔ ہر ایک پر ان میں سے کتاب مشتمل تھی پر سید ابن طاؤس نے ان احادیث کو نقل کیا ہے جو فقط لقب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ مخصوص تھیں اور ہمارے علمائے احادیث نے بھی اپنی کتب میں نقل کی ہیں اور بندہ حقیر بھی ان کی بہت سی کتب احادیث سے مطلع ہوا اور بہت احادیث کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

(۶۳) "وعن الامام العالم موسی ابن جعفر ص انه قال ان الله تبارك و تعالیٰ خلق نور محمد من نور الله عزوجل من عظمته و جلالته و هو نور الاهية الذی بدا منه و تجلی به لموسی بن عمران فی طور سیناء فما استقر ولا طاق لرویته و کان ذالك نور محمد ص و علی کم یخلق من ذالك النور غیرهما کما قال ص خلقت انا و علی من شجرة واحدة و خلق الناس من اشجار شتی خلقهما بیده و خلق رهنما نفسه لنفسه و صورهما لصورته و جعلهما امناء ه و شهداء علی خلقه و عینا له فی عباده و لسانا فی بریته و استودعتهما علمه و استرعاها خلقه و علمهما

البیان اطلعهما علی الغیب و جعل احدهما نفسه و الآخر روحه لان نفسه و روحه لا یقوم احدهما بدون صاحبه ظاهرهما بشرية باطنهما لاهوتية حتی ظهر للخلایق علی هیاکل ناسوتية بحيث یطیقون رؤیتهما و هما مقامی رب العالمین حجابی خالق الخلایق اجمعین فبهذا ابدا الخلایق و بهذا اختم مقادیر الخلایق ثم اقبال من نور محمد نور فاطمة کما اقبس نور محمد نور جلاله و اقبس من نور علی و فاطمة نور الحسن و الحسین کاقتباس المصابیح خلقوا من الانوار وانتقلوا فی الاصل الابرار و ارحام الاطهار فی الطبقة العلیا نقلا بعد نقل لا من مائی مهین و لا من نطفة خشرة بل انوار ینتقل فی الطاهرین و اسرار یظهر فی صفات النبیین اقامهم الرب مقامه فی عباده لانه سبحانه لا یری و لا یعرف کیفیته و لا اینیته و هم تراجمة جعلهم تراجمة وحیه والناطقون عنه المبلغون الی عباده فقهم و عنهم یری آیاته و بهم عرف عبادة نفسه و بهم یطاع امره ولولاهم ما عرف لانه یجری امره کیف یشاء"۔[1]

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۵ ص ۲۸

"دوسری حدیث میں ہے امام عالم اہل بیت حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو اپنے نور عظمت و جلالت سے خلق کیا وہ نور جو نور لاہوتی الٰہی ہے وہ خداوند جس نور سے ظاہر ہوتا ہے اور اپنی آیات اور بینات میں تجلی کرتا ہے وہ نور جو موسیٰ ابن عمران علیہ السلام پر طور سیناء پر نازل ہوا ظاہر ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کو اس کے دیکھنے کی طاقت نہ ہوئی کہ اس نور کو دیکھ سکے وہ کوئی اور نور نہیں بلکہ محمد ﷺ اور علی علیہ السلام کا نور تھا اور اس نور سے ان کے غیر کو خلق نہیں کیا بلکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں اور علی علیہ السلام ایک درخت سے خلق ہوئے، باقی جو لوگ ہیں مختلف درختوں سے خلق ہوئے۔ اللہ عزوجل نے ان کی زینت کو اپنے ید قدرت سے بنایا اور ان کو روح القدس بنایا، جگہ دی اور ان کو اپنی محبت کے لئے خلق کیا اور ان کو اپنی صفات کے ساتھ موصوف کیا اور ان کو اپنا امین اور گواہ بنایا اپنے بندوں کے درمیان ان کو اپنا امین اور گواہ بنایا ان کو مخلوق کے درمیان اپنی زبان قرار دیا ان کو مخلوق کے درمیان اپنی آنکھ قرار دیا، جس طرح حدیث قدسی کی تفسیر میں آیا ہے:- بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق- اس کلام کی معنی ظاہر ہوگی انشاء اللہ

اور ان کو اپنے علوم کا محل بنایا اور اپنی مخلوق کا سردار بنایا اور ان کو علوم بیان دیا کہ ہر کسی کے ساتھ اس کی قابلیت اور اس کی سمجھ کے ساتھ گفتگو کرے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جان کی منزلت پر ہے جس طرح جان روح کے بغیر کچھ نہیں ہوتی اسی طرح روح جان کے بغیر نہیں ہوتی۔ یہ بھی ایک

دوسرے کے ساتھ اسی منزلت پر ہیں، ان کا ظاہر لوگوں کی صورتوں پہ تھا لیکن ان کا باطن انوار الٰہی سے منور تھا تا کہ یہ ظاہر ہوں مخلوق پر ہیکل ناسوتی پر تا کہ لوگ ان کو دیکھنے کی طاقت حاصل کر سکے۔ یہ وہ اللہ عزوجل کے جانشین ہیں اور اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان حجاب ہیں، ان کے ذریعے اللہ عزوجل پہچانا جاتا ہے

اور نور محمد ﷺ کے نور سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے نور کو لیا اور نور محمد ﷺ کو اپنے جلال اور عظمت سے خلق کیا اور نور فاطمہ سلام اللہ علیہا اور نور علی علیہ السلام سے نور حسن علیہ السلام اور نور حسین علیہ السلام بنایا کیونکہ یہ چراغ ہیں اور ایک دوسرے سے روشن ہوتے ہیں اور یہ نور سے خلق ہوئے ہیں۔ یہ منتقل ہوئے اصلاح ابرار اور ارحام مطہرات سے آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم ﷺ تک اور یہ گندے پانی اور نطفے سے خلق نہیں ہوئے بلکہ یہ نور تھے اور نور منتقل ہوتے رہے مطہرات میں اور یہ ایک راز تھے جو ظاہر ہوتے تھے انبیاء کی صفات میں اور اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کے درمیان ان کو اپنی جگہ پر رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بندہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ کس طرح اس نے خلق کیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کی وحی الٰہی کے یہ ترجمان ہیں، یہی اللہ عزوجل کا نطق ہے اور قدرت الٰہی انہیں میں ظاہر ہوتی ہے اور آیات اور بینات کو انہیں میں دیکھا جاتا ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ جاری کرتا ہے جس پر چاہتا ہے امر کو اور ان کو اپنا محل معرفت بنایا"۔

(٦٥)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمَظْلُومُ مِنْ بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ ظَلَمَكَ وَ اعْتَدَى عَلَيْكَ وَ طُوبَى لِمَنْ تَبِعَكَ وَ لَمْ يَخْتَرْ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمُقَاتِلُ بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ قَاتَلَكَ وَ طُوبَى لِمَنْ قَاتَلَ مَعَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِي تَنْطِقُ بِكَلَامِي وَ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانِي بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ رَدَّ عَلَيْكَ وَ طُوبَى لِمَنْ قَبِلَ كَلَامَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدِي وَ أَنْتَ إِمَامُهَا وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مَنْ فَارَقَكَ فَارَقَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَانَ مَعَكَ كَانَ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ أَعَانَنِي عَلَى أَمْرِي وَ جَاهَدَ مَعِي عَدُوِّي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعِي وَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي غَفْلَةِ الْجَهَالَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ مَعِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَجُوزُ الصِّرَاطَ مَعِي وَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ عَقَبَةَ الصِّرَاطِ إِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَتِكَ وَ وِلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ حَوْضِي تَسْقِي مِنْهُ أَوْلِيَاءَكَ وَ تَذُودُ عَنْهُ أَعْدَاءَكَ وَ أَنْتَ صَاحِبِي إِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ تُشَفَّعُ لِمُحِبِّينَا فَتُشَفَّعُ فِيهِمْ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ بِيَدِكَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ هُوَ سَبْعُونَ شِقَّةً الشِّقَّةُ مِنْهُ أَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ أَنْتَ صَاحِبُ شَجَرَةِ طُوبَى فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِكَ وَ أَغْصَانُهَا فِي دُورِ

شِيعَتِكَ وَ مُحِبِّيكَ۔ [1]

"یاعلی علیہ السلام تو ہی میرے بعد اوّل مظلوم ہے، وائے ہو اس پر جو تم پر ظلم کرے اور حد سے تجاوز کرے، خوشحال ہو وہ جو تیری پیروی کرے اور کسی کو تم پر ترجیح نہ دے، علی علیہ السلام تو وہ ہے جس کے ساتھ میرے بعد جنگ کریں گے، وائے ہو اس پر جو تیرے ساتھ جنگ کرے اور سعادت ہو اس کے لئے جو تیرے ساتھ مل کر جنگ کرے۔ اے علی علیہ السلام! تو وہ ہے جو میرے کلام کو بیان کرو گے اور میری زبان کے ساتھ تکلم کرو گے اور وائے ہو اس پر جو تمہارے کلام کو رد کرے اور خوش نصیب ہے وہ سعادت ہو اس کے لئے جو تیرے کلام کو قبول کرے۔ اے علی علیہ السلام! تم میرے بعد اس امت کے سردار ہو، یاعلی علیہ السلام! تم ان کے خلیفہ ہو، جو بھی تجھ سے جدا ہو قیامت کے دن مجھ سے جدا ہوگا اور جو تیرے ساتھ ہوگا قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

اے علی علیہ السلام تو پہلا شخص ہے، جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی تو پہلا وہ شخص ہے جس نے میرے کام میں میری مدد کی اور میرے ساتھ دشمنوں سے جہاد کیا، تو پہلا وہ ہے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی اس وقت اس حال میں جس حال میں لوگ غفلت اور جہالت میں تھے، یاعلی علیہ السلام تو پہلا وہ شخص ہے جو میرے ساتھ قیامت میں سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اٹھو گے۔ یاعلی علیہ السلام تو پہلا وہ ہے جو میرے ساتھ صراط عبور کرو گے، اللہ عزوجل نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ کوئی بھی صراط سے نہیں گزرے گا

۱۔ عیون اخبار الرضا، ج ۲ ص ۲۷، بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۱۳۹

سوائے اس کے جس کے پاس تیری اور تیرے نسل سے اماموں کی ولایت سے برائت نامہ ہو، اور تو پہلا وہ ہے جو حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے اور اپنے دوستوں کو اس حوض کوثر سے سیراب کرو گے اور اپنے دشمنوں کو اس سے دور کرو گے اور مقام محمود میں میرے ساتھ ہو گے، ہمارے دوستوں کے لئے شفاعت کرو گے اور تمہاری شفاعت ان کے حق میں قبول ہو گی۔

تم پہلے وہ ہو جو جنت میں داخل ہو گے اس حال میں کہ تمہارے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، تمہارے ہاتھ میں ایک پرچم ہوگا اور وہ پرچم لواء الحمد ہے جس کی ستر شقین ہیں جس کی ہر شق چاند و سورج سے وسیع تر ہے۔ یا علی علیہ السلام تو صاحب درخت توبہ ہو جنت میں، جس کی بنیادیں تمہارے گھر میں، شاخیں پتے تمہارے شیعوں کے گھروں میں ہوں گے"۔

(٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سُئِلَ بِأَيِّ لُغَةٍ خَاطَبَكَ رَبُّكَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ قَالَ خَاطَبَنِي بِلُغَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَلْهَمَنِي أَنْ قُلْتُ يَا رَبِّ أَنْتَ خَاطَبْتَنِي أَمْ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَحْمَدُ أَنَا شَيْءٌ لَا كَالْأَشْيَاءِ وَ لَا أُقَاسُ بِالنَّاسِ وَ لَا أُوصَفُ بِالْأَشْبَاهِ خَلَقْتُكَ مِنْ نُورِي وَ خَلَقْتُ عَلِيّاً مِنْ نُورِكَ فَاطَّلَعْتُ عَلَى سَرَائِرِ قَلْبِكَ فَلَمْ أَجِدْ إِلَى قَلْبِكَ أَحَبَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَخَاطَبْتُكَ بِلِسَانِهِ كَيْمَ التطمئنَّ قَلْبُكَ۔[1]

۱۔ جواہر السنیہ، ص ۲۹۵، بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۳۱۲

"عمر بن خطاب سے روایت ہے اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ جب آپ کو شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کس زبان میں خطاب کیا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی زبان میں خطاب کیا۔ اس کے بعد مجھے الہام کیا اور میں نے پوچھا: خدایا کیا تم نے میرے ساتھ بات کی ہے یا علی علیہ السلام نے۔ اس کے بعد خطاب ہوا یا محمد ﷺ! میں شئ ہوں دوسری اشیاء کی طرح نہیں

مخلوق پر مجھے قیاس نہیں کیا جا سکتا

اور نہ ہی مشابہ چیزوں سے بل وصف ہو گی تمہیں اور علی علیہ السلام کو اپنے نور سے خلق کیا اور میں تمہارے دل کی راز سے مطلع ہوا

میں نے تمہارے دل میں کسی کو بھی علی علیہ السلام سے زیادہ محبوب تر اور نزدیک نہ پایا، تمہارے ساتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی زبان میں خطاب کیا تا کہ تیرا دل مطمئن ہو"۔

(٦٧) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَقَفْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ قَدْ بَلَوْتَ خَلْقِي فَأَيُّهُمْ رَأَيْتَ أَطْوَعَ لَكَ؟ قُلْتُ رَبِّ عَلِيّاً قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فَهَلِ اتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِيفَةً يُؤَدِّي عَنْكَ وَ خِيَرَتِي قَالَ قَدِ

اِخۡتَرۡتَ لَکَ عَلِیاً فَاتَّخِذۡہُ لِنَفۡسِکَ خَلِیفَۃً وَ وَصِیاً وَ نَحَلۡتُہُ عِلۡمِی وَ حِلۡمِی وَ ھُوَ أَمِیرُ الۡمُؤۡمِنِینَ حَقّاً لَمۡ یَبۡلُغۡھَا أَحَدٌ قَبۡلَہُ وَ لَیۡسَتۡ لِأَحَدٍ بَعۡدَہُ یَا مُحَمَّدُ عَلِیٌّ رَایَۃُ الۡھُدَی وَ إِمَامُ مَنۡ أَطَاعَنِی وَ نُورُ أَوۡلِیَائِی وَ ھُوَ الۡکَلِمَۃُ الَّتِی أَلۡزَمۡتُھَا الۡمُتَّقِینَ مَنۡ أَحَبَّہُ فَقَدۡ أَحَبَّنِی وَ مَنۡ أَبۡغَضَہُ فَقَدۡ أَبۡغَضَنِی فَبَشِّرۡہُ بِذَلِکَ یَا مُحَمَّدُ قُلۡتُ رَبِّی فَقَدۡ بَشَّرۡتُہُ فَقَالَ أَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ وَ فِی قَبۡضَتِہِ إِنۡ یُعَاقِبۡنِی فَبِذُنُوبِی لَمۡ یَظۡلِمۡنِی شَیۡئاً وَ إِنۡ تَمَّمَ لِی وَعۡدَہُ مَوۡلَایَ قَالَ دولت اللّٰھُمَّ نور قَلۡبَہُ وَ اجۡعَلۡ رَبِیعَہُ الۡإِیمَانَ بِہِ قَالَ قَدۡ فَعَلۡتُ ذَلِکَ یَا مُحَمَّدُ غَیۡرَ أَنِّی مُخَصِّصُہُ بِشَیۡءٍ مِنَ الۡبَلَاءِ لَمۡ أَخُصَّ بِہِ أَحَداً مِنۡ أَوۡلِیَائِی وَلاَ أَوۡلِیَاءُ رُسُلِی ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان پر لے جایا گیا آسمان کے بعد جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا

وہاں اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہوا اور مجھ سے خطاب کیا:

فرمایا: یا محمد ﷺ! میں نے کہا: "لبیک و سعدیک" فرمایا کہ تم نے میری مخلوق کو آزما لیا، کس کو سب سے زیادہ اپنا مطیع پایا۔ میں نے فرمایا: خدایا میں نے علی علیہ السلام کو سب سے زیادہ مطیع تر پایا۔

آواز آئی: بے شک درست کہا تم نے

[1] بحار الانوار، ج ۴ ص ۱۳، کشف الیقین، ص ۲۷۸

اور کیا اپنے لئے خلیفہ و جانشین مقرر کر لیا کہ تمہاری نیابت میں رسالت کو ادا کرے اور اس چیز سے جس کو بندے نہیں جانتے اس کی بندوں کو تعلیم دے۔

میں نے کہا: خداوندا تو میرے لئے اختیار کر خلیفہ، تیرا اختیار میرا اختیار ہے

آواز آئی: میں نے تمہارے لئے تیرے بعد علی علیہ السلام کو خلیفہ اور جانشین مقرر کیا اور تمہارا وصی بنایا۔ میں نے عطا کیا اس کو اپنا علم اور اس کو امیر المؤمنین علیہ السلام بنایا، کوئی بھی ان مقامات تک نہیں پہنچا اور یہ نام نہ اس سے پہلے کسی کو دیا گیا نہ اس کے بعد کسی کو دیا جائے گا

یا محمد ﷺ! علی علیہ السلام علم ہدایت ہے

اور میری اطاعت کرنے والوں کا امام ہے

اور یہ وہ کلمہ ہے جس کو میں نے واجب کیا متقین پر، ہر اس پر جو اس سے محبت کرتا ہے

جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی

پس یا محمد ﷺ! اس کو بشارت دو ان کلمات کی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے کہا: پروردگار! میں نے اس کو بشارت دے دی، اس نے کہا: میں اللہ عزوجل کا بندہ ہوں اور میرا قبضہ اس کی قدرت میں ہے، اگر مجھے گناہوں کی وجہ سے سزا کرے تو اس نے مجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا، اگر اپنے وعدوں کو تمام کرے تو وہ میرا مولا ہے اور اس نے بہت زیادہ احسان کئے ہیں رسول اللہ

میں نے فرمایا اس کے بعد میں نے کہا: اس کے دل کو جہان میں اور ایمان کو روشن کرو

آواز آئی جو تو نے چاہا طلب کیا وہ دے دیا لیکن اس کے ساتھ مخصوص کروں گا ان بلاؤں کو جو میں نے کسی کو بھی اپنے دوستوں میں سے نہیں دی

میں نے فرمایا: خداوندا میرا بھائی میرا صاحب ہے، اگر تو مصلحت جانتا ہے تو ان بلاؤں کو دور کر

آواز آئی: میرے علم میں عذر آیا ہے اور میں مصلحت جانتا ہوں، میں اس کو بتلا کروں گا تا کہ بد و نیک ایک دوسرے سے جدا ہو، مؤمن مخلص اور منافق شکی جدا ہوں

اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے اس طرح کبھی نہ ہوتا کہ میرا لشکر میرے دوست اور میرے پیغمبر ﷺ اس طرح پہچانے نہ جاتے"۔

مفسر کہتا ہے کیونکہ مؤمنین اور منافقین آپس میں مل گئے تھے

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس مبالغات اور تاکیدات ان کی اطاعت اور صفات کمال لوگوں تک پہنچاتے تھے

یہ اللہ عزوجل کی طرف سے تھا کہ وہ منافق جو ظاہری طور پر مسلمان ہو گئے تھے تا کہ ان کا خون نہ بہایا جائے ظاہر میں اسلام کو قبول کرتے تھے

یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے کفر و نفاق کو ظاہر کرنا شروع کیا

اور کسی زمانے میں اس طرح نہ ہوا صفات الٰہی سے جو موصوف تھا اور غصب

کیا ان کے مرتبے مقام کو انہوں نے جنہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ بتوں کے سامنے سر جھکاتے رہے اور لوگ ان کی پیروی کرتے رہے

مظہر صفات خدا اس پر صبر کرتے رہے۔

"وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"۔

(۶۸)۔ دوسرا خطبہ خوارزمی اپنے "مناقب" میں اور احمد بن حنبل اپنی "مسند" میں روایت کرتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ آخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِي وَ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي أَمَا عَلِمْتَ يَا عَلِيُّ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِي فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَأُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُدْعَى بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فِي ظِلِّهِ فَيُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُدْعَى بِالنَّبِيِّينَ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ فَيَقُومُونَ سِمَاطَيْنِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فِي ظِلِّهِ وَ يُكْسَوْنَ حُلَلاً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ أَلَا وَ إِنِّي أُخْبِرُكَ يَا عَلِيُّ أَنَّ أُمَّتِي أَوَّلُ الْأُمَمِ يُحَاسَبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أُبَشِّرُكَ يَا عَلِيُّ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِكَ هَذَا لِقَرَابَتِكَ مِنِّي وَ مَنْزِلَتِكَ عِنْدِي فَيُدْفَعُ إِلَيْكَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ فَتَسِيرُ بِهِ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ

وَ إِنَّ آدَمَ وَ جَمِيعَ مَنْ خَلَقَ اَللَّهُ يَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّ لِوَائِي
يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ وَطُولُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ سِنَانُهُ يَاقُوتَةٌ
حَمْرَاءُ قَصَبُهُ فِضَّةٌ بَيْضَاءُ زُجُّهُ دُرَّةٌ خَضْرَاءُ لَهُ ثَلاَثُ
ذَوَائِبَ مِنْ نُورٍ ذُؤَابَةٌ فِي اَلْمَشْرِقِ وَ ذُؤَابَةٌ فِي اَلْمَغْرِبِ
وَ ذُؤَابَةٌ فِي وَسَطِ اَلدُّنْيَا مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا ثَلاَثَةُ أَسْطُرٍ
اَلْأَوَّلُ » بِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمَنِ اَلرَّحِيمِ « وَ اَلْآخَرُ » اَلْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ اَلْعَالَمِينَ « وَ اَلثَّالِثُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اَللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اَللَّهِ طُولُ كُلِّ سَطْرٍ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ وَ عَرْضُهُ
مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ فَتَسِيرُ بِاللِّوَاءِ وَ اَلْحَسَنُ عَنْ يَمِينِكَ
وَ اَلْحُسَيْنُ عَنْ يَسَارِكَ حَتَّى تَقِفَ بَيْنِي وَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ
فِي ظِلِّ اَلْعَرْشِ فَتُكْسَى حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ اَلْجَنَّةِ
ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِ اَلْعَرْشِ نِعْمَ اَلْأَبُ أَبُوكَ
إِبْرَاهِيمُ وَ نِعْمَ اَلْأَخُ أَخُوكَ عَلِيٌّ أَلاَ وَ إِنِّي أُبَشِّرُكَ يَا
عَلِيُّ أَنَّكَ تُدْعَى إِذَا دُعِيتُ وَ تُكْسَى إِذَا كُسِيتُ وَ تُحَيَّا
[تُحَيَّا] إِذَا حُيِّيتُ [أُحْيِيتُ]۔[1]

"رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بنایا اور علی علیہ السلام سے فرمایا:
یا علی علیہ السلام! آپ میرے بھائی ہیں، تیری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے ہے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
اے علی علیہ السلام! تم نہیں جانتے؟

۱۔ امالی، شیخ صدوق، ص ۳۲۴، المناقب الموفق الخوارزمی، ص ۱۴۰، بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۳۴۱

پہلا جس کو قیامت کے دن بلایا جائے گا وہ میں ہوں گا عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، حلہ سبز جنت کے حلوں میں سے مجھے پہنایا جائے گا، اس کے بعد تمام انبیاء کرام کو بلایا جائے گا جو عرش کی دائیں جانب اس کے سائے میں دو صف بنائے کھڑے ہوں گے اور سبز جامہ جنتی پہنیں گے

وہاں پر فرمایا: اے علی علیہ السلام! آگاہ رہیئے آپؑ کو خبر دوں روز قیامت تمام امتوں میں سب سے پہلے میری امت کا محاسبہ کیا جائے گا

اور آپؑ کو بشارت دیتا ہوں کہ مجھ سے نسبت کی وجہ سے تمہیں سب سے پہلے مقام قرب کے لئے دعوت دی جائے گی، میں اپنا پرچم جو لواء الحمد ہے آپؑ کو دوں گا تم اسے ان دونوں صفوں کے درمیان اٹھائے ہو گے اور تمام خلق آدم علیہ السلام اس پرچم کے سائے میں ہوگی، جس کا طول ہزار سال ہوگا، اس علم کی لکڑی چاندی کی چوٹی سرخ یاقوت کی، اس علم کے تین پلے ہوں گے، اس کا رستہ سبز موتی کا اور اس کے نور کے تین شعبے ہیں۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور پوری دنیا میں پھیلا ہوگا اور اس پر تین سطر لکھی ہوں گی

اول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا: الحمد للہ رب العالمین

تیسرا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر سطر کا طول ایک ہزار سال ہے، آپؑ اس پرچم کے حامل ہیں جس کی دائیں جانب حسن علیہ السلام اور بائیں جانب حسین علیہ السلام

اور درمیان میں ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوں گے، آپؑ سایہ عرش میں میرے

پاس آئیں گے، ایک سبز بہشتی جامہ آپ کو پہنایا جائے گا، منادی عرش سے ندا دے گا، آپ کا والد ابراہیم کتنا اچھا والد ہے

اور آپ کا بھائی علی علیہ السلام کتنا اچھا بھائی ہے، آپ کو بشارت دیتا ہوں یا علی علیہ السلام۔ آپ کو میرے ساتھ بلایا جائے گا اور میرے ساتھ زندہ ہوں گے"۔

(۶۹) - فی المَنَاقِبِ الخطیب. عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَامَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَ وَجْهُهُ مُشْرِقٌ كَدَارَةِ الْقَمَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا النُّورُ قَالَ بِشَارَةٌ أَتَتْنِي مِنْ رَبِّي فِي أَخِي وَ ابْنِ عَمِّي وَ ابْنَتِي وَ أَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيّاً مِنْ فَاطِمَةَ وَ أَمَرَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجِنَانِ فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتْ رِقَاعاً يَعْنِي صِكَاكاً بِعَدَدِ مُحِبِّي أَهْلِ بَيْتِي وَ أَنْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ وَ دَفَعَ إِلَى كُلِّ مَلَكٍ صَكّاً فَإِذَا اسْتَوَتِ الْقِيَامَةُ بِأَهْلِهَا نَادَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي الْخَلَائِقِ فَلَا يَبْقَى مُحِبٌّ لِأَهْلِ الْبَيْتِ إِلَّا دَفَعَتْ إِلَيْهِ صَكّاً فِيهِ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ بِأَخِي وَ ابْنِ عَمِّي وَ ابْنَتِي فَكَاكُ رِقَابِ رِجَالٍ وَ نِسَاءٍ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ.[1]

"خطبہ خوارزم روایت کرتے ہیں بلال بن حمام سے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آرہے تھے ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۲۴، مائۃ منقبۃ، ص ۱۶۶

چمک رہا تھا۔ عبد الرحمن بن عوف اٹھا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کیسا نور ہے جس کو ہم دیکھ رہے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی جانب سے میرے پاس بشارت آئی ہے میرے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اور میری بیٹی کی شان میں بیشک اللہ عزوجل نے علی علیہ السلام کی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ تزویج کی ہے اللہ عزوجل نے رضوان کو جو خازن بہشت ہے اس کو امر کیا ہے کہ درخت طوبیٰ کو حرکت دے تاکہ میرے اہل بیت علیہم السلام کے محبوں کی تعداد کے مطابق پتے اٹھالے اور اس درخت کے نیچے فرشتے خلق کئے اور ہر فرشتے کو ایک کاغذ دیا، جب روز قیامت ہوگا اور اہل محشر حاضر ہوجائیں گے یہ فرشتے ندا کریں گے مخلوق کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں رہے گا محبان اہل بیت علیہم السلام میں مگر بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا اور امیر المومنین علیہ السلام کی شفاعت سے جہنم سے نجات کا پروانہ مل چکا ہوگا"۔

(۷۰) - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ): «أَيُّهَا النَّاسُ، هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنِّي زَوَّجْتُهُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ، وَلَقَدْ خَطَبَهَا إِلَيَّ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ فَلَمْ أُزَوِّجْهَا، كُلَّ ذٰلِكَ أَتَوَقَّعُ الْخَبَرَ مِنَ السَّمَاءِ، حَتَّى جَاءَنِي جَبْرَئِيلُ لَيْلَةَ رابع وَ عِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، لیلة وَ قَدْ جَمَعَ الرُّوحَانِيِّينَ وَ فِي وَادٍ يُقَالُ: الْأَفْيَحُ، تَحْتَ شَجَرَةِ طُوبَى، وَ زَوَّجَ فَاطِمَةَ

عَلِيّاً، وَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ الْخَاطِبَ، وَ اللّٰهُ تَعَالَى الْوَلِيَّ، وَ أَمَرَ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتِ الْحُلِيَّ وَ الدُّرَّ وَ الْيَاقُوتَ، ثُمَّ نَثَرَتْهُ، وَ أَمَرَ حُورَ الْعِينِ فَاجْتَمَعْنَ وَ الْتَقَطْنَ فَهُنَّ يَتَهَادَيْنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَقُلْنَ: هَذَا انْتِثَارُ۔ ۱

"جابر بن سمرہ سے منقول ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں گمان کرتے ہو کہ میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی اپنی مرضی سے اس کے ساتھ کی ہے

نہیں اس طرح نہیں ہے کیونکہ اشراف قریش نے خواستگاری کی اور میں آسمانی خبر کا منتظر تھا یہاں تک کہ جبرئیل چوبیس ماہ رمضان میرے پاس آیا اور اس نے مجھے خبر دی کہ بی بی سیدہ سلام اللہ علیہا اور علی علیہ السلام کی علی اعلیٰ رب العالمین نے تمام فرشتوں، مقربین کو جنت کی ایک وادی جس کو "افتح" کہتے ہیں اس میں جمع کیا اور طوبیٰ کے نیچے جمع کر کے علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی اور میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے خواستگاری کی

اور اس امر کا اللہ رب العزت خود متولی ہوا اور درخت طوبیٰ کو حکم کیا کہ وہ زر و زیور در و یاقوت نثار کرے، اس کے بعد جنت کی حوروں نے اٹھایا اور ان کو ایک دوسرے کو ہدیہ کیا اور وہ قیامت کے دن میدان محشر میں وہ زر و زیور لا کر فخر سے کہیں گے یہ نثار فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے"۔

(۷)۔ اور دوسری حدیث طرق متکثرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳ ص ۱۳۹

لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ۱

"علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جنگ عمرو بن عبدود کے ساتھ روز خندق میری امت کے روز قیامت تک کے اعمال سے افضل ہے (شرح)

کفار قریش یہودیوں کے مختلف قبائل کے ساتھ اطراف و جوانب سے جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے

ان کے آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان کے مشورے سے خندق کھودنا شروع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت بہت زیادہ معجزات نمودار ہوئے جن کو یہاں پر ذکر کرنے کی جگہ نہیں، وہ لشکر کفار دس ہزار سے زیادہ تھے اور مسلمان تین ہزار سے زیادہ نہیں تھے اور ان کے دل میں ایک عظیم خوف تھا جب عرب نے اس خندق کو دیکھا تو بہت متعجب ہوئے اور خندق کے اس طرف سے نیچے آئے اور مسلمان اور ان کے درمیان ۲۰ شب سے زیادہ جنگ چلی اور ایک دوسرے کو تیر و تبر پھینکتے تھے مگر اس جنگ سے تنگ آ گئے سواران قریش مثل عمر بن عبدود، عکرمہ بن ابی جہل، سیرۃ ضرار مرادس انہوں نے آپس میں اتفاق کر لیا کہ خندق کے اس پار جائیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ نبرد آزمائی کریں گے

اور اس جگہ پر آئے جو بالکل تنگ تھی وہاں سے عبور کر کے اس طرف آ گئے عمرو کو ایک ہزار سواروں کے برابر جانتے تھے اور جو اس کے ساتھ تھے وہ

۱۔ المناقب، الموفق الخوارزمی، ص ۱۰۷

بھی عمرو کی شجاعت میں اس کے نزدیک تھے جب مسلمانوں نے دیکھا کہ
یہ خندق پار کر کے آگئے تو ان کے دل میں ایک بہت بڑا خوف پیدا ہوگیا،
عمرو ادھر سے مبارزہ طلبی کرتا تھا اور اس طرف رسول اللہ ﷺ ان کو کامیابی
کا وعدہ دیتے تھے اور بہت زیادہ ثواب کی بشارت دیتے مگر کسی میں بھی
جرات نہ تھی کہ عمرو کے مقابلے میں آتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام جو ہر مرتبہ
رسول اللہ ﷺ سے چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں بھیجیں

رسول اللہ ﷺ نے اپنا پیراہن علی بن ابی طالب علیہ السلام کو پہنایا اور اپنا
عمامہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر رکھا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی
تلوار دی اصحاب کے ساتھ دعا کرنا شروع کی

جب امیر المومنین علیہ السلام وہاں پر پہنچے تو فرمایا: اے عمرو تو دور جاہلیت میں کہتا تھا
کہ جو بھی مجھ سے تین چیزیں طلب کرے میں ۳ میں سے ایک اس کو دوں گا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اولاً میں چاہتا ہوں کہ تو توحید اور رسالت کی گواہی دے۔ اس نے کہا: اے
ابن عم اس حاجت کو چھوڑو، یہ حاجت قبول نہیں ہوگی، امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا: اگر اس حاجت کو قبول کر لیتے تو تمہارے لئے بہتر تھا

اس نے کہا: دوسری کہیے

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دوسری یہ کہ جہاں سے آئے ہو وہیں پلٹ جاؤ

اس نے کہا: یہ ہرگز نہیں ہوسکتا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تیسری یہ کہ اپنے گھوڑے سے نیچے آؤ تا کہ

تمہارے ساتھ جنگ کروں

عمرو بہت ہنسا، اب اس نے کہا: میں اس صفت کے بارے میں کسی عرب
سے ہرگز گمان نہیں کر سکتا تھا کہ مجھ سے اس طرح کی آرزو کریں گے، واپس
پلٹ جاؤ، میں تم جیسے کریم کے ساتھ جنگ کر کے اپنے ہاتھوں کو خون سے
رنگین نہیں کرنا چاہتا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"مگر میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں، اگر چاہتے ہو تو نیچے آؤ"۔

عمرو غضب میں آیا اور اس نے نیچے آکر اپنے گھوڑے کی ٹانگوں کو کاٹ
دیا اور امیر المومنین علیہ السلام پر تلوار سے وار کیا کہ جس کا گوشہ امیر المومنین علیہ السلام
کے سر مبارک کو لگا جس سے ہلکا زخمی ہوئے اور ان کے درمیان مقرر رد و بدل
ہوئی، یہاں تک کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس کے سر پر تلوار ماری جس سے
وہ دو ٹکڑے ہوگیا، اور جب انہوں نے دیکھا جو عمرو کے ساتھ آئے تھے کہ
عمرو کی یہ حالت ہوئی تو سارے بھاگنا شروع ہوئے ان میں سے بعض قتل
ہوئے اور عمرو کے قتل کے سبب سے ان کے دل میں ایک عظیم خوف بیٹھ گیا
جس سے وہ بھاگ گئے، اللہ عزوجل نے ایک عظیم طوفان بھیجا جس نے ان
کو خائب (ناامید) وخاسر (متضرر) کر لیا جس سے پلٹ گئے، پھر اس کے
بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث تلاوت فرمائی"۔

(۴۲)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَنِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَلَقَّاهَا آدَمُ مِنْ رَبِّهِ

فَتَابَ عَلَيْهِ قَالَ سَأَلَهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِلاَّ تُبْتَ عَلَيَّ فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ۔[1]

"اور دوسری روایت منقول ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وہ کلمات جن کی وجہ سے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی وہ کون سے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تھے:

۔بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ۔

میری توبہ کو قبول کر اور اللہ عزوجل نے اس کی توبہ کو قبول کیا اور یہ حدیث ان کی بہت زیادہ کتابوں میں مسطور ہے"۔

(۴۳)۔ ۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ انْتُهِيَ بِي إِلَى حُجُبِ النُّورِ كَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلاَلُهُ وَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ بَلِّغْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مِنِّي السَّلاَمَ وَ أَعْلِمْهُ أَنَّهُ حُجَّتِي على عبادي بَعْدَكَ بِهِ أَسْقِي الْعِبَادَ الْغَيْثَ وَ بِهِ أَدْفَعُ عَنْهُمُ السُّوءَ وَ بِهِ أَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَلْقَوْنِي إِيَّاهُ فَلْيُطِيعُوا وَ لِأَمْرِهِ فَلْيَأْتَمِرُوا وَ عَنْ نَهْيِهِ فَلْيَنْتَهُوا أَجْعَلُهُمْ عِنْدِي فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ وَ أُبِيحُ لَهُمْ جِنَانِي وَ إِنْ لاَ يَفْعَلُوا أُسْكِنُهُمْ نَارِي مَعَ الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أَعْدَائِي ثُمَّ لاَ أُبَالِي۔[2]

۱۔ بحار الانوار، ج ۱۱ ص ۱۷۶، الخصال، ج ۱ ص ۲۷۰

۲۔ بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۱۳۹

"رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اللہ عزوجل نے میرے ساتھ کلام کیا اور فرمایا: اے محمد ﷺ میرے علی علیہ السلام تک سلام پہنچانا اور اس کو خبر دینا کہ وہ تیرے بعد میرے بندوں پر میری حجت ہے، تیری ہی برکت سے اپنے بندوں پر آسمان سے پانی برسایا اور تیری وجہ سے اپنے بندوں کو معاف کروں گا اور اسی کے وسیلے سے روز قیامت اپنے بندوں پر حجت کروں گا، لازم ہے کہ اس کی اطاعت کریں جس کا وہ امر کرے اور رُک جائیں جس سے وہ نہی کرے، اگر میرے بندوں نے یہ کیا تو ان پر جنت حلال کروں گا، اگر اس طرح نہ کریں ان کی جائے گاہ جہنم ہے میرے دشمنوں اور اشقیاء کے ساتھ ہے"۔

(۴۴)۔ ۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَجَّهْتُ عَلِيّاً قَطُّ فِي سَرِيَّةٍ إِلاَّ وَ نَظَرْتُ إِلَى جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي سَبْعِينَ أَلْفاً مِنَ الْمَلاَئِكَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَ إِلَى مِيكَائِيلَ عَنْ يَسَارِهِ فِي سَبْعِينَ أَلْفاً مِنَ الْمَلاَئِكَةِ وَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ أَمَامَهُ وَ إِلَى سَحَابَةٍ تُظِلُّهُ حَتَّى يُرْزَقَ حُسْنَ الظَّفَرِ۔[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نے ہرگز علی علیہ السلام کو نہ بھیجا لشکر کی طرف مگر یہ کہ دیکھا جبرئیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ دائیں طرف اور میکائیل ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ بائیں طرف اور ملک الموت آگے آگے چلتا تھا۔ ایک بادل جوان

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۹۵

کے سر پہ سایہ کئے ہوتا تھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل ان کو بہترین کامیابی نصیب کرے"۔

(۴۵)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَضَرَبَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هٰذَا وَ شِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ أَوَّلُكُمْ إِيمَاناً مَعِي وَ أَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَقْوَمُكُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَ أَعْدَلُكُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَ أَقْسَمُكُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ أَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِيَّةً قَالَ فَنَزَلَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ [1]

"جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ کہتا ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا بھائی تمہارے پاس آرہا ہے، اپنا چہرہ کعبہ کی طرف کرکے کعبے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اس اللہ عزوجل کی قسم جس نے مجھے مبعوث برحق کیا یہ اور اس کے شیعیان قیامت کے دن کامیاب ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: تم میں سے پہلا وہ شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور تم میں سے سب سے زیادہ وفا کرنے والا ہے۔ اللہ عزوجل کے امر سے اور تم میں سے قوی ترین ہے۔

اور رعیت کے درمیان تم میں سب سے زیادہ عدل کرنے والا ہے

۱۔ بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۵

مرتبے میں اللہ عزوجل کے نزدیک تم سب میں بہتر ہے

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے یہی لوگ بہترین مخلوقات ہیں"۔

(۴۶)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِكَ يَا عَلِيُّ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ وَ عَلَى رَأْسِكَ تَاجٌ قَدْ أَضَاءَ نُورُهُ وَ كَادَ يَخْطِفُ أَبْصَارَ أَهْلِ الْمَوْقِفِ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَيْنَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ فَتَقُولُ هَا أَنَا ذَا قَالَ فَيُنَادِي الْمُنَادِي يَا عَلِيُّ أَدْخِلْ مَنْ أَحَبَّكَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَادَاكَ النَّارَ فَأَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ أَنْتَ قَسِيمُ النَّارِ۔ [1]

"عبداللہ بن عمر کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جب روز قیامت ہوگا تمہیں ایک اونٹ پر لایا جائے گا اور تمہارے سر پر ایک نور کا تاج ہوگا، اس کی روشنی سے قریب ہوگا کہ اہل محشر کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں اللہ عزوجل کی جانب سے ندا آئے گی" کہاں ہے خلیفہ محمد رسول اللہ ﷺ؟" علی علیہ السلام فرمائیں گے "میں حاضر ہوں"، آواز آئے گی "جو بھی آپؑ سے محبت کرتا ہے اس کو جنت میں داخل کرو اور جو تیرا دشمن ہے اس کو جہنم میں داخل کرو، یاعلی علیہ السلام آپؑ ہی جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں"۔

۱۔ بحار الانوار، ج ۷ ص ۲۳۲، الامالی، شیخ صدوق، ص ۳۶۱

(۴۷). عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِمَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلاَّ سَأَلُونِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ اِسْمَ عَلِيٍّ أَشْهَرُ فِي السَّمَاءِ مِنِ اِسْمِي فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ نَظَرْتُ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقَ اللَّهُ خَلْقاً إِلاَّ أَقْبِضُ رُوحَهُ بِيَدِي مَا خَلاَ أَنْتَ وَ عَلِيٌّ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ جَلاَلُهُ يَقْبِضُ أَرْوَاحَكُمَا بِقُدْرَتِهِ فَلَمَّا صِرْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ هَذَا عَلِيّاً وَ لَكِنَّهُ مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَنِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى صُورَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَنَحْنُ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ كُلَّمَا اشْتَقْنَا إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ زُرْنَا هَذَا الْمَلَكَ لِكَرَامَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ۔ [1]

"عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوںؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا میں جس بھی فرشتوں کے گروہ سے گزرتا تھا وہ مجھ سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کرتے تھے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اسم علی علیہ السلام نام علی علیہ السلام مجھ سے بھی زیادہ آسمان میں مشہور ہے۔

[1] بحار الانوار، ج ۲۶ ص ۳۰۵، مائۃ منقبۃ، ص ۳۲

جب میں آسمان چہارم پر پہنچا تو میں نے ملک الموت کی طرف نگاہ کی تو اس نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل نے کسی بھی مخلوق کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ میں اس کی روح کو قبض کروں گا سوائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے، کیونکہ اللہ عزوجل آپؐ دونوں کی روح کو اپنی قدرت سے قبض کرے گا، جب میں عرش کے نیچے پہنچا تو میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا جو عرش کے نیچے کھڑا تھا، میں نے کہا:

یا علی علیہ السلام تم مجھ سے پہلے آئے ہو؟ جبرئیل نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے جس سے آپؐ باتیں کر رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

جبرئیل نے کہا: یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نہیں ہے۔ یہ ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے اللہ عزوجل نے اس کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی صورت پر خلق کیا ہے، ہم ملائکہ مقربین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کی زیارت کے مشتاق ہوئے، جب ہم علی علیہ السلام کے چہرے کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو کرامت علی علیہ السلام کی وجہ سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح کرتے ہیں"۔

(۴۸). عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) يَقُولُ: »إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكَيْنِ يَقْعُدَانِ عَلَى الصِّرَاطِ، فَلاَ يَجُوزُ أَحَدٌ إِلاَّ بِبَرَاءَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَ مَنْ لَمْ

تَكُنْ لَهُ بَرَاءَةُ أَمِيرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَكَبَّهُ ٱللَّهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي ٱلنَّارِ. وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ «.
قُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي - يَا رَسُولَ ٱللَّهِ - مَا مَعْنَى ٱلْبَرَاءَةِ ٱلَّتِي أَعْطَاهَا عَلِيٌّ؛ فَقَالَ: »مَكْتُوبٌ: لَا إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ ٱللَّهِ، وَأَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُولِ ٱللَّهِ«.[1]

"ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ عزوجل دو فرشتوں کو حکم کرے گا کہ وہ پل صراط پر بیٹھیں، کوئی بھی صراط سے نہ گزرے مگر وہ جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا برات نامہ ہو، اجازہ ہو، اگر نہ ہو تو اس کو جہنم میں پھینک دو

اور یہ قول خدا ہے ان کو روکو ان سے سوال کرنا ہے

ابوسید خدری کہتا ہے کہ میں نے کہا میرے باپ آپؑ پر فدا ہوں وہ برات اجازت نامہ کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر لکھا ہوگا:

"لَا إِلَهَ إِلاَّ ٱللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ ٱللَّهِ، وَأَمِيرُ ٱلْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُولِ ٱللَّهِ"۔

(۶۹)۔ - عَنْ أَبِي سَلْمَى رَاعِي رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

[1] بحار الانوار، ج ۳۹ ص ۲۰۱، التحصین، سید ابن طاؤس، ص ۵۵۸، الیقین، ص ۲۳۸، مائۃ منقبۃ، ص ۳۶

يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى ٱلسَّمَاءِ قَالَ لِيَ ٱلْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ آمَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ قُلْتُ وَٱلْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَّفْتَ فِي أُمَّتِكَ قُلْتُ خَيْرَهَا قَالَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي ٱطَّلَعْتُ إِلَى ٱلْأَرْضِ [ٱطِّلَاعَةً] فَٱخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَشَقَقْتُ لَكَ ٱسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَلَا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فَأَنَا ٱلْمَحْمُودُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ ٱطَّلَعْتُ ٱلثَّانِيَةَ فَٱخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً فَشَقَقْتُ لَهُ ٱسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا [ٱلْعَلِيُّ] ٱلْأَعْلَى وَهُوَ عَلِيٌّ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ[خَلَقْتُ] عَلِيّاً وَفَاطِمَةَ وَٱلْحَسَنَ وَٱلْحُسَيْنَ وَٱلْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ سِنْخِ نُورِي وَعَرَضْتُ وَلَايَتَكُمْ عَلَى أَهْلِ ٱلسَّمَاوَاتِ وَأَهْلِ ٱلْأَرَضِينَ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ ٱلْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْداً مِنْ عَبِيدِي عَبَدَنِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَيَصِيرَ كَٱلشَّنِّ ٱلْبَالِي ثُمَّ أَتَانِي جَاحِداً لِوَلَايَتِكُمْ مَا غَفَرْتُ لَهُ حَتَّى يُقِرَّ بِوَلَايَتِكُمْ يَا مُحَمَّدُ أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَقَالَ لِيَ ٱلْتَفِتْ عَنْ يَمِينِ ٱلْعَرْشِ فَٱلْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَٱلْحَسَنِ وَٱلْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ ٱلْحُسَيْنِ وَ

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ
بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ وَ الْمَهْدِيِّ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نُورٍ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَ [هُوَ]
فِي وَسَطِهِمْ [يَعْنِي] الْمَهْدِيَّ يُضِيءُ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَؤُلَاءِ الْحُجَجُ (وَ هُوَ الثَّائِرُ) مِنْ عِتْرَتِكَ
فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي (إِنَّهُ النَّاصِرُ) لِأَوْلِيَائِي وَ الْمُنْتَقِمُ
مِنْ أَعْدَائِي (وَ لَهُمُ الْحُجَّةُ الْوَاجِبَةُ وَ) بِهِمْ يُمْسِكُ اللَّهُ
السَّمَاوَاتِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شب جب مجھے معراج پر لے جایا گیا اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: - امن الرسول- یعنی ایمان لائے ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو اس کی جانب اللہ عزوجل کی طرف سے نازل ہوا،

میں نے کہا: مومن بھی ایمان لائے اللہ پر، فرشتوں پر اور اللہ کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

خطاب پہنچا درست کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کے درمیان کس کو خلیفہ بنایا

میں نے کہا: بہترین امت کو، اللہ عزوجل نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خلیفہ بنایا

جی ہاں اے رب العالمین

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے نظر کی زمین کی طرف، اہل زمین میں سے تمہیں

[1] بحار الانوار، ج ۲۷ ص ۲۰۰، مائۃ منقبۃ، ص ۳۸

اختیار کیا، اس کے بعد تمہارے لئے تمہارے نام کو اپنے اسماء سے مشتق کیا، میرا ذکر نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہاں پر تمہارا بھی ذکر ہوگا

میں محمود ہوں تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو

میں نے دوبارہ اہل زمین میں سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اختیار کیا اور اس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ مشتق کیا

میں العلی الاعلیٰ ہوں وہ علی علیہ السلام ہے

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیشک میں نے تمہیں خلق کیا اور علی علیہ السلام کو اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو، حسن علیہ السلام کو اور حسین علیہ السلام کو اور حسین علیہ السلام کے بیٹوں کو اپنے نور سے۔

تمہاری ولایت اہل آسمان اور اہل زمین پر میں نے رکھی، جس نے تمہاری ولایت کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنوں میں سے ہے اور جس نے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافروں میں سے ہے

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ اس قدر عبادت کرے کہ خشک مشک کی طرح ہو جائے اور اس کے بعد میرے پاس تمہاری ولایت کے انکار کے ساتھ آئے اس کو اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک تمہاری ولایت کا اقرار نہ کرے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم چاہتے ہو کہ ان کو دیکھو

میں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں

اس کے بعد مجھے فرمایا: عرش کی دائیں طرف نظر کرو، میں نے نظر کی دیکھا علی علیہ السلام کو، فاطمہ سلام اللہ علیہا کو، حسن علیہ السلام کو، حسین علیہ السلام کو، علی ابن الحسین

علیہ السلام کو، محمد بن علی علیہ السلام کو، جعفر بن محمد علیہ السلام کو، موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو، علی بن موسیٰ علیہ السلام کو، محمد بن علی علیہ السلام کو، علی بن محمد علیہ السلام کو، حسن بن علی علیہ السلام کو اور مہدی علیہ السلام کو جو فضائے نور میں کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، ان کے درمیان مہدی ہادی علیہ السلام اس طرح روشنی دے رہا تھا جیسے چمکنے والا ستارہ ہو۔

اس کے بعد اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ میری مخلوق پر میری حجت ہے اور تیری عترت سے تیرے جانشین ہیں، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم یہ حجت لازم ہے میرے اولیاء کے لئے اور یہ میرے دشمنوں سے میرا انتقام لے گا اور ان کی برکت کی وجہ سے اللہ عزوجل آسمانوں کی حفاظت کرتا ہے تا کہ وہ زمین پر نہ گرے مگر اس کے حکم سے"۔

(۸۰) روی انه دخل رسول الله علی علی مسرورا مستبشرا و سلم علیه فرد ع وقال ما رایتك اقبلت علی مثل هذا الیوم فقال جئتك ابشرك اعلم ان فی هذا الساعة نزل جبرئیل و قال الحق یقرئك السلام و یقول بشر علیا ان شیعته الطائع والعاصی من اهل الجنة فاما سمر علی مقاتله خر له ساجدا و رفع یدیه الی السماء ثم قال اشهد الله علی انی وهبت لشیعتی حسناتی فقال الحسن مثلها وقال الحسین مثل ذالك فقال النبی ما انتم بما کرم منی اشهد الله علی انی قد وهبت لشیعته علی و محبیه

ذنوبهم جمیعا[1]، والدلیل علی ذالك قوله تعالیٰ ان الله یغفر الذنوب جمیعا۔[2]

"دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام کے پاس خوشحال چہرے کے ساتھ آئے اور سلام کیا، امیر المومنین علیہ السلام نے جواب دیا اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج کی طرح اس طرح پہلے آپ کو کبھی بھی خوشحال نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام میں آیا ہوں کہ تمہیں بشارت دوں کہ ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ علی علیہ السلام کو بشارت دو کہ اس کے پیروکار، مطیع اور گناہگار شیعہ اہل بہشت ہیں، اہل جنت ہیں۔ اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے جب یہ سنا تو سجدے میں چلے گئے اور سجدہ الٰہی میں شکر کیا۔ اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا: خدا تبارک وتعالیٰ! میں تمہیں اپنے اوپر گواہ لیتا ہوں میں نے اپنی نیکیوں کو اپنے شیعوں کو بخش دیا۔ اس کے بعد امام حسن علیہ السلام نے بھی اس طرح فرمایا، اس کے بعد امام حسین علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے کرم سے تمہارا کرم زیادہ نہیں ہے، میں بھی خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی آدھی نیکیاں علی علیہ السلام کے شیعوں کو بخش دیں۔ اس کے بعد جبرئیل آیا اور فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے تم مجھ سے زیادہ کریم نہیں ہو۔ بیشک میں نے علی علیہ السلام کے شیعوں کو ان کے محبوں کو بخش دیا، ان کے گناہوں کو بخش

۱۔ مستدرک، سفینۃ البحار، ج۶ ص۱۱۶
۲۔ سورۃ الزمر، آیت: ۵۳

دیا، تمام گناہ بخش دیے۔
اور اللہ عزوجل کا یہ قول ہے جس کا ترجمہ ہے کہ "بیشک اللہ عزوجل نے ان کے سارے گناہوں کو بخش دیا"۔

(۸۱)۔ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ حَالُنَا فَكَيْفَ حَالُكَ وَ حَالُ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَكَ فِي الْوِلَادَةِ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَلِيّاً ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ جَسِيمٍ لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَوْصِيَاءَ مَخْلُوقُونَ مِنْ نُورِ عَظَمَةِ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ يُودِعُ اللّٰهُ أَنْوَارَهُمْ أَصْلَاباً طَيِّبَةً وَ أَرْحَاماً طَاهِرَةً يَحْفَظُهَا بِمَلَائِكَتِهِ وَ يُرَبِّيهَا بِحِكْمَتِهِ وَ يَغْذُوهَا بِعِلْمِهِ فَأَمْرُهُمْ يَجِلُّ عَنْ أَنْ يُوصَفَ وَ أَحْوَالُهُمْ تَدِقُّ أَنْ تُعْلَمَ لِأَنَّهُمْ نُجُومُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَ أَعْلَامُهُ فِي بَرِيَّتِهِ وَ خُلَفَاؤُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ أَنْوَارُهُ فِي بِلَادِهِ وَ حُجَجُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَا جَابِرُ هٰذَا مِنْ مَكْنُونِ الْعِلْمِ وَ مَخْزُونِهِ فَاكْتُمْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ۔[1]

"منقول ہے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے رسول اللہ ﷺ حدیث طویل میں رحم میں نطفہ کے واقع ہونے کے بارے اور آدمی کے منتقل ہونے اور ایک حالت سے دوسری اور پھر اس سے تیسری حالت کی وصف کر رہے تھے

[1] من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴ ص ۴۱۳، بحار الانوار، ج ۵۷ ص ۳۵۲

کہ میں نے پوچھا:
یا رسول اللہ ﷺ آپ کا اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کی کیا کیفیت ہے ولادت میں (مترجم یعنی جو اپنے بیان فرمائی عام انسان کی طرح ہے یا کوئی الگ حالت ہے) رسول اللہ ﷺ کچھ لحظہ خاموش ہو گئے اس کے بعد فرمایا: اے جابر! بیشک تم نے اس امر کے بارے سوال کیا ہے جس کو سنبھالنے کی تاب کسی میں نہیں سوائے صاحب بہرِ عظیم کے
بیشک انبیاء اور ان کے اوصیاء خلق ہوئے ہیں نور عظمت اللہ سے، اللہ عزوجل ان کے نور کو نشو و نما دیتا ہے اپنی حکمت سے اور ان کو اپنے علم کی غذا دیتا ہے اس بناء پر ان کا کام اس سے برتر ہے کہ اس کی وصف کی جائے
ان کے حالات اس سے بھی دقیق و باریک ہیں کہ جانے جا سکیں کیونکہ یہ زمین میں اللہ عزوجل کے ستارے ہیں
اور مخلوق کے درمیان امام ہیں اور اس کے بندوں پر اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اور اللہ عزوجل کے شہروں میں انوار الٰہی ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں
اے جابر! یہ علوم پوشیدہ سے ہیں مخزون ہیں اس کو چھپانا سوائے اس کے اہل کے نزدیک کے"۔

(۸۲)۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأَخِي فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَثْرَةً فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرّاً بِهَا غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ مَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ مَا بَقِيَ لِتِلْكَ الْكِتَابَةِ

رَسْمٌ وَمَنْ أستمع إلٰی فَضِیلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِی اِکْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ عِبَادَةٌ وَ ذِکْرُهُ عِبَادَةٌ وَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ إِیمَانَ عَبْدٍ إِلَّا بِوَلَایَتِهٖ وَ اَلْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهٖ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے مقرر کئے ہیں میرے بھائی کے لئے وہ فضائل جو شمار نہیں کئے جاسکتے

اگر کوئی فضائل علی علیہ السلام میں سے فضیلت علی علیہ السلام پڑھے اور اس کا اقرار کرتا ہوں اللہ عزوجل اس کے تمام گناہ گزشتہ وآئندہ کو معاف فرمائے گا اور اگر فضائل علی علیہ السلام میں سے ایک فضیلت لکھے فرشتے اس کیلئے استغفار کریں گے جب تک اس کا اثر باقی رہے گا

اگر کوئی علی علیہ السلام کے فضائل میں سے فضیلت سنے اللہ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمائے گا جو اس نے سننے والے کانوں سے انجام دیئے ہیں اور جو نظر کرے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں سے کسی ایک کتاب کی طرف اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے گا جو اس نے آنکھوں سے کئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ بحارالانوار، ج ۲۶ ص ۲۲۹، مائۃ منقبۃ، ص ۱۷۶، نہج الحق، ص ۲۳۱

علی بن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اس کا ذکر عبادت ہے اللہ کسی بندے کا ایمان قبول نہیں کرتا مگر علی علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ اور ان کے دشمنوں کی دشمنی کے ساتھ"۔

(۸۳)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الْغِیَاضَ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرَ مِدَادٌ، وَالْجِنَّ حُسَّابٌ، وَالْإِنْسَ کُتَّابٌ مَا أَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ۔[1]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عبداللہ بن عباس نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سارے درخت قلم، سمندر مداد، جن وانس لکھنا شروع کریں مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل نہیں لکھ سکتے"۔

۱۔ بحارالانوار، ج ۴۰ ص ۷۰، ارشاد القلوب، شیخ مفید، ج ۲ ص ۲۰۹

بیان کمالات انسان کامل میں

(مفسر کہتا ہے) اے عزیز اللہ عزوجل تمہاری مدد کرے، معرفت صراط مستقیم کے لئے تم نے بہت کم فضائل علی علیہ السلام سے جو اگرچہ یہ زیادہ ہے مگر اس زیادہ سے یہ ایک قطرہ بھی نہیں ہیں اور وہ جو اس بندے نے دیکھے ہیں اس کے مقابلے جو نہیں دیکھے ایسے ہے جیسے متناہی کی نسبت غیر متناہی کی طرف ہے جو ہم نے دیکھے ہیں ان کی تعداد شمار ممکن ہے جن کو ہم نے نہیں دیکھا وہ لاتعداد و بیشمار ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل کا شمار ممکن نہیں اس کے علاوہ ایک مقدمے سے دیکھیں کمالات کے مراتب میں جس کو انسان کامل کہتے ہیں اور وہ کچھ جو آیات و احادیث اور کلام محققین میں وارد ہوا ہے اس مرتبہ پر ہے کہ اس کو شمار نہیں کیا جاسکتا مگر بہ حکم (ما لا یدرك كله لا یترك كله)۔

اس چیز سے تھوڑا سے ٹکڑا لایا تاکہ خطبہ پر اشکالات حل ہوں، مخفی نہ رہے کہ جو حکم حدیث قدسی جو پہلے گزر چکا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"میں مخفی گنجی تھا چاہا کہ پہچانا جاؤں"

جس طرح حضرت مغربی فرماتے ہیں:

عشق جہان کن فیکون سے پہلے
کاخ منزہ میں تھا چرا و چون سے پہلے

حدوث و قدم سے آزاد رہتا تھا
بے پرواہ تھا ظہور و بطون سے پہلے
اپنی خلوت کے حرم سے باہر نکلا
کون و مکاں، گوشت و خون سے پہلے"
تھا وجود و عدم کے خمیر سے پہلے
دو جہاں کے مخلوط معجون سے پہلے
عزت و ذلت، غنا و فقر کا جامع
تھا علم و جہل، عقل و جنون سے پہلے
جہان و اہل جہاں کے راز کھول دیئے
خزانوں سے نکلا دست مخزون سے پہلے [1]

اور مزید فرماتے ہیں:

نظم:۔

پردۂ کون کے ظہور سے پہلے
عشق پردے میں پردہ نواز تھا
اپنے عالم میں عجب اڑان رکھتا تھا
عشق، عشق میں محو پرواز تھا
گل و حسن کی چاہت کے ہوتے بغیر
تمام سوز و ساز سے بے نیاز تھا

[1] دیوان شمس مغربی تحقیق بررسی ابوطالب میر عابدینی تہران، امیر کبیر، چاپ دوم ۱۳۸۸ ص ۲۰۳

اس کے عشق کا سلطان دائمی
تب بھی قد و قامت پر کرتا ناز تھا
اس کے نخرے، نیاز مندی چاہتے تھے
ادھر متلاشیٔ نمازی و نماز تھا
اس کے ابرو کا عرش سجدہ طلب تھا
اس کا قد و قامت لائق نماز تھا
معشوق کا حسن عاشق ڈھونڈھ رہا تھا
یہ بے دل چاہتا دلبر کے ناز تھا
جو ذلیل تھا اس کا، وہی تھا عزیز
اس کے عشق کا سوز ہی ساز تھا
اب گدا کو بادشاہ کی احتیاج کہاں
اس کا تو ہر نشیب ہی فراز تھا [1]

اور غیر انسان کے علاوہ مخلوق معرفت کے قابل نہ تھی جو اپنے ظنون میں آشکار ہوا جب اللہ عزوجل اس سے پہلے کہ اس انسان کو خلق کرے ملائکہ نے انسان کی خلقت پر اختلاف کیا اور اللہ عزوجل سے سوال کیا، اللہ عزوجل نے ان کو اولاً تعلیم دی کہ بندوں کے لئے اچھا ہے کہ وہ جو حکیم کر رہا ہے جانیں کہ اس میں ایک حکمت عظیم ہے، اگرچہ وہ افہام وادراک سے قاصر ہیں۔

ثانیاً ان کو سمجھایا کہ انسان اختیار کے سبب سے ان پر فضیلت رکھتا ہے کہ

۱۔ دیوان شمسی مغربی، ص ۲۰۴

انسان قابلیت و معرفت میں وجہ کمال پر ہے اور بہت زیادہ ریاضتوں، مجاہدتوں کے بعد بے شمار کمال حاصل کرتا ہے اگرچہ ایک دوسرے کی حسب استعداد ذاتی ایک مرتبے پر پہنچتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: "كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔" [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو جس مرتبہ کے لئے خلق ہوا اس کے لئے اس مرتبے تک پہنچنا آسان ہے۔

"وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔" [2]

"اور ہر ایک دانا سے بڑھ کر دوسرا دانا ہے"۔

"وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ۔" [3]

"اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے لئے ایک درجہ معین نہ ہو"۔

اور گزشتہ احادیث کے مضامین سے استفادہ ہوا ہے کہ احادیث متواترہ اس موضوع پر گواہ ہیں کہ اللہ عزوجل نے لوگوں کی استعداد صلاحیت کو مختلف خلق کیا لیکن سب کو قابلیت دی ہے کہ اس قابلیت سے درجہ کمال تک پہنچیں اور اس مرتبہ سے زیادہ ان سے طلب نہیں کیا اور یہ ظلم بھی نہیں، عین عدالت و حکمت ہے۔

ان کلمات کا حصول عباداتوں اور ریاضتوں سے ہوگا۔ جس طرح کلام مجید ربانی میں واقع ہوا ہے کہ:

۱۔ بحارالانوار، ج ۶۴ ص ۱۱۹
۲۔ سورۂ یوسف، آیت: ۷۶
۳۔ سورۃ الصافات، آیت: ۱۶۴

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"۔[1]

"اور میں نے جن اور انسان کو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے"۔

حدیث قدسی جو طرق عامہ وخاصہ سے نقل ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَمَّا أُسْرِيَ بِي قلت يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ؟ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَه وَ أَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الفقر وَ لَا صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَ مَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَ لِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ"۔[2]

"جب پیغمبر اکرم ﷺ کو معراج پر سیر کے لئے لے جایا گیا تو انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے؟

آواز آئی: اے محمد ﷺ! جس نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کے لئے پکارا، اور میں ہر شئ سے سریع تر میرے مومن ولی کی مدد کرتا ہوں، میں کسی شئ کے انجام دینے میں ایک لحظہ وقفہ نہیں کرتا۔

جیسے میرا توقف کسی مومن کی وفات کے بارے میں ہے کیونکہ مومن موت سے کراہت کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ برا ہونے سے کراہت کرتا ہوں اور بتحقیق میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی مصلحت یہ ہے کہ وہ غنی اور ثروتمند ہوں، اگر میں ان کو اس حال سے ہٹا دیتا تو وہ ہلاک ہوجاتے اور بتحقیق میرے مومن بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی مصلحت یہ ہے کہ وہ فقیر ہوں اور اگر ان سے فقر کو ہٹا دیتا تو وہ ہلاک ہوجاتے

کوئی بھی چیز میرے بندے کو مجھ تک نزدیک کرنے اور قریب کرنے میں جو میں نے ان پر فرض کیا ہے سے بڑھ کر نہیں ہے اور میرا مومن بندہ میرے قریب ہوتا ہے نافلہ پڑھ کر یہاں تک کہ میں اس کے ساتھ محبت کرنے لگوں اور جب میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں

---

[1] سورۃ الذاریات، آیت:۵۶

[2] الکافی، ج ۲ ص ۳۵۲

جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس
سے وہ بولتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جو کھلا ہوا ہے
اور وہ جب بھی مجھے پکارتا ہے تو اس کو جواب دیتا ہوں اور
جب مانگتا ہے تو عطا کرتا ہوں"۔

شرح حدیث سے عزیز غور کرو اس حدیث کے معنی میں ایک مرتبہ اللہ عزوجل اس کو اپنے حرب کی منزل پر قرار دیتا ہے

اور مومن کی توہین کو اپنے منزلہ حرب پر قرار دیا کیونکہ کوئی کسی کے محبوب کو تھوڑی سی بھی تکلیف دے، اس نے اس کے محب کو لاکھ برابر تکلیف دی ہے، اگرچہ اللہ عزوجل اس سے برتر ہے کہ رضا اور آزار جو کہ صفات مخلوق ہیں اس پر عارض ہوں اور خود کو منزلہ توقف پر قرار دیا، اللہ عزوجل اس سے منزہ ہے کہ اس کو توقف ہو بلکہ وہ تو مقتضائے مصلحت پر اس کا حکم جاری ہے

اس کے معنی یہ ہے کہ میں توقف کرتا ہوں بندہ مومن کے مارنے میں یا یہ کہ اس کو اذیت دینے میں خود کو منزلہ توقف پر قرار دیا جتنے بھی پدر مشفق اور مادر مہربان ہوں مگر اپنے بچے کو نشتری لگاتے ہیں تا کہ وہ اس کی حیات کا سبب ہو کہ اس کو جھٹکا دیں تا کہ وہ اس کی حیات کا سبب بنے اور اس کے خون کے غلبے میں شک میں ہوتے ہیں، کبھی کوئی دائمی فائدہ دینے کی نیت سے کچھ تکلیف دینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کبھی فرزند کو آزار دینے کی نیت سے ہوتا ہے تا کہ جو کام نہیں کرنا چاہیئے اس کو ترک کرے، یہ ان کی محبت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

یہ معنی محبوبیت کی تائید کرتی ہے اور وہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومن

موت کو نہیں چاہتا جبکہ قرآن مجید اور بہت ساری روایات میں وارد ہوا ہے کہ اس کے دوست موت کو پسند کرتے ہیں، اگر اجل کا وقت معین نہ ہوتا تو پلک جھپکنے کا ایک لحظہ بھی ان کی روح ان کے بدن میں نہ ٹھہرتی۔ یہ سب حمل ہوتا ہے اس پر کہ مومن جو موت کو پسند نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن چاہتا ہے کہ زیادہ جی کر زیادہ سعادتیں حاصل کرے اور عبادت اور اطاعت زیادہ کرے جو اس کے درجات کو زیادہ بلند کرے اور اپنے درجے کی انتہا تک پہنچے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہونا اس کے لئے بہتر ہے، اس سے کہ جو سعادت اور اطاعت اور عبادت جو وہ چاہتا ہے نہیں چاہیئے مگر ایسا نہیں کہ ہر مرد کا مطلوب یہ ہے کہ وہ اپنے عین مطلوب تک پہنچے۔

اور دوسرا یہ کہ حضرت رب العزت تعالیٰ شانہ ان کے ساتھ لطف وعنایت کرتا ہے اس چیز کی جو اس کے لئے بہتر ہے۔ بعض کو فقر اور غربت دیتا ہے تا کہ سرفراز ہوں اور اس فقر کے وسیلے اہل عالم پر فخر کریں اور بعض کو ثروتمند بناتا ہے تا کہ وہ اپنے مال کو اس کی بارگاہ میں خرچ کریں اور دوسری فضیلت مومنین کیلئے جو رکھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب کے ذریعے ہے، نوافل اور فرائض کے انجام دینے کے وسیلے سے اور فرائض انجام دینے سے محبت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور نوافل کے انجام دینے سے محبوبیت کا درجہ ملتا ہے کیونکہ قرب کی معنی میں رمز ہیں تو اس کو وضاحت دینے کے سواء کوئی چارہ نہیں ہے۔

قربِ حق تعالیٰ میں بیان

جان لو کہ ذات مقدس عز شانہ نشان قرب مکان سے منزہ ومبرا ہے کیونکہ قرب مکانی متضمن ہے کون ومکاں میں وہ مستلزم احتیاج ہے اور احتیاج مستلزم امکان ہے اور امکان منافی وجوب وجود ہے۔

جس طرح حکیم سنائی قدس سرہ فرماتے ہیں:

خالق مکان کو کیا غرض مکان سے
رفعت کے مالک کو کیا آسمان سے
کون اس کا کم و زیادہ مکان بنے
مکان خود ہی بنتا ہے مکان سے
آسمان کل تھا ہی نہیں آج بنا ہے
پھر کل نہ ہوگا، ہمیشہ نور خدا ہے [1]

جان لو کے معنی قرب ارباب التحقیق اور عرفان کے نزدیک یہ ہے کے ظاہر ہوگیا مقصد خلقت عالم علوی وسفلی ایجاد انسان کامل ہے کیونکہ مظہریت تمام صفات جمال وجلال رکھتی ہے بخلاف باقی مظاہر جو ہر ایک مظہر بعض اسماء اور صفات کا مظہر ہے۔جس طرح کلام مجید ربانی میں واقع ہے:

۱۔ حدیقۃ الحقیقۃ وشریعۃ الطریقۃ، ص۲۹، تہران، نگاہ چاپ اول ۱۳۷۷

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ"۔ [1]

اس آیت کی تفسیر جو محققین نے ذکر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ بہت جلد ان کو اللہ عزوجل کی آیات وعلامات بنائیں گے، آفاق میں جو عالم کبیر ہے

اور ان کے انفس میں جو کہ عالم صغیر ہے تا کہ ظاہر ہو ان پر کہ وہ ہے واجب الوجود اور کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار سب چیزوں پر گواہ ہے اور حاضر ہے یعنی اس کی ذات ظہور میں اس مرتبے میں ہے کہ اشیاء اس پر ظاہر ہیں۔

چونکہ احتیاج رکھتا ہے دلیل کی طرف کہ اشیاء اس کے ظہور کی دلیل ہیں، بیشک یہ اپنے لقائے خداوند میں شک رکھتے ہیں

بیشک اس نے سب چیزوں کا احاطہ کیا ہوا اور ایسا احاطہ کہ جس میں عقل کے لئے کوئی راستہ نہیں

جس طرح شیخ محمود شبستر فرماتے ہیں:

تمام اشیاء کا ظہور ان کی ضد سے ہے
مگر حق کی نہ مثال ہے نہ ہی ند ہے

ذات حق کی جہان میں مثال نہیں
نہ کوئی والد اس کا، اس کی آل نہیں

۱۔ سورۃ الفصلت، آیات: ۵۳۔۵۴

ساری آیات نکلی ہیں اس کی ذات سے
اس کی ذات نہ ہو عیاں آیات سے
تمام عالم ہیں نکلے اس کے نور سے
بے بس ہیں عالم اس کے ظہور سے

تمام جہان محتاج ہیں معرفت رحمٰن کے
اس لئے محتاج ہیں درِ آلِ عمرانؑ کے

تفسیر آیۃ "انا عرضنا السماوات والارض":۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا"۔[1]

"ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے امانت پیش کی پھر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے انسان نے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم، بڑا نادان تھا"۔

تفسیر امانت میں بہت زیادہ اختلاف ہے کہ اس امانت سے مراد کیا ہے لیکن اکثر اہل عرفان اس پر معتقد ہیں کہ یہ بار امانت مرتبہ جامعیت ہے جو عالم علوی وسفلی

۱۔ سورۃ الاحزاب، آیت: ۷۲

اس مرتبہ کی قابلیت نہیں رکھتے۔ بعض محققین نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اہل آسمان و زمین وجبال پر رکھی مگر انہوں نے انکار کیا اور ان کا انکار عدم استعداد عدم صلاحیت کی وجہ سے تھا اور انسان اس کے حمل کی استعداد رکھتا ہے اور یہ بے مضائقہ ومبالغہ نہیں ہے اور وہ مظلوم ہے اپنے نفس پر جو اپنی ذات پر فنا کرتا ہے ہوّیت مطلقہ وجہولت میں غیر حق کو نہیں جانتا یا ظلوم ہے۔

غلبہ قوت شہوانی اور قوت عقلی ان دو طاقتوں کی سختی سے حفاظت کرتے ہیں، معتدل طریقہ پر لاتا ہے اور تمام صفات کمال کا مستجمع ہوجاتا ہے۔ ارباب عرفان کی اس آیت کے بارے میں لطیف تحقیقات ہیں اور جن کو یہاں پر ذکر کرنے کی جگہ نہیں ہے۔

حدیث قدسی کے بیان میں

اور دوسرا حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

- لاَ یَسَعُنِی أَرْضِی وَ لاَ سَمَائِی وَ لٰکِنْ یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ۔[1]

"میری وسعت کی گنجائش نہیں رکھتے آسمان و زمین لیکن وسعت کی گنجائش رکھتا ہے میرے عبد مومن کا دل"۔

جس طرح امیر المومنین و امام المتقین ولسان رب العالمین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

و تحسبك انك جرم صغير
و فيك انطوى العالم الاكبر
انت الكتاب المبين الذى
بأحرفه يظهر المظمر۔[2]

تو وہم میں ہے کہ تو ذرۂ صغیر ہے
تجھ میں چھپا ہے ایک عالم اکبر

۱۔ عوالی اللئالی، ج ۴ ص ۷، بحار الانوار، ج ۵۵ ص ۳۳
۲۔ الانوار العلویہ، جعفر النقدی، ص ۴۸۸

تو ہی وہی کتاب مبین ہے
ابن آدم جس سے ظاہر ہوتا ہے ہر مضمر

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

-وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔[1]

"اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہیں"۔

اور دوسری جگہ پر فرماتا ہے:

- لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔[2]

"جس سے آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز ذرہ کے برابر بھی غائب نہیں اور نہ ذرہ سے چھوٹی اور نہ بڑی کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو لوح محفوظ میں نہ ہو"۔

مفسر کہتے ہیں تفسیر کتاب مبین میں اختلاف ہے اور بعض نے کہا کہ وہ لوح محفوظ ہے اور بعض نے کہا ہے قرآن مجید ہے۔

جس طرح احادیث اہل بیت علیہم السلام میں واقع ہوا ہے:

-عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ۔[3]

۱۔ سورۃ الانعام، آیت: ۵۹
۲۔ سورۃ سباء، آیت: ۳
۳۔ بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۱۷۳

"یعنی تا روز قیامت سب کچھ قرآن میں ہے، لیکن لوگوں کی
عقلیں اس تک پہنچنے سے عاجز ہیں"۔

اہل بیت علیہم السلام اس کے عالم ہیں جو انشا اللہ مباحث علم میں آئے گا۔

بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد حقیقت جامعہ محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

جو تمام صفات جمال وجلال کا مجمع ہے، اس کے ساتھ خطاب کیا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ [1]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کتاب مبین سے مراد حقیقت جامعہ انسان ہے جو اس کے موجودات عالم سفلی وصفات ذمیمہ جو حیوان اور اس کے غیر ہوں گے اور ان کے علاوہ ہے

روح کی حیثیت سے مائل ہے

عالم علوی کی طرف اور جو متصف ہے صفات الٰہی کے ساتھ

اور اس کو مرتبہ جامعیت حاصل ہے

جس طرح منقول ہے کہ امام بحق ناطق جعفر ابن محمد صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ بہت طویل حدیث ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے عقل کو خلق کیا اپنے نور سے اور وہ خلق اوّل تھا اور اس کو فرمایا: جاؤ! وہ چلا گیا، پھر فرمایا: نزدیک آؤ! وہ چلا آیا

اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تم کو خلق کیا اور تمہیں پوری مخلوق پر فضیلت دی
اس کے بعد جہل کو خلق کیا، اسے کہا: جاؤ! وہ چلا گیا، پھر اس کو کہا: آ جاؤ! وہ نہیں آیا۔

۱۔ سورۃ القلم، آیت: ۴

اس کے بعد اللہ عزوجل نے فرمایا: تم نے تکبر کیا تم پر لعنت ہو

اس کے بعد عقل کے لئے ۷۵ لشکر مقرر فرمائے، جب جہل نے یہ اللہ عزوجل کی عطا دیکھی تو عقل کا دشمن ہو گیا اور کہا:

یا رب وہ بھی میری طرح مخلوق ہے اس کو خلق کیا اور اس طرح عنایتیں کیں طاقت دی، مجھے بھی اس قدر لشکر دے جس طرح اس کو دیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: تمہیں بھی دیا۔

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو بھی صفات کمال کی ضد تھی اس کے مخالف تھی اللہ عزوجل نے سب جہل کو دی اور جو صفات کمال تھی عقل کو دی۔

یہاں تک خطاب پہنچتا ہے کہ عقل سے مراد روح انسان ہے

اور اس کو یعنی صفات کمال سے متصف کیا

اور جہل سے مراد طبیعت عنصری اور روح انسان ہے جسکو نفس امارہ کہتے ہیں

وہ مائل ہے تمام اوصاف ذمیمہ کا

انسان کامل وہ ہے جو اس صفات رذیلہ کو خود سے دور کرے، زائل کرے ریاضتوں اور مجاہدتوں کی وجہ سے اور موصوف ہوا خلاق الٰہی سے جو صفات کمال ہے

اس سخن کی جو شرح ہے وہ انتہاء تک پہنچنے والی نہیں ہے

خصوصاً احادیث معصومین علیہم السلام

لیکن ناچار ہے کہ اس دریا سے ایک قطرہ بتایا جائے

یعنی بہت تھورا بتایا جائے اس زیادہ سے

اللہ عزوجل تمہیں توفیق دے

دونوں جہانوں کی سعادت کی

قرب فرائض اور نوافل جو حدیث میں مذکور ہوئے ہیں

بتحقیق جس طرح ضروری ہے متعسر (دشوار) ہے بلکہ مقدر ہے

لیکن سب کو اگر پا نہیں سکتے تو لازمی نہیں سب کو ترک کر دو۔[1]

اگر ان کی طرف اشارہ ہو کوئی بھی شوق سالکان الی اللہ ہوگا اور مبیّن مراتب و حالات جو اس سلسلے میں مولائے متقیان امیر المؤمنین علیہ السلام پر منتہی ہوں گے

یعنی ہر مرتبہ میں وہ مرتبہ امیر المؤمنین علیہ السلام پر ہی اوج کمال پر ہوگا کیونکہ ان کی اصل خلقت نور ہے اور احادیث متواترہ میں مبیّن ہوا، بیان ہوا ہے کہ انوار اوصاف الٰہی کے اس نور سے منضم کیا وہ نور علی نور ہوگا۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۔[2]

اور یہ بندہ حقیر ان چیزوں کو سنیوں کی احادیث سے ثابت کرے گا کہ ان کا امیر المومنین علیہ السلام پر اس طرح عقیدہ ہے تو اس کتاب میں گنجائش نہیں ہے۔

ان شاء اللہ اس کے بعد ایک کتاب لکھوں گا جس میں ان مقامات کو بیان کروں گا کہ یہ علوم امیر المومنین علیہ السلام کے انوار سے ہیں۔ بسبیل اجمال پر قرآن مجید میں وہ آیات جو دلالت کرتی ہیں۔

۱۔ اشارہ ہے اس جملے کی طرف ۔ما لا یدرک کله لایترک کله۔

۲۔ سورۃ النور، آیت:۳۵

مومنین کے بلند مراتب پر اور ان کی اوصاف کمال پر بہت زیادہ ہیں

اور حدیث ہمام جو امیر المومنین علیہ السلام سے ناطق سوال کرتا ہے مومنین اور متقین کی صفات کے بارے

امیر المومنین علیہ السلام اس کے لئے مومنین و متقین کی تقریباً ۲۲۵ صفات بیان کرتے ہیں اور اس کو سننے کی اس کی طاقت نہ تھی، کلام کے درمیان چیخ مار کر فوت ہو جاتا ہے۔

انسان کے مقامات کے بیان میں

دوسری احادیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام کافی میں منقول ہیں جوایک سو پچاس صفات ہیں اوراس کے علاوہ بھی بہت احادیث ہیں۔

شیخ المشائخ ابوبکر کتانی سے منقول ہے کہ اللہ عزوجل اور بندے کے درمیان ظلمت اورنور کے ۱۰۰۰ مقام ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہے کہ بندے اور خالق کے درمیان نور و ظلمت کے ۷۰۰۰۰ حجاب ہیں۔ مشائخ صوفیہ سب نے اس طرح بیان کیا ہے مگر خواجہ عبداللہ انصاری ان اصول کو ۱۰۰ مقام پر لاتے ہیں اور ہر مقام میں تین درجے ذکر کرتے ہیں۔اگرچہ اوّل وآخر مقام تو معلوم ہے مگر درمیانی مراتب غیر متناہی ہیں۔ ضروری ہے ان مقامات کو ذکر کریں۔

جان لو اس کی دو قسمیں ہیں۔ بدایات و ابواب و معاملات و اخلاق اصل و واردیہ واحوال وولایات وحقائق ونہایات لیکن بدایات کے ۱۲ باب ہیں۔

باب مقام یقظہ ہے یعنی بیدار آدمی صاحب نفس امارہ اپنے جسمانی تعلقات کی وجہ سے اللہ عزوجل سے دور ہوجاتا ہے، اپنی نفسانی خواہشات میں گرفتار ہوجاتا ہے، جب اللہ عزوجل کی توفیق اس کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ خواب غفلت سے بیدار ہوجاتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ [1]

"اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہیئے کہ تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کیلئے اس خواب غفلت سے ایک ایک کھڑے ہو"۔

کلام اللہ الناطق بہت زیادہ فرماتا ہے اور مواعظ اور نصیحت میں آیا ہے کہ اے اللہ عزوجل کے بندو! خواب غفلت سے بیدار ہو اور یہ بیداری حاصل ہو کہ بندہ ملاحظہ کرے، اللہ عزوجل کی نعمت الٰہی کو دیکھے اور اس کی نعمتیں بھی غیر متناہی ہیں

جان لے کہ اس کے شکر میں تقصیر کی ہے اور دوسرا یہ دیکھے کہ اپنے ساتھ کیا کیا ہے، خود کو مستحق عذاب الٰہی کیا ہے

دوسرے جانیں اوقات عزیز جو اس کا سرمایہ عمر ہے سب کو فنا کی ہوا لگادی ہے اور روز بہ روز نقصان میں تھا

اور تحصیل کمال کرتے اور ہر دن ایک کام کرے اور اس میں زیادتی ہو جس طرح کلام اللہ الناطق فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ [2]

"یعنی جس کے ایام مساوی ہوں اس نے فریب کھایا ہے"۔

اس کو ملاحظہ کرنے کے بعد مقام توبہ میں آئے گا۔

باب اوّل توبہ ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۔ سورۃ سباء، آیت:۴۶

۲۔ وسائل الشیعہ، ج۱۶ ص۹۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ [1]

"اے ایمان والو! اللہ کے سامنے خالص توبہ کرو جو بھی اثر توبہ کو دیکھے متنبہ ہو جائے اور گناہوں سے باز آجائے"۔

جتنی بھی عمر ضائع کی اس توبہ کے ذریعے اس کی تلافی کرو

ترغیب توبہ میں زیادہ احادیث ہیں بلکہ وجوب توبہ ضروریات دین میں سے ہے اور صحیح وقت کی توبہ سے حاصل ہوتا ہے کہ تم جانو گناہوں کو اور وقت معصیت حق سبحانہ تمہارے حال سے مطلع تھا۔

لوگوں میں سے ہر ایک گروہ کے لئے توبہ کرنے کے مرتبے ہیں

عوام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خواص مستحبات کے ترک کرنے سے اور مکروہات کے انجام دینے سے توبہ کرتے ہیں۔ خاص الخواص کا گروہ خداوند سے توجہ ہٹنے سے توبہ کرتے ہیں، اگر چہ یہ کام نیک ترین لوگوں کے پاس حسنات اور نیکیوں میں سے ہے اور مقربین کے پاس جیسا کہ ایک برائی حساب ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میں ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں"۔

آئمہ معصومین علیہم السلام ہمیشہ استغفار اور اعتزار کے مقام پر تھے کیونکہ ان کا مقام قرب الٰہی کے حساب سے پوری کائنات سے بڑا اور عالی مقام تھا سوائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

یہ ان کا مقام تھا کہ فرمایا:

۱۔ سورۃ التحریم، آیت:۸

لِی مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ۔ لَا یَسَعُنِی مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ [1]

"مجھے اللہ کے ساتھ ایسا وقت ملتا ہے کہ جس میں کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو گنجائش نہیں ملتی کہ وہ اس وقت میں اللہ کے ساتھ ایسا مرتبہ حاصل کرے"۔

کیونکہ اللہ کے حکم سے وہ مامور تھے کہ عوام کو اللہ کے احکام سکھائیں اور خدا کی طرف متوجہ کریں غیر خدا سے منہ موڑیں اور کافروں کے ساتھ جہاد کریں

اگر چہ اس کی یاد سے غافل نہ تھے، ہر وقت سیر اللہ کے مقام پر تھے لیکن مع اللہ اور فی اللہ کا مقام ان کے لئے ایسا تھا جیسا کہ کوئی معصیت ہو تو اس وجہ سے استغفار کرتے تھے تو اس کے بعد ان کا وہ مقام حساب ہوتا تھا۔

۱۔ بحارالانوار، ج۷۹ ص ۲۴۳

باب سوم

محاسبہ اپنا حساب کرنا ہے کیونکہ خداوند نے فرمایا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ [1]

"اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو، خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر کوئی اس پر غور کرے کہ کل کے لئے کیا بھیجا ہے"۔

خاتم النبیین اور اشرف المسلمین ﷺ سے نقل ہوا ہے کہ:

حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا۔ [2]

"اپنے آپ کا حساب کرو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے"۔

اس باب میں کفعمی نے کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے **محاسبة النفس اللوامه**۔ اس کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس کا مجمل یہ ہے کہ بندے کو جاننا چاہیئے کہ لازماً بندہ جانے کے نفسوں میں سے ہر نفس کا حساب ہوگا کہ اللہ عزوجل کے لئے بجالائے یا شیطان کے لئے یا ہوائے نفس کے لئے بجالائے

۱۔ سورۃ الحشر، آیت: ۱۸

۲۔ وسائل الشیعہ، ج ۱۶ ص ۹۵

ہر وہ نعمت جو آدمی کو دی گئی اعضاء و جوارح قوت ظاہر و باطن اور ان نعمتوں کے علاوہ اس سے حساب ہوگا

جو بھی چیز اس کو دی گئی اس کا حساب ہوگا

پس آج مطیع فرصت کو غنیمت شمار کرے اور وہ جو کر رہا ہے کرے ہر عضو سے جو کام طلب کیا گیا انجام دے، اپنے مال کو راہ خدا میں ایثار کرے۔ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ کرے، ان کے بعد مقام توبہ میں آئے گا۔

باب چہارم

انابت ہے جس طرح اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ:

-اَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ-[1]

"اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو"۔

انابت پلٹنا ہے معذرت کی طرف۔ انابت مصحح توبہ ہے جس طرح اللہ عزوجل فرماتا ہے:

- اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ-[2]

"مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور ظاہر کر دیا پس یہی لوگ ہیں کہ میں ان کی توبہ قبول کرتا ہوں"۔

اس مضمون پر آیات بہت زیادہ ہیں منقول ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"جب تائب پر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو تو وہ تائب نہیں ہے"۔

توبہ یہ ہے کہ اپنے مخالف کو راضی کرے

۱۔ سورۃ الزمر، آیت: ۵۴

۲۔ سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۶۰

چاہے ان کا مال چوری کیا ہو یا ان کی توہین کی ہو یا ان کی غیبت کی ہو یا ان پر کوئی ظلم کیا ہو، جو نمازیں نہیں پڑھیں وہ بجالائے

مخلوق کے ساتھ تواضع اور فروتنی سے پیش آئے۔ اپنی نفس کو خواہش نفسانی سے دور رکھے، اپنی گردن کو نیچے رکھے، دن کو روزہ اور اپنے رنگ کو زرد کرے عبادت میں، شب بیداری کرے، اپنے پیٹ کو کمزور کرے بھوک سے اور اپنی پشت کو منزلۃ کمان کرے

جہنم کا خوف اور اپنی ہڈیوں کو چھوڑے اور جنت کے شوق اور اپنے دل سے دِقت کرے جو گریہ زاری سے ہو

ملک الموت کے خوف سے اپنے بدن کی کھال کو تنگ کرے امور آخرت کے تفکر میں۔ یہ ہیں اثر توبہ جب بھی بندہ اپنے بدن میں ان صفات کو دیکھے جان لے کہ اس کی توبہ قبول ہوگئی ہے

اور بھی منقول ہے کلام اللہ الناطق وباب اللہ الصافون سے

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہا: استغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تیرے غم میں نہ بیٹھے جانتے ہو استغفار کیا ہے؟

بلند مرتبے والوں نے کہا ہے یہ ایک نام ہے جس کے ساتھ چھ چیزیں لازم ہیں

اوّل:۔ گزشتہ سے پشیمانی۔

دوم:۔ اس پر عزم کرنا کہ دوبارہ معصیت نہیں کرے گا۔

سوم:۔ حقوق العباد ادا کرو گے تا کہ میدان محشر میں تیری گردن پر کوئی حق نہ ہو۔

چہارم:۔ جس فریضہ کو ترک کیا ہے اس کو بجالاؤ۔

پنجم:۔ وہ گوشت جس سے گناہ کیا ہے غم اور عبادت سے اپنی کھال کو ہڈیوں کے ساتھ ملاؤ، یہاں تک کہ عبادت واطاعت کے لئے ایک اور گوشت چڑھے۔

ششم:۔ یہ کہ بدن کو غموں کا مزہ چکھاؤ جس طرح معصیت کا ذائقہ چکھایا۔

اس مضمون پر بہت زیادہ اخبار ہیں جس کو بیان کرنے کی یہاں پر گنجائش نہیں ہے۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ

الحمدللہ کتاب "شرح خطبۃ البیان" کا ترجمہ خطیب درِ بتول سلام اللہ علیہا سید فواد حیدر کاظمی کے قلم سے ۲۷ ماہ مبارک رمضان میں بوقت سحر ۱۴۴۲ھ مکمل ہوا۔

یادداشت

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

ملنے کا پتہ

تُرابؒ پبلیکیشنز

دکان نمبر 9، الوہاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

042-37112972, 0345-8512972